یہ کتاب اور ہر قسم کی کتابیں [illegible] شاہ عالمی گیٹ سے طلب کرو

انگلستان کا مکمل کچّا چٹھہ

ملک انگلستان کے ایک عظیم الشان تاریخی و تجارتی واقعہ کے
حیرت انگیز واقعات۔ تاجروں کی بے ایمانی۔ عمائد سلطنت کی
رشوت ستانی۔ ایک کمپنی کا دھوکہ کی کئی بنک لوٹنا۔ قتل و خون
فریب و دغا۔ جفا و وفا۔ جلسے اور ناچ۔ رقص و سرود۔ عشق و محبت
سچی اور بناوٹی الفت کی ایک نہایت دلچسپ اور دلکش داستان

مؤلفہ
منشی احمد الدین صاحب بی اے مترجم و مؤلف و مصنف اسرار
حرم۔ عمر پاشا۔ جادو نظر۔ باغ عدن۔ طلعت النساء و دیگر کتب
متعددہ وغیرہ وغیرہ

جس کو
حکیم [illegible] مالک کتبخانہ تجارتی کارخانہ لوہاری
دروازہ کٹڑہ تارکشاں لاہور نے
سنہ ۱۹۱۴ء میں
[illegible] پنجاب نیشنل سٹیم پریس لاہور میں طبع کرایا

ظالم مردہ!

بے زبان عورتوں پر رحم کرو

ہندوستان میں فی ہزار نو سو ننانوے عورتیں بن آئی موت مرتی ہیں

جن کی موت کی اصلی وجہ

صرف یہ ہے کہ مرد و عورت دونوں کو زنانہ امراض کی کچھ بھی خبر نہیں نہ ہی وہ انکے اسباب علامات اور سہل العلاج نسخوں سے واقف ہیں اور نہ ہی واقف ہونے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ شرم کے مارے کسی سے ذکر کرنا ننگ سمجھتے ہیں اسلئے ہندوستان میں روز بلا مبالغہ ہزاروں عورتوں اور ہزاروں بچوں کو بن آئی موت مرنا پڑتا ہے جسکے خون کا پاپ محض بیرحم مردوں کی گردن پر ہے۔

ان خیالات

کو سوچ کر محض انسانی ہمدردی کی خاطر حکیم آنند رام صاحب بودھیا نے حال ہی میں ایک ضخیم کتاب لکھی جس میں اپنے نو عمد فہم طریق پر امراض مخصوصہ زنان کا حال نہایت مفصل سے بیان کیا ہے جس کا نام

آنند ساگر ہے

اس کتاب کی عمدگی صرف پڑھنے سے ہی ظاہر ہو سکتی ہے۔ اگر آپ کے دل میں اپنی ہمدردوں سے کچھ بھی پیار ہے اگر قوم کی خوفناک حالت کا آپ کو کچھ بھی دکھ ہے تو آپ خود بھی اس کتاب کا مطالعہ کیجئے اور اپنی استریوں کو بھی سنائیے

اسباب و علامات امراض زنان کے علاوہ

آپ اس کتاب میں وہ سہل الحصول نسخے بھی پائینگے جو سینکڑوں روپے خرچنے پر بھی ہاتھ نہیں آتے لیکن جن کے بنانے میں درحقیقت کوڑیاں خرچ آتی ہیں۔ اور جو ہزارہا مرتبہ مصنف کے تجربہ میں آکر تیر بہدف ثابت ہو چکے ہیں

عورتوں کی مخفی بیماریاں معمولی بات نہیں

بلکہ درحقیقت یہ اندر ہی اندر ملک و قوم کی جڑ کو کس طرح کھوکھلا کر رہی ہیں اور کوئی شہر قصبہ ایسا نہیں جس میں نوے فیصدی کے حساب عورتوں میں کوئی نہ کوئی شکایت نہ ہو اسلئے آپ ایک کتاب ضرور منگوا رکھیے

کتاب آنند ساگر قیمت صرف ۸ عہ

اور چونکہ مجلد اور ضخیم ہے محنت کے مقابلہ میں قیمت کچھ بھی نہیں۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار

کپتان ہوں۔ میں نے اپنے دوستوں سے آپکی سرائے کی تعریف سنی تھی۔ اگرچہ یہ سنا کہ اسوقت بھی نکلی جیسی اسکی شہرت

ہے۔ میں آپکے ہاں ایک ہفتہ یا ایک شب قیام کرونگا۔

مسٹر ٹیمپلٹن: میں خاطر و مدارات میں نہایت سعی کرونگی۔ یہ کہنا [illegible] جو جوان [illegible]

ہوئے ہیں۔ اسلئے کبھی شکایت نہیں سنی۔

کپتان ویسپانٹ: اگر آپ بذات خود انکی مدارات [illegible]

کر سکتا ہے۔ سرائے کے بارہ میں [illegible]

کہ اسکی تعریف میں مبالغہ نہیں کیا گیا۔

مسٹر ٹیمپلٹن: کپتان صاحب آپکی اس تعریف سے میں خوش ہوں اور امید ہے کہ آپکے حسن ظن کو

واقعی ثابت کر دونگی۔ فرمایئے کیا خواہش ہے؟"

کپتان: [illegible] ایک نہایت [illegible] میرے ساتھ ہے۔ دیکھو [illegible] لیکن [illegible] ہو۔ اور

دوسرا میرے دوست ڈیکسٹر کیلئے۔ یہ میرا دوست مسٹر ڈیکسٹر ہے"

اسنے اپنے ساتھی کیطرف اشارہ کیا۔ جو خوبصورت زین پر رکھکر کپتان کے قریب کھڑا ہو گیا۔ اور

جسنے سلام کیلئے ٹوپی اٹھائی۔ اس کی پیشانی بہت تنگ تھی۔ جیسا کہ بدمعاشوں اور شہدوں کی ہوا کرتی ہے

کپتان: مسٹر ڈیکسٹر میڈسٹون سے لنکرم پر چڑھنے کیلئے سواری اسپ پایا تھا۔ اسی وجہ سے اسکا جو

کچھ حصہ لت پت ہے۔ براہ مہربانی مجھے بالاخانے پر برآمدہ کے متصل ایک کمرہ دیں۔ برآمدہ سے صحن کا نظارہ

بخوبی دکھائی دیتا ہے"

مسٹر ٹیمپلٹن: یہ سب بالائی کمروں کے سامنے برآمدہ ہے۔ یہ سرائے پرانی طرز کی ہے اور اسکی

ترتیب دیگر سراؤں سے کسی قدر مختلف ہے"

کپتان: یہ پرانی طرز کی اسلئے ہے کہ پرانے زمانہ کی ہے۔ لیکن اس سے یہ نہیں پایا جاتا کہ اسمیں خراب

اشیا ہیں۔ اگر سرائے پرانی ہے تو آپ نوجوان بلکہ کم سن ہیں"

مسٹر ٹیمپلٹن: آپ میری بہت تعریف کرتے ہیں۔ آپکی شائستگی کے خیال سے آپکو چاسر کا کمرہ

دیا جائیگا۔ گو دوسروں سے اسکا دگنا کرایہ لیتی ہوں۔ لیکن آپ سے معمولی طریقہ کرایہ کے برابر لیا جائیگا"

کپتان: کرایہ کا کچھ فکر نہ کریں۔ لیکن ڈیکسٹر کو کہاں جگہ ملیگی؟"

مسٹر ٹیمپلٹن: یہ امر ذرا دقت طلب ہے۔ چاسر کے کمرہ کے متصل دونوں کمرے پر ہو چکے ہیں۔

دائیں جانب کے کمرہ میں [illegible] ایشو۔ بائیں جانب کے کمرہ میں بوڑھا مسٹر [illegible] ہوگا۔ وہ جو سوانہ

طبع آدمی ہے۔ اور شراب پینے کا عادی ہے کیونکہ اسکے رخسار بہت سرخ تھے۔

گو اسکا جسم بہت بہاری تہا مگر سر بہت چہوٹا تہا۔ مگر پتہر کیطرح سخت تہا۔ اسکا سر بالکل منڈا ہوا تہا اسکا قد میانہ سے زیادہ تہا مگر وہ بہت تنومند اور قوی تہا۔ اسکے کندہے کشادہ چہاتی بہت چوڑی تہی مگر بازو بہت لمبے اسکی کا کام تہا جب وہ بہاری بوجہ اٹہاتا یا گاڑی کے پہیے کو تہوڑی پر رکہنے کا کرتب دکہاتا تہا اسکی رگیں رسیوں کیطرح اکڑ جاتی تہیں۔

فرانڈ نے سرائے کی منتظم کو دیکہکر سلام کیا۔ اور کہا اگر اجازت ہو آپکی سرائے کے صحن میں تماشہ کروں۔ منتظم پیسٹن نے سرائے کے بانی برآمدہ اور صحن میں لوگوں کا ہجوم دیکہہ کر تماشہ کرنیکی اجازت دی۔ فرانڈ نے اسکو دوبارہ بہت جہککر سلام کیا۔

فرانڈ کی بیوی۔ اسکے دو بچے اور ایک کانا لنگڑا اور لمبا سا نوکر صحن میں کہڑے تہے۔

پہلی اسکی بیوی کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے یہ ایک گرانڈیل عورت تہی۔ گویا وہ دیونی تہی بلکہ ایک میلے میں اسکی نمائش کی گئی تہی۔ وہ اپنے خاوند سے کم از کم ایک فٹ بلند تہی۔ اور باوجود اس قد و قامت کے اسکے اعضا متناسب تہے۔ اور شکیل و جمیل تہی۔ مگر اسکا انداز اور لباس مردوں سے زیادہ مشابہ تہا۔ اسکی نیلی صدری اور نیلے کوٹ کا لیس لگی تہی اسکے بال پچہلی طرف باندہے ہوئے تہے اور سر پر مردانہ سہ گوشہ ٹوپی تہی۔ اسکے دائیں کندہے میں ریشمی ڈوری سے ڈہول حمائل کیا ہوا تہا جسکو وہ بہت عمدگی سے بجا رہی تہی۔

اس عورت کے پہلو پر ایک ہشت سالہ لڑکی جہانجہ بجا رہی تہی۔ اسنے ایک کرت رنگون اور نیلے موزے پہنے ہوئے تہے۔ اسکی ٹوپی نا لوگی تہی۔ اسکے بال سنہری اور آنکہیں نیلی اور دلفریب تہیں۔ مگر اسکے رخسار۔ بازو اور گردن دہوپ میں رہنے سے کسی قدر گندمی ہوگئے تہے۔ گو اصل میں اسکا رنگ نہایت گورا ہوگا۔ یہ سمجہا جا سکتا تہا کہ یہ حسین اور دلفریب لڑکی فرانڈ اور اسکی بیوی کی بیٹی ہوگی۔ مگر وہ اسکو اپنی بیٹی کہتے تہے اور خود اس لڑکی کا بہی یہی خیال تہا۔ مگر یہ انسے بالکل مشابہ نہ تہی۔ اسکے خط و خال انسے بہت مختلف تہے۔

ایک لڑکا دیوتی کی دوسری طرف چہلتی پر دونوں ہاتہہ رکہے کہڑا تہا جو اپنے والدین سے بہت مشابہ تہا۔ وہ قوی تنومند۔ اور جسامت کے لحاظ سے طویل تہا وہ ناٹس اس لڑکی کا نام ہے اسسے بہت بلند تہا گو عمر میں اس سے دو سال کم تہا اس نوجوان لونڈے کا نام اجاکس تہا۔ اور وہ اپنے والد کو کرتبوں میں مدد دیا کرتا تہا۔ وہ اسکے کندہوں اور سر کو کہڑا ہوکر قلابازیاں لگایا کرتا تہا اسنے زانوں تک چرمی موزے چڑہائے ہوئے تہے۔ اور اسکے ماتہے پر مخمل کی ایک پٹی تہی

یک چشم یک بازو اور یک پا نوکر کا نام سکرٹ تہا جب فرانڈ کو تماشہ دکہانے کی اجازت ملگئی اسنے ایک شخص کو جو دروازہ کے پاس کہڑا تہا آواز دی کہ گاڑی کو آگے لاؤ۔ اس گاڑی میں ایک پرانی بگہی تہی جو خوب رنگا

یہ کہکر لڑکی بالاخانیکے برآمدے سے دوڑی اور زینہ پر سے اتر گئی۔

پانچواں باب

مسٹر بلیک ہال پلیڈن

اسوقت صحن میں تماشائیوں کا ہجوم صاف ہو گیا تھا۔ فرانک نے اپنی بیوی کو زمین پر رکھدیا تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ سکرٹ سے کوٹ لیکر پہن لیا تھا۔ دری لپیٹ لی گئی تھی۔ اس کوٹ میں سکار عب کم معلوم ہوتا تھا مگر ڈیل ڈول میں کچھ فرق نہ آیا تھا۔ رجا نے بھی اسی قسم کا ایک چھوٹا کوٹ پہن لیا تھا۔ انکے نوکر نے شیر کی کھال۔ لٹھ۔ دیدی وغیرہ ... میں رکھدی تھیں۔ اور پہلوان اور اسکا کنبہ سرائے سے جانیکی تیاریاں کر رہے تھے۔ اسوقت پر نیٹ انکو آکر کہا کہ سرائے کی مہتمم انسے کچھ باتیں کرنا چاہتی ہے۔

وہ فی الفور اسکے کمرے کی طرف گئے۔ اور اسنے سنا کہ نام سکرٹ سمیت مسٹر اپلیڈن انکو کہانا کھلائیگا۔

اسوقت نانس بھی زینے سے اتری اور اپنے والدین کو مہتمم کے کمرے میں گھستے دیکھا۔ فرانک کی بیوی نے اس سے جا بجا نقدی اپنی جیب میں ڈالی۔ اسنے دیکھا کہ لڑکی رو رہی ہے۔

فرانک کی بیوی خیر تو ہے۔ تم ڈری ہوئی معلوم ہوتی ہو۔ کیا نقدی تو نہیں گرا دی۔ میں نے گنی نہیں لیکن یقینی پاپ مجھے تمہاری اتنی تنخواہ نہیں ...

لڑکی میں نے نقدی نہیں گرائی "

فرانک کی بیوی پہر تمہاری شکل کو کیا ہوا ہے؟"

فرانک رجانے بھی دو "

اسوقت مسٹر پلیڈن نے لڑکی کے رونیکا باعث معلوم کرکے کہا اسکو میرے پاس چھوڑ جاؤ۔

مسٹر پلیڈن دمکا ایک بیل اسکی خوبی خبرگیری کرونگی اور اسکو کوئی عمدہ سی چیز دونگی "

اسنے اپنے ایک دربان کو کہا کہ انکو تنہا کمرے میں لیجاؤ اور جو مانگیں دو۔ اور لڑکی کو اپنے پاس بٹھا لیا۔

نانس اس پر تکلف کمرے کو دیکھکر حیران ہوئی۔ اسنے کلال خانہ کبھی نہ دیکھا تھا۔ گو بعض اوقات کوفرانیہ وسیع جھانکا کرتی تھی۔ اور پہر فرانک اور اسکی بیوی کی خوش قسمتی پر رشک کیا کرتی تہی۔

لیکن نابرڈ کی سرائے کا کلال خانہ عام سراؤں کے کلال خانوں سے بدرجہا بہتر تھا۔ اسکا اکثر حصہ ملبوط کی لکڑی کا بنا تھا۔ اور اسکی بنیادی موضع تھی۔ صرف ایک کھڑکی جو صحن کی جانب میں جدید طرز پر بنی تھی۔ الماریوں اور

میز پر شراب کی صراحیاں اور گلاس چنے تھے۔ شراب کو مصالحہ دار کرنیکے تمام لوازمات موجود تھے۔ مثلاً عرق لیمو۔ پرانی رم شراب برانڈی چینی وغیرہ اور ایک انگیٹھی پر بڑی کیتلی سائیں سائیں کر رہی تھی۔ انگیٹھی کی آگ سے کمرہ بہت آرام دہ بنا ہوا تھا۔

مسز ٹیڈن نے چھوٹی ناتس کو آگ کے قریب ایک کرسی پر بٹھا دیا۔ اور ایک کیک اور نارنگی دی۔ پھر بارنیٹ کو بلا کر پوچھا کیا جاسر کا کمرہ ۔ ، کپتان ویاٹ کیلئے تیار کر دیا گیا ہے۔ اور کیا اسکی بغل کو ٹھری مسٹر بیکسٹر کیلئے چھ دار پلنگ بچھا دیا گیا ہے۔ بارنیٹ نے اسکا جواب مثبت میں دیا۔

اسوقت ایک اور جنٹلمین نے کلال خانہ میں داخل ہو کر پوچھا کیا مجھے بستر اور کھانا مل سکیگا۔ گاڑیبان نے اسکا بیگ بالکل اسی کمرے میں رکھدیا۔ نووارد اس ہوٹل میں پہلے نہ آیا تھا مگر مہتمم اسکی صورت دیکھکر خوش ہوئی اسکی عمر پینتیس سال کے قریب تھی اسنے ایک مخملی بھورا کوٹ پہنا ہوا تھا۔ اسپر ایک بڑا لبادہ کوٹ تھا۔ سواری کے بوٹ پاؤں میں اور سہ گوشہ یہ دار ٹوپی سر پر تھی۔ یہ شخص دراز قامت خوش وضع اور خوش خلق معلوم ہوتا تھا۔

پس اجنبی نے انگیٹھی کے قریب جا کر ننھی لڑکی کے سر پر تھپکی دی جو اسکو دیکھکر اٹھ کھڑی ہوئی۔

اجنبی "یہ جناب کی لڑکی ہوگی وہ تمہاری پوتی نہیں ہو سکتی؟"

مسز ٹیڈن "یہ میری قرابت دار نہیں۔ جناب سرائے پر ہے لیکن میرا کارندہ بارنیٹ آپکو ایک کمرہ دکھلادیگا۔ تشریف لیجائیں"

اجنبی "اچھا میں ابھی جاتا ہوں"

بارنیٹ "جناب آپ متردد کیوں ہیں؟ کمرہ بہت عمدہ ہے"

اجنبی "جو اسکی تعریف کرتے ہو میں بسر و چشم تسلیم کرتا ہوں۔ گاڑیبان کو کرایہ دیدو۔ میرا بیگ اسمیں لیجاؤ"

مسز ٹیڈن "کیا آپکو کوئی خاص حکم دینا چاہتے ہیں؟"

اجنبی "کوئی سا کھانا تیار کر دیں اور نو بجے کھلادیں"

مسز ٹیڈن "کیا ساڑھے نو بجے تناول نہیں کر سکتے کیونکہ نو بجے کشتی والے مہمانوں کو کھلایا جائیگا"

اجنبی "اچھا ساڑھے نو بجے ہی سہی۔ لیکن وقت پر تیار رہے۔ یہ لڑکی بہت خوبصورت ہے۔ تمہارا نام کیا ہے؟"

لڑکی "فرمانڈ نانس"

اس نام کو سنکر اجنبی چونک گیا۔

اجنبی "کیا تم فرنانڈ پہلوان کی بیٹی ہو"

لڑکی "ہاں جناب شاید آپ میرے والد کو جانتے ہیں"

بوڑھا: "ہاں تمنے اپنی دایا برجیٹ کا نام ٹھیک ٹھیک بیان کیا ہے"

لڑکی: کیا اب وہ زندہ ہے؟"

بوڑھا "نہیں۔ وہ تمہارے گم ہونیکے افسوس سے بیمار ہوکر مرگئی تھی۔

لڑکی زار و قطار رونے لگی۔

بوڑھا "لیکن اگر تم کو اپنی دایا یاد ہے تم کو اپنا باپ بھی یاد ہونا چاہئے"

لڑکی "مجھے یقین ہے کہ میں آپ کو جانتی ہوں۔

بوڑھے نے اسکو پھر چھاتی سے لگا لیا اور اسکے بیحد بوسے لینے شروع کئے

بوڑھا "ہاں تم میری بیٹی مارگریٹ ہو۔ پیاری مجھے ابا کہو"

لڑکی "ابا۔ پیارے ابا"

بوڑھا "میں بڑا خوش قسمت ہوں۔ تمہارے ان لفظوں سے مجھے ان تمام تکالیف کا جو میں نے تمہاری خاطر برداشت کی ہیں معاوضہ ملگیا ہے"

لڑکی (ندامت سے) "دیکھئے! کیا کر رہی ہوں؟ میں ان لوگوں کو جنہوں نے مجھے پالا ہے چھوڑ کر ایک اجنبی کے پاس جا رہی ہوں"

بوڑھا "اجنبی کے پاس کیوں۔ تمہارا دل گواہی دیتا ہوگا کہ میں اجنبی نہیں"

مسٹر ٹمپلڈن (لڑکی کے پاس آکر) "لڑکی تمام شک شبہ دور کردو۔ مجھے یقین ہے کہ مسٹر پلیڈن تمہارا باپ ہے"

بوڑھا "میں اسکا باپ ہوں" اور اسکو پھر چھاتی سے لگا لیا گویا اسکے گم ہونیکا اندیشہ تھا

لڑکی "کیا آپکا نام مسٹر ہار پلیڈن ہے؟"

بوڑھا "کیا تم کو یاد ہے؟ کیا تمنے پہلے سنا تھا؟"

لڑکی "ہاں میں نے ابھی سنا تھا۔ ایک شخص یہاں آیا تھا اور اسنے اپنا نام بلیک ہار پلیڈن بیان کیا تھا"

بوڑھا (چونک کر) "بلیک یہاں ہے؟"

مسٹر ٹمپلٹن "ہاں۔ تمہارا بھتیجا یہاں آیا ہوا ہے۔ میں اسکو جانتی تھی۔ میں نے تمہارے اطمینانی کے خیال سے یہ خبر تمکو نہ بتائی تھی"

بوڑھا "اسکو کوئی خوفناک منصوبہ ایسے نازک وقت پھر یہاں لایا ہے۔ کیا شیطان نے جو اسکا مددگار ہے اسکو بتا دیا ہے کہ اب کیا واقع ہونیوالا ہے۔ اب کہ مجھے بیٹی مل گئی ہے کیا وہ پھر اسے چرا لیجائیگا"

مسٹر ٹمپلٹن "میری رائے میں وہ محض اتفاق سے یہاں آگیا ہے۔ لیکن یہ اتفاق آپکے حق میں مفید ثابت ہو

کیونکہ آپ فرانڈ اور اسکی بیوی کے ساتھ جو انتظام کرنا چاہینگے وہ اسمیں مخل ہوگا۔ وہ انکے گھر میں گیا ہوا ہے"

بوڑھا: "تمنے پہلے کیوں نہ بتایا۔ تمنے ان لوگوں کو اپنی تجاویز سوچنے کا موقع دیدیا ہے وہ کہاں ہیں؟"

مسٹر ٹیسڈان: "میں آپکو وہاں لیے چلتی ہوں۔ ذرا سنبھلیں"

بوڑھا: "ہاں میں سنبھل گیا ہوں۔ کیونکہ مجھے ایک کمینہ اور شریر بدمعاش سے پالا پڑا ہے۔ پیاری کیا وہ تمہارے سے باتیں کرتا رہا تھا؟ کیا تمنے کبھی اسکو پہلے بھی دیکھا تھا؟"

لڑکی: "مسٹر بلیک کو؟ ہاں۔ اسنے میرا نام پوچھا اور جب میں نے نام بتایا وہ چونک گیا۔ وہ میری طرف نہایت غور کرکے دیکھنے لگا۔ میں نے اسکو پہلے ہی دیکھا تھا کیونکہ اسکی شکل بھول نہیں سکتی۔ جناب مجھے یقین ہے کہ میرے والدین کو اس سے کچھ سروکار نہیں"

بوڑھا: "مجھے بھی یہی امید ہے۔ وہ اس سے بچکر رہینگے۔ کیا وہ تمہارے ساتھ ہمیشہ مہربانی سے سلوک کرتے رہے ہیں؟"

لڑکی: "وہ چچا کی طرح برابر میرے ساتھ مہربانی سے پیش نہیں آتے لیکن مجھے چنداں شکایت نہیں"

بوڑھا: "تو میں تمسے مہربانی سے پیش آؤنگا۔ پیاری میرے ساتھ چلو۔ مسٹر ٹیسڈن راستہ دکھاؤ"

لڑکی: (ڈر سے سہم کر) "بہتر ہے میں نہ جاؤں"

بوڑھا: "پیاری ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہونگا"

بوڑھے نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور دیوان خانہ سے باہر نکلے۔ مسٹر ٹیسڈن نے بارنیٹ کو اشارہ کیا کہ فلانی کا خیال رکھے۔ اور خود انکے ساتھ سرائے کے زیریں حصہ کیطرف چلی گئی۔ ایک مقام پر بلیک کسی کمرے سے نکلتا ہوا انکو ملا۔

اسوقت وہ پیچھے نہ مڑ سکتا تھا۔ وہ لاپروائی سے چلا آیا اور اپنے چچا کو ادب سے سلام کیا۔ بوڑھے نے اسکے سلام کا جواب نہ دیا۔ بلکہ اپنے بھتیجے کو سختی سے دیکھنے لگا۔ بلیک حیران ہی تھا اور چچا سے ملاقات کرنے پر خوش ہی۔

بوڑھا: "میں خالی خولی سلام قبول نہیں کرنا چاہتا۔ تمہارے ساتھ زیادہ باتیں کرنے سے کیا حاصل۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا ہمارے میں لڑائی ہوگی؟ اور یاد رکھو کہ اسمیں تمکو ہی ترک آئیگی"

بلیک: "جناب میں آپکا منشا نہیں سمجھا۔ لڑائی؟ مجھے امید ہے کہ ہمارے درمیان لڑائی نہ ہوگی"

بوڑھا: "تم میری بات کا منشا بخوبی سمجھتے ہو۔ میں تشریح کرنا نہیں چاہتا۔ اس لڑکی کو تمنے غائب کردیا تھا اب اپنے اس قصور کی معافی مانگو۔ مجھے اس لڑکی پر اپنا حق قائم کرنے میں مدد دو اور میں تمہارا قصور معاف کردونگا لیکن اگر تم میری محنت میں کوئی مزاحمت ڈالوگے تو میں تمہارے پر ذرا رحم نہ کرونگا"

بلیک: "جناب میں آپکے غضب بھرے فقروں سے ناراض ہونا نہیں چاہتا۔ لیکن میں آپکی دھمکیوں کی کچھ پروا نہیں کرتا۔ آپ جو چاہیں میرے خلاف کارروائی کریں لیکن آپکو اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا اور آپکے

فرمانڈ ”جتنے سوال چاہیں کریں۔ایک اور بہلا مانس بہی اسکے بارہ میں سوال کر گیا ہے۔بتاؤ تو اسنے کیا پوچھا تہا
کیونکہ اسکا روئے سخن تمہاری طرف تہا“

فرمانڈ کی بیوی ”اسنے لڑکی سے دلچسپی ظاہر کرکے پوچھا کیا یہ ہماری بیٹی ہے۔میں نے کہا ہاں۔اور بیان کیا
کہ وہ سوافہم میں پیدا ہوئی تہی اور گذشتہ مارچ میں اسکی عمر ٹہیک آٹہ سال تہی“

فرمانڈ ”ہاں وہ سوافہم ہی میں پیدا ہوئی تہی اور ہیاکس اسکا بہائی کنگسن لن میں پیدا ہوا تہا۔ہمارے دونوں بچے ہیں“

مسٹر ہارپیڈن ”کیا لڑکی کے متعلق تمہارا بیان بالکل صحیح ہے؟“

فرمانڈ (خفا ہوکر) ”جواب میں اسکو ثابت کرسکتا ہوں۔میں سوافہم سے اسکی پیدائش کا سرٹیفکٹ حاصل کرسکتا
ہوں کیا پہر آپکو یقین آئیگا“

بوڑہا ”ہاں بیشک“

مسٹر اسمتہم اور بوڑہے نے سرگوشیوں میں کچھ مشورہ کیا۔

”تمہیں یقین ہے کہ لڑکی کو ہمیشہ کے لئے دینا چاہتے ہو۔چہ سات سال ہوئے اسکی اکلوتی لڑکی گم ہوگئی تہی۔اسلئے
یہ اس لڑکی کو متبنیٰ بنانا چاہتا ہے“

فرمانڈ کی بیوی ”ہاں ابہی تو وہ شک کرتا ہے۔لیکن میں اسکے سلوک سے درگذر کرتی ہوں۔فرمانڈ کیا تم
اس کو جدا کرنا نہیں چاہتے؟“

فرمانڈ ”خواہ کتنا ہی روپیہ ملے میں اسکو جدا نہ کرونگا“

فرمانڈ کی بیوی ”ہم اسکو ایکٹرس بنائینگے۔وہ تماشہ گاہ کے کام کیلئے خوب موزون ہے۔ہم کو تماشہ گاہ کے
مینیجروں نے معقول رقمیں پیش کی تہیں“

مسٹر اسمتہم ”لیکن مسٹر ہارپیڈن تمکو ان لوگوں سے زیادہ روپیہ دیگا۔اور اسمیں لڑکی کا فائدہ ہوگا“

فرمانڈ کی بیوی ”لیکن ہمکو فائدہ نہ ہوگا اگر یہ ہمارے پاس رہی ہم اس سے خوب دولت کمائینگے“

فرمانڈ ”بیشک بہت دولت کمائینگے“

بوڑہا اور مسٹر اسمتہم پہر سرگوشیاں کرنے لگے فرمانڈ نے اپنی بیوی کی طرف اشارہ کیا۔

مسٹر اسمتہم ”بہتر ہے کہ ہم ایک دوسرے کے اطمینان کی بات کریں۔مسٹر ہارپیڈن تمکو خوش کردیگا اور تم اسکو لڑکی دیدو“

فرمانڈ کی بیوی ”اس صورت میں ہم بہی اپنا ارادہ تبدیل کردینگے۔ہم لڑکی کے فائدہ کے مزاحم نہیں ہونا چاہتے
اگر ہم کو بالکل یقین ہو کہ ———“

مسٹر ہارپیڈن ”یقین جانو کہ تم کو معقول رقم دیجائیگی۔میں تم سے یہ لڑکی مفت لینا نہیں چاہتا۔تمکو معقول رقم

بلیک ۔ دو تم یہ کیا حماقت کرتے ہو۔ کیا تم سچ مچ پہلوان کی بیٹی کو متبنے کرنا چاہتے ہو چونکہ تم میری بات کی تردید نہیں کرتے اس سے میں نتیجہ نکالتا ہوں کہ تمہارا عندیہ یہی ہے لیکن اس نامعقول تجویز کو معرض عمل میں لانیسے پیشتر پہلے اسپر غور کرو۔ آپ میرے پر ناراض ہیں اسلیئے نہیں کہ میں قصوروار ہوں بلکہ اسلیئے کہ آپ مجھسے ناحق بدظن ہیں لیکن میں تمہارا نہایت قریبی رشتہ دار ہوں میں آپکے بھائی کا بیٹا ہوں۔ اتفاقاً میں اسوقت یہاں آیا ہوں جب آپ میرے نہایت بے انصافی کرنا چاہتے ہیں۔ اور مجھے اپنی جائداد سے جسکے میرے نام مستقل کرنیکی آپنے امید دلائی تھی۔ محروم کرنا چاہتے ہیں۔ میں آپکی اس کاروائی پر ضرور اعتراض کرونگا۔ میری بات سنو،،

بوڑھا ۔ دو بلیک خاموش رہو میں تمہارے کہنے سے اپنے ارادے سے ٹلنے والا نہیں،،

بلیک ۔ دو گویا تم اس لڑکی کو ترجیح دیکر مجھے اپنی جائداد سے محروم کرنا چاہتے ہیں اور لڑکی ہی کون پہلوان کی بیٹی میں چپ چاپ اس کاروائی کو دیکھنا نہیں چاہتا۔ تم اس لڑکی کو اسکے باپ سے خرید لو جو فروخت کرنے پر رضامند ہے۔ لیکن وہ تمہارے پاس رہنے نہ پائیگی،،

بوڑھا ۔ دو بلیک میں جانتا ہوں تم ہر طرح کی شرارت کرسکتے ہو۔ لیکن اس لڑکی کو ہاتھ لگاؤ اور میں تمکو پھانسی دیدونگا۔ میں ضرور ایسا ہی کرونگا،،

بلیک (قہقہہ لگاکر) دو میں تمہاری دھمکیوں کی کچھ پروا نہیں کرتا۔ اگر تم حماقت سے اس لڑکی کو خریدنا چاہتے ہو۔ اسکی بخوبی نگرانی کرو،،

بوڑھا ۔ شیطان تمکو سنبھالے ،،

یہہ کہکر وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا۔ جو پاس ہی تھا۔

بلیک چند منٹ بعد فرانڈ اور اسکی بیوی کے پاس چلا گیا تاکہ اسسے کوئی قرارداد کرلے۔

بلیک اور اسکے چچا کو یہ معلوم نہ تھا کہ انکی گفتگو جو انہوں نے بلند آواز میں کی تھی۔ دو شخصوں نے سن لی تھی یہ دونوں برآمدے کے پیچھے ایک کمرے میں بیٹھے تھے۔

ساتواں باب

بوڑھے کے کمرہ میں جانیکا رستہ مل گیا۔

جس کمرہ میں دونوں مذکورہ بالا شخص بیٹھے تھے وہ ٹابرڈ کی ہوٹل میں نہایت باوقعت خیال کیا جاتا تھا یہ وہی کمرہ تھا جس میں انگلستان کا قدیم ملک الشعرا چاسر فروکش ہوا تھا۔ اسکے دروازے پر یہ حروف منقش تھے۔

یہاں چاسر کنٹربری کے سفر پر روانہ ہونیسے پیشتر کی شب کو سنہ ۱۳۸۳ء میں سویا تھا،،

اس کمرہ میں اور سرائے کے دوسرے کمروں میں یہ فرق تھا کہ اسکے ساتھ ایک بغل کوٹھری تھی۔ یوں اسکا اسباب وہی تھا۔ اسکی تختہ بندی سیاہ شاہ بلوط کی لکڑی کے تختے لگی گئی تھی۔ تمام فرنیچر شاہ بلوط کا تھا۔ ایک پلنگ بھی اسی درخت کی لکڑی کا کمرہ میں رکھا تھا۔ کہتے ہیں اس پلنگ پر چاسر نے آرام کیا تھا۔

بعض شخص اس مقدس کمرہ میں آکر غور و خوض کرتے۔ اور انپر ملک الشعرا کی زندگی کے کارناموں کا ضرور اثر ہوتا۔ لیکن ان دونوں شخصوں پر کوئی اثر نہ ہوا تھا۔ وہ چاسر کے حالات سے ناواقف تھے۔

کپتان ویپانٹ نے اس کمرہ کو غور سے دیکھا۔ اسکی چوبی بندی بہت پختگی کی نہ تھی اور اسکے اندر کی طرف ایک چھوٹی کوٹھری تھی۔ اسنے کوٹھری کا دروازہ کھولا۔ اور اسکو خالی پایا۔ اس کوٹھری اور مسٹر ہارپلیڈن کے کمرے کی کوٹھری کے درمیان تختوں کی دو تین انچ موٹی دیوار تھی۔ وہ سوچنے لگا کہ تختوں میں روزن کرکے دوسری کوٹھری میں آسانی سے داخل ہو سکینگے اور پھر مسٹر ہارپلیڈن کے کمرہ میں باسانی پہنچ جائینگے۔

کپتان نے اپنے بیگ سے نقب زنی کے آلات نکالے اور احتیاط سے ایک تختے میں اسقدر روزن کرنا شروع کیا جس سے ایک آدمی بہ سہولت گذر سکے۔ ڈیکسٹر اس کام میں مشغول تھا کہ کپتان ویپانٹ برآمدہ میں نگرانی کیلئے نکلا اسوقت سرائے میں کاردار نے گانا شروع کیا اور ڈیکسٹر کام بند کرکے باہر آیا۔

سرائے کا کاردار بارنیٹ یہ دیکھنے آیا تھا کہ بیدار رہینگ چاسر کے کمرہ کی بغل کوٹھری میں پہنچا دیا گیا ہے یہ کہکر وہ چلا گیا ہے۔ یہ دیکھکر وہ چلا گیا اور ڈیکسٹر پھر اپنے کام میں مشغول ہوا۔

ڈیکسٹر کو پھر اپنے کام میں رکاوٹ پیش نہ آئی اور وہ نصف گھنٹہ میں اس کوٹھری میں پہنچ گیا جو مسٹر ہارپلیڈن کے کمرہ سے ملحق تھی۔ اس کوٹھری کا دروازہ مقفل تھا چنانچہ وہ فی الفور مسٹر ہارپلیڈن کے کمرہ میں نہ پہنچ سکا مگر پانچ منٹ کے اندر وہ اسکا دروازہ توڑ کر کمرہ میں چلا گیا۔

اسنے کمرہ میں چاروں طرف نظر ڈالی۔ مسٹر ہارپلیڈن کا بھاری بیگ نظر نہ آیا۔ اس سے اسنے قیاس کیا کہ بیگ صندوق میں رکھدیا گیا ہے۔ اس مضبوط صندوق کو وہ غور سے دیکھ رہا تھا کہ بارنیٹ پھر گاتا ہوا سنائی دیا۔ اسپر وہ بہت جلد کمرہ سے کوٹھری میں آیا اور اسکا دروازہ احتیاط سے مقفل کر دیا۔

بارنیٹ نے مسٹر ہارپلیڈن کے پلنگ پر بستر بچھا دیا۔ مگر وہ کوٹھری کی طرف نہ آیا۔

اسوقت ویپانٹ اور ڈیکسٹر مشورہ کر رہے تھے۔ ڈیکسٹر چاہتا تھا کہ فی الفور صندوق توڑ کر بیگ نکال لیں۔ کپتان اس امر کی اجازت نہ دیتا تھا کیونکہ اسکو اندیشہ تھا کہ مسٹر ہارپلیڈن کمرہ میں آگیا تو خبر ہو جائیگی۔ اسنے کہا صندوق کو بہت رات گئے توڑنا چاہئے۔ اسوقت کوئی شخص ہمارا مزاحم نہ ہوگا۔ اب ہم اپنی کارروائی کرنیکے قابل ہو گئے ہیں۔ راستہ کر لیا گیا ہے جب چاہینگے صندوق توڑ لینگے۔ ڈیکسٹر کو ٹھکانے بٹھا کر کپتان

ملک کی مالی حالت ناقابل اطمینان تھی ہارلے جب سے صدر خزانچی کے عہدہ پر مامور ہوا تھا۔ وہ مالی حالت میں اصلاح کرنا چاہتا تھا مسٹر بینٹ نے بحر جنوبی کی کمپنی کی تجویز پیش کی تھی تو اسنے قومی قرضہ کی تخفیف کے خیال سے اسکو تائید کی نظر سے دیکھا تھا۔

ہارلے ”تمہاری سرائے عجیب اور پرانی وضع کی ہے۔ میں شاہ بلوط کی تختہ بندی اور فرنیچر کو بہت پسند کرتا ہوں میں ٹامبرڈ میں پہلے نہ آیا تھا گو میں نے اسکی شہرت سنی ہوئی تھی“

مہتمم ”عالیجناب آپکے یہاں آنیسے ٹامبرڈ کو بہت فخر حاصل ہوگا۔ یہہ اس سرائے کا بہترین کمرہ ہے۔ میں آپکو جاگے کے کمرہ کی سیر کرانا چاہتی ہوں“

ہارلے ”پھر کبھی۔ اسوقت مجھے بہت ضروری کام ہے۔ میں یہاں نہیں ٹھہرنا چاہتا تھا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے تمنے مجھے پہچان لیا ہے۔ خیر میں اس سے ناخوش نہیں۔ میں مسٹر بینٹ کے درخواست سے اور اسکے لیئے دوستوں سے یہاں ملاقات کرنے آیا ہوں جبتک میں یہاں ہوں میری آمد کا حال کسی سے نہ کہو“

مہتمم ”جناب میں آپکی پوری پوری تعمیل کرونگی“

ہارلے ”مسٹر بینٹ یہاں آئیگا گو اسکے بعض دوستوں کو معلوم نہیں کہ میں اسجگہ ہوں کیا ایک بوڑھا مسٹر ہارلیپڈن یہاں آیا ہوا ہے“

مہتمم ”وہ چند گھنٹوں سے یہاں آیا ہوا ہے اور اپنے کمرہ میں ہے“

ہارلے ”تو اسکو میری آمد سے مطلع کرو۔ بینٹ کے آنے تک اسکو یہاں نہ لاؤ۔ اور میری بالکل خواہش پر کاربند رہنا یعنی کسی کو میری آمد سے مطلع نہ کرنا“

اور ہارلے ایک بڑی کرسی پر بیٹھ گیا جسپر قرمزی مخمل کے گیت رکھے تھے۔ اسکے سامنے ایک بینی۔ ساف اور چمکدار شاہ بلوط کی میز تھی۔ اور اسکے چاروں طرف بہت سی کرسیاں رکھی تھیں۔ گویا یہ کونسل کا کمرہ تھا۔ بارنیٹ نے ایک بیگ سے میز پر کاغذ۔ قلم دوات اور جاذب رکھدیا۔ اور پھر وہ اور مہتمم نہایت ادب سے سلام کرکے چلے گئے۔

چند منٹ بعد دروازہ کھلا اور بارنیٹ مسٹر بینٹ کو اس وسیع اور پر تکلف کمرہ میں لایا۔ مسٹر بینٹ کی عمر ۴۵ سال تھی۔ اور صورت سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ متمول آدمی ہے۔ اسکا قد میانہ۔ اعضا متناسب تھے اور وہ قوی معلوم ہوتا تھا۔ اسکے منہ سے استقلال ہویدا تھا۔ ٹھوڑی بھاری۔ آنکھیں تیز۔ پیشانی کشادہ اور بال گھنے تھے۔ اسکا لباس سادہ مگر قیمتی تھا۔ اسکا کوٹ بہورا لیسدار تھا۔ اسکی جامن اور رکھنے بہت ... تھے۔ اور سر پر تکون کی شکل کی ٹوپی تھی۔

وہ ہارلے کو ادب سے سلام کرکے بیٹھ گیا۔ جو اس سے بہت شائستگی سے پیش آیا۔ اور کہنے لگا میرے دوست باہر کھڑے ہیں اگر اجازت ہو تو انکو پیش کروں۔

ہارلے نے اجازت دی اور وہ کمرے سے باہر چلا گیا اور فوراً معزز چند آدمیوں کو اپنے ہمراہ لیکر پھر کمرے میں داخل ہوا۔ جو ہارلے کو دیکھکر حیران ہوئے کیونکہ انکو پہلے نہ بتایا گیا تھا کہ کس سے ملاقات ہوگی۔

اسمیں سے ایک شخص جسکا قد پست عمر ادھیڑ تھی بلند آواز سے کہنے لگا "آہا یہ تو مسٹر ہارلے ہے۔ ہمکو پہلے نہ بتایا گیا کہ آنجناب سے ملاقات ہوگی۔" اس شخص کا نام سر جارج کاسویل تھا۔ وہ ایک مالدار صراف تھا سر تھیوڈو ر جانسن جو اسکے قریب کھڑا تھا کہنے لگا "غالباً خود مسٹر ہارلے نے کہدیا ہوگا کہ ہم کو اس امر کی اطلاع نہ دیجائے۔ یہ اسکی ایک معمولی چال ہے۔ اسنے خیال کیا ہوگا کہ ہم اس امر کا کسی سے ذکر کرینگے۔ اسلئے اسنے مسٹر لینیٹ (مسکراکر) "ریپتی صرف آنجناب کے احکام کی تعمیل کی تھی۔"

یہ معزز اشخاص شہر لنڈن کے بڑے بڑے مالدار ساہوکار اور صراف تھے۔ مندرجہ بالا اشخاص کے سوا سر رابرٹ چاپلین۔ سر جان لامبرٹ۔ سر میتھیو ڈیکر۔ سر جیکب برج۔ مسٹر گبن اور بوڑھا مسٹر ہار پلیڈن بھی اسی جماعت میں شامل تھے۔

انمیں سے بعض سے مثلاً سر جارج کاسویل۔ سر تھیوڈور جانسن جو ہارلے کے ذاتی متعلقین اسنے بہت تپاک سے مصافحہ کیا۔ مگر وہ سب سے خوش خلقی سے پیش آیا بالخصوص مسٹر ہار پلیڈن سے جسکا تذکرہ مسٹر لینیٹ نے اس سے پیشتر کیا تھا

سر تھیوڈور جانسن۔ مسٹر ہارلے آپنے ہمکو سخت حیرت کردیا ہے۔ ہم کو یہ غیر متوقع خوش نصیب ہوا ہے۔ کہ آپ ہماری جماعت کے سر پرست ہیں۔"

ہارلے نے جواب دیا "میں نے مسٹر لینیٹ کو تاکید کی تھی کہ میرا تذکرہ نہ کرے اور میں خوش ہوں کہ اسنے کی پوری پوری تعمیل کی ہے"

(تمام حاضرین کی طرف مخاطب ہوکر) "جنٹلمینوں میں یہاں مسٹر لینیٹ کی تجویز وہ ... پر بحث کرنے آیا ہوں چونکہ بازار داؤ ننگ میں اس مجلس کے انعقاد پر بعض اعتراضات ... مسٹر لینیٹ کے مشورے سے یہاں آپ صاحبوں سے ملاقات کرنی مناسب سمجھی ہے ... کیا کہ آپ لوگوں کو یہ نہ بتایا جائے کہ یہاں آپکی کس سے ملاقات ہوگی۔ اس امر کو کسی خاص وجہ سے مخفی رکھنا نہیں چاہتا۔"

سر تھیوڈور ... ہم آپکی دوراندیشی کے قائل ہیں ...

ہارلے (مسٹر) نے تقریب رسمی صدارت پر بیٹھ کر کہا صاحبان اب کارروائی شروع کرنی چاہئے ''

سر جارج کاسویل اور تھیوڈور جانسن اسکے دونوں طرف کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ اور باقی حاضرین بھی میز کے گرد کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ مسٹر بلینٹ نے جو میز کی بعید جانب میں کھڑا رہا تھا صدر خزانچی کے سامنے طویل تقریر شروع کی۔ اسمیں اسنے دلکش پیرایہ میں یہ بیان کیا کہ اگر کسی کمپنی کو بحر جنوبی میں تجارت کرنیکا خاص اجارہ مل جائے تو بیشمار فائدہ ہو سکتا ہے ہم اس تقریر کو تحریر نہیں کرنا چاہتے صرف اس قدر کہنا کافی خیال کرتے ہیں کہ تمام حاضرین مسٹر بلینٹ کے معقول دلائل سے قائل ہوگئے اور انہوں نے کمپنی کے جاری ہونیسے بیشمار منفعت ہونیکی وثوق سے امید ظاہر کی۔

تقریر کے خاتمہ پر اسنے صدر خزانچی سے استدعا کی کہ کمپنی کو خاص اجارہ کی شاہی سند مل جائے اور وعدہ کیا کہ اگر اس قسم کی کمپنی قائم ہوگئی تو وہ انگلستان کے قومی قرضہ میں اسقدر تخفیف کریگا کہ عالم میں گورنمنٹ کا اعتبار جم جائے۔

مسٹر بلینٹ کی تقریر کے خاتمہ پر مسٹر ہارلے خاموش رہا۔ گویا وہ دیگر حاضرین کی رائے کا اظہار چاہتا تھا۔

مسٹر تھیوڈور جانسن ''اگر ہمکو بحر جنوبی میں تجارت کرنیکا اجارہ مل جائے تو اسطرح بیشمار فوائد ہونگے۔ لیکن کیا ہمکو سپین ملک پیرو کے ساتھ تجارت کرنے دیگا ''

ہارلے (مسٹر) نے تبسم سے ''ہم اسکو مجبور کرینگے کہ ہمکو اس ملک کے ساتھ تجارت کرنے دے ''

سر جارج کاسویل ''ہر مجلس کے اعلیٰ رکن کا یہ یقین دلانا فی نفسہ اس بات کی ضمانت ہے کہ ہمکو تجارت کرنیکی اجازت مل جائیگی۔ اس تجویز سے غیر متوقع فوائد حاصل ہونگے اور ہم اسکی زور سے تائید کرتے ہیں ''

ہارلے ''اسکے بعد میں مسٹر بلینٹ کی تجویز کو نہایت وقعت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں تم سب قبول [illegible] سب راست اور کار گذاری آدمی ہو [illegible] زیر اہتمام [illegible] [illegible] سند مل جائیگی اور [illegible] کمپنی [illegible] کیا جائیگا [illegible] بحر جنوبی [illegible] تجارت کرنیکی کمپنی '' [illegible] آپ لوگوں کو اس تجویز [illegible] [illegible] انگلستان کی تجارت [illegible] وسعت ہوگی بلکہ اسکی دولت میں [illegible]

تقریر کے خاتمہ پر حاضرین نے [illegible] تالیاں بجائیں اور مسٹر بلینٹ [illegible] ان کی طرف [illegible]

صدر مجلس کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اور صدر مجلس کی پیشینگوئی کے سچا ہونیکی امید ظاہر کی۔

ہارلے دل میں خوش ہو رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ بحر جنوبی میں تجارت کرنیکے جو وعدے اسنے کئے ہیں وہ سب جھوٹے ہیں۔ مگر مسٹر بلینٹ کے ایک سوال کرنے پر وہ یوں گویا ہوا۔

"صاحبان تمکو آیندہ سے کیا کچھ امیدیں نہ کرنی چاہییں۔ بحر جنوبی کی کمپنی دنیا بھر میں مالدار ہو جائیگی مسٹر بلینٹ نے اس مفید ملک تجویز پیش کرنے میں ایک بڑی بھاری خدمت کی ہے میں حضور والا کے سامنے اسکے لئے بیرونیٹ کا خطاب دلانیکی سفارش کرونگا"

یہہ کہکر وہ اٹھا اور چلنے کا ارادہ ظاہر کیا۔

ہارلے "صاحبان الوداع! بحر جنوبی کی کمپنی کو عروج ہو"

اسکے بعد وہ حاضرین سے ادھر ادھر کی باتیں اور مسٹر بلینٹ سے معانقہ کرکے پالکی میں سوار ہوا۔ اور چلدیا۔ اور حاضرین کا دل پر اچھا اثر چھوڑ گیا۔

اسوقت سرائے کی مہتمم نینسی نالسن کو انگلی سے لگائے دروازہ کے قریب کھڑی تھی ہارلے نے اسکو پالکی کا پردہ اٹھاکر کہا "میں ضرور ایک روز فردیا پاسر کا کمرہ دیکھنے آؤنگا"

اس جماعت کے منتشر ہونیسے پیشتر کچھ اور کارروائی کی گئی چونکہ بحر جنوبی کی کمپنی ایکطرح قائم ہوگئی تھی ہارلے کے اشارہ پر کارروائی ہوکر تمام حاضرین کو اسکے ڈائرکٹر بنایا گیا۔ مسٹر بلینٹ کا موجد ڈپٹی گورنر کے لقب سے سرفراز کیا گیا اور اسکو کمپنی کے تمام اختیارات دئے گئے۔

یہہ ابتدائی کارروائیاں کرکے جماعت برخاست ہوئی۔

نواں باب

دوستوں کی ضیافت

مسٹر بلینٹ اور ہارلیڈن ڈیڑھ گھنٹہ بعد سرائے کے عام کمرے میں جو کھانے کے واسطے تھا۔ بیٹھے ہوئے تھے مسٹر بلینٹ مذکورہ بالا مجلس کے عمدہ نتائج کی وجہ سے خوش تھا۔ مسٹر [illegible] بھی معمول سے زیادہ خوش تھا۔ کیونکہ اسکو اپنی بیٹی مل گئی تھی۔ دونوں کھانے سے فارغ ہوکر شراب پینے لگے۔

کھانے کے کمرے میں چونکہ زیادہ تر چیزیں شاہ بلوط کی لکڑی کی تھیں اور لیمپ بھی چندان روشن نہ تھے مدہم سی روشنی تھی۔ مگر پھر بھی یہ کمرہ آرام دہ تھا اور جھانکوں کی ہنسی اور قہقہہ کی آوازوں کو سنکر

رہا تہا - وہ دونوں دو کرسیوں پر ایک میز کے سامنے بیٹھے تھے -

انکے قریب ایک میز کے سامنے کپتان و یپاٹ اور مسٹر ڈیکسٹر بیٹھے تھے - کپتان جب کھانے میں مصروف نہ ہوتا تہا اپنے پڑوسیوں سے بات چیت کرنا چاہتا تہا - مسٹر ہارپلیڈن اس سے گفتگو کرنیکا خواہش مند نہ تہا - مگر کپتان مذکور اُس سے پھر بہی باتیں کرنا چاہتا تہا -

ملینٹ (بڑبڑاتے ہوئے) "بڑا ہی پاجی ہے - جو ہم کہتے ہیں سب غور سے سن رہا ہے جب ہم مذاق کرتے ہیں ہنستا ہے گویا ہم اس سے مخاطب ہیں - یہ کون ہے؟"

مسٹر ہارپلیڈن "سفر کے اثنا میں ملا تہا - وہ اور اسکا مکروہ صورت ساتھی روچ گریسے میرے ساتھ جہاز میں سوار ہوئے تھے - میں انسے بدظن تہا کیونکہ میرے پاس روپیہ تہا - میں روپیہ سمیت صحیح و سلامت یہاں پہنچ گیا - صبح کو وہ روپیہ لیکر آپ کے پاس حاضر ہونگا"

ملینٹ "مجھے روپیہ اب کیوں نہیں دیتے ؟"

مسٹر ہارپلیڈن "کیونکہ میں کسی اور شخص کو بہی روپیہ دینا چاہتا ہوں - اور یہ امر میں ابہی بیان کرونگا شیطان اس سے پیچھے وہ ہماری باتیں سن رہا ہے"

ملینٹ "بڑے غور سے سن رہا ہے مگر جس آواز میں تم گفتگو کر رہے ہو اسکے کان نہایت تیز ہونگے تو سن سکیگا - میں نے تو خیال کیا تہا تم اپنا سب روپیہ جنوبی کی کمپنی میں جمع کراؤ گے "

مسٹر ہارپلیڈن "میں کل دس بارہ ہزار روپیہ جمع کراؤنگا - اس ہوٹل کی مہتمم پانچ سو پونڈ کے حصے لینا چاہتی ہے"

ملینٹ "اچھی عورت ہے - میں اسکا خیال رکھونگا - لیکن تم باقی روپیہ کیا کروگے ؟"

مسٹر ہارپلیڈن (اسکے کان میں) "میرا خیال ہے کہ فرمانڈ کی بیٹی میری گمشدہ بیٹی ہے اور میں اسکو متبنے کرنا چاہتا ہوں"

ملینٹ "لیکن کیا یہ عاقبت اندیشی ہے؟ تمہارے پاس کوئی ثبوت نہیں کہ آیا یہ وہی لڑکی ہے جو گم ہوگئی تہی - بلکہ یہ امر قرین قیاس معلوم نہیں ہوتا - اسکو بلا سوچے سمجھے متبنے کرنا دانشمندی نہیں"

اسوقت بلیک ہارپلیڈن کمرے میں داخل ہوا - چونکہ کوئی اور میز خالی نہ تہی وہ انگیٹھی کے پاس کھڑا ہوکر اپنے چچا کو کنکھیوں سے دیکھنے لگا -

مسٹر ہارپلیڈن "دیکھو وہ میرا شریر بھتیجا کھڑا ہے"

ملینٹ "بہت شریف شخص معلوم ہوتا ہے - میرے خیال میں تم اسکے لیے انصافی کرتے ہو -"

لڑکی بتنے اگر نیسے پیشتر تحقیقات کرلو تو اسکی حق رسی ہو جائے ،،

اسوقت کپتان ڈیپانٹ نے دربان کو کہا کہ بلیک کو بلاؤ - دربان نے کپتان کا پیغام دیا تو بلیک تھوڑی دیر کے بعد اسکیطرف چلا گیا - دربان نے اسکے آگے کھانیکا ایک تشت رکھدیا - بلیک اپنے چچا کی ناراضگی سے بہت خوش تہا - کپتان اور اسکے درمیان صاحب سلامت ہوئی اور پہر دونوں کھانے میں مصروف ہو گئے -

مسٹر ہارلیپلٹن اپنے بھتیجے سے اسقدر ناراض تھا کہ وہ ایک اور کمرے میں جانا چاہتا تہا مگر مسٹر ڈیپانٹ نے اسکو روک لیا - دربان نے اسوقت دسترخوان اٹھا لیا اور پوچھا کسی اور چیز کی ضرورت ہے -

مسٹر ہارلیپلٹن " انگوری شراب دو یا پنچ (پانچ مصالحوں والی) شراب دو "

کپتان (دوسری میز سے) " جناب اس ہوٹل میں پنچ بہت عمدہ تیار ہوتی ہے - آپ وہ ضرور نوش کرلیں "

مسٹر ہارلیپلٹن " انگوری شراب لاؤ "

بلیک (بڑبڑاتے ہوئے) اور میرا چچا ناراض ہے - اسکو معلوم نہیں کہ میں تمام راز جانتا ہوں کپتان تم جانتے ہو کہ شام کو یہاں کون آیا تہا ؟ "

کپتان " یہاں ایک شخص پالکی سے اترا تہا - مگر مجھے معلوم نہیں وہ کون تہا اور کسی نے مجھے بتایا نہیں کہ وہ کون تہا - "

بلیک " میں بتاتا ہوں - وہ انگلستان کا صدر اعظم مسٹر ہارلے تھا "

کپتان (حیرت سے) " وہ یہاں کیوں آیا تہا "

بلیک " یہ بھی بتا دیتا ہوں ستنے شام کو یہاں بہت سے آدمی دیکھے ہونگے ! "

ڈکیسٹر " ہاں بہت دیکھے تھے "

بلیک " وہ اسلئے ملاقات کرنے آیا تہا اس مکان میں ایک بڑا پیچ تھام کہ گئی ہے جسپر ملکہ نازاں ہوگا "

کپتان اور ڈکیسٹر " کیا یہ ٹھیک ہے "

بلیک " ہاں مجھے سب صحیح حالات بتائے گئے ہیں - مجھے سر جارج کا سویل لینے صرف خبر ملی ہے "

یہ جملہ اسنے اسقدر بلند آواز سے کہا تہا کہ مسٹر ڈیپانٹ نے سن لیا

ملیشٹ " مسٹر انگریز جارج کا سویل صحیح خبر بتائی گئی ہے لیکن میں اسکی تردید نہیں کر سکتا "

بلیک " اسنے کمپنی کی بہت تعریف کی تھی۔ اب یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ہیں نے اسکو ہدایت کی تھی کہ میرے لئے دو ہزار پونڈ کے حصے خریدے "

بلنٹ " خوب۔ تم اپنے لائق و محترم چچا کی تقلید کر رہے ہو۔ وہ بہت سا روپیہ جمع کرانا چاہتا ہے اور کمپنی کا ڈائریکٹر بنایا جائیگا "

بلیک " سر جارج نے بھی یہی کہا تھا "

مسٹر ہارلیپڈن " مسٹر بلنٹ میرا مذاق نہ کرو "

اسوقت دربان انگوری شراب کی صراحی لیکر حاضر ہوا۔ مسٹر ہارلیپڈن اور بلنٹ نے ایک گلاس بہت ذوق و شوق سے نوش کیا۔

بلنٹ " بہت عمدہ شراب ہے "

بلیک " یہ آپکا جام صحت مبارک ہو۔ میں آپکو مبارک دیتا ہوں کہ آپکو کمپنی کی صدارت کا معزز عہدہ ملا ہے "

بلنٹ " یہ آپکا حسن ظن ہے " مسٹر بلنٹ کے دل پر بلیک کی وجاہت کا خیال پیدا ہو گیا تھا۔ وہ اسکے چچا کو اسے محروم الارث کر دینے سے روکنے کے فکر میں تھا "

اسکے بعد چند منٹ تک خاموشی رہی۔ اس اثنا میں کپتان ڈیپانٹ اور اسکے ساتھیوں نے کھانے سے فراغت پائی اور مسٹر ہارلیپڈن اور بلنٹ انگوری شراب کے جام پیتے رہے۔

آخر کپتان کے سامنے پنچ شراب کی ایک بڑی صراحی رکھی گئی جسمیں سے معطر لیموں کی عمدہ خوشبو آتی تھی۔ اور خواہ مخواہ پینے والوں کو اسکیطرف رغبت ہوتی تھی۔ ڈیپانٹ نے ڈیکسٹر اور بلیک کو ایک ایک جام شراب بھر دیا اور پھر قریب کی میز والوں کو جام بھر کر بھیجے

یورشا ہارلیپڈن " مجھے تو معاف رکھیں "

بلیک " یہ آب حیات ہے۔ مسٹر بلنٹ اسکا مزا ضرور چکھئے "

بلنٹ " ایسی عمدہ شراب کا ایک گلاس دیدو "

وہ سب شراب کی چسکیاں بھر رہے تھے کہ مسٹر ٹیپڈن کمرے میں داخل ہوئی۔

مسٹر ٹیپڈن " جناب وہ تو چلے گئے "

مسٹر ہارلیپڈن " کون چلے گئے "

مسز ٹیپڈن " مغرا نٹ اور اسکی بیوی جو ابھی ابھی انگور کی بیل میں بیٹھی تھی مجھے یہ دیکھکر حیرت تھی

بوڑھا "جناب انہوں نے تمہارے ساتھ زیادہ مفید سودا کر لیا ہے۔ جیسا کہ میں ثابت کر دونگا۔ کل صبح کو میں مجسٹریٹ کے سامنے اظہار دیکر تلاشی کا وارنٹ جاری کراؤنگا"

بلیک (لاپروائی سے) "جو چاہو کرو"

مسٹر ہیڈن "میں نے اپنے دو تین ملازموں کو مختلف اطراف میں مفرورین کی تلاش میں بھیجا ہے۔ لیکن امید نہیں وہ لڑکی لیکر آئیں"

بوڑھا "مجھے بھی امید نہیں لیکن کل صبح تک لڑکی ڈھونڈ لیجائیگی"

ویانٹ "کل صبح تک معلوم کیا کیا واقعات پیش آئیں"

بلیک کو اسکے یہ الفاظ بہت مدت تک یاد رہے۔

ملینٹ "صبر کرو۔ اور صبح تک اسپر غور کرتے رہو۔ اسوقت تک تمہارے مزاج میں اعتدال پیدا ہو جائیگا اب تم بہت گھبرائے ہوئے ہو۔"

بوڑھا "اب میرا یہاں بیٹھنے کو جی نہیں چاہتا میں اپنے کمرہ میں جاکر آرام کرتا ہوں"

ملینٹ "بہتر۔ میں تکلف کرنا نہیں چاہتا کل صبح کو میں تہر ٹیمپل بازار میں تمہاری آمد کا منتظر ہونگا"

بوڑھا "اب میں منتظر رہونگا جبتک لڑکی نہ آجائے میں کوئی کام نہیں کر سکتا"

(بلیک کے قریب جاکر) "لڑکی کو میرے پاس واپس لاؤ ورنہ پچھتاؤ گے"

بلیک نے کچھ جواب نہ دیا۔ بوڑھا ارلیڈن مسٹر ہیڈن کے کندھے کے سہارے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔

کپتان ویانٹ نے ملینٹ کو اپنے ساتھ مینوشی میں شریک ہونے کی استدعا کی۔ اور مسٹر ملینٹ اپنی کرسی انکی میز کے پاس سرکا کر لے آیا۔

ملینٹ (بلیک سے) "معلوم ہے تمنے اس لڑکی کے فرار کرنیکی تحریک دی تھی۔ لیکن تمہاری خوش قسمتی ہے کہ وہ چلی گئی ہے"

بلیک "اسکی فراری مجھے بھی تمہاری طرح پر اسرار معلوم ہوتی ہے۔ میرا چچا عجیب بھی اور خبطی آدمی ہے اور جب سے اسکی لڑکی گم ہو گئی تھی میرے پر شبہ کیا کرتا تھا۔ میرے خیال میں اسکے دماغ میں فرق آگیا ہوا ہے"

ڈیکسٹر "ایسے الو کو پاگل خانہ میں بھیجنا چاہئے۔ بلیک تمہاری صحت کا تو شکر کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ تم اس ملک کی جائداد بہت جلد ملے"

بلیک "ہنیں میری دعا ہے کہ میرا چچا بہت عرصہ تک زندہ رہے۔ اور میرے مخالف قصہ ختم ہو۔ اور وہ

میرا بیٹا انتخاب کرے۔ مجھے اسکی دولت سے زیادہ اسکی تحصیل نہیں۔ لیکن اگر وہ اپنی جائداد کسی اور کو دیدے تو مجھے سخت مایوسی ہوگی"

ملبنٹ "میں اسکو ایسا کرنے نہ دونگا جب اسکو [illegible] ہو جائیگا یہ لڑکی معقول باتوں کو زیادہ غور سے سنیگا۔ میں اسکو لڑکی کے متعلق کہ کیسی لغو ہے [illegible] ثابت کر دونگا"

بلیک "اگر یہ کر دو تو میں آپکا نہایت مشکور ہونگا"

شراب کی صراحی ختم ہوئی تو بلیک اور ملبنٹ اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کمرے سے چلے گئے

ملبنٹ (باہر جا کر) "یہ ٹھیک ہے کہ پہلوان اور اسکی بیوی کو فرار ہونیکا اشارہ تمنے نہیں کیا"

بلیک "بیشک مجھے انکی فراری سے کوئی سروکار نہیں"

کلال خانہ میں سرائے کی مہتمم سے ملاقات ہوئی۔

بلیک "کیا مفروروں کا کچھ پتہ ملا؟"

مسز ہیبلڈن "نہیں۔ میرے سب نوکر جا کر واپس آ گئے ہیں۔ تمہارا اچھا تمہارے یہاں رہنے پر سخت اعتراض کرتا ہے۔ تم کسی اور ہوٹل میں جا رہو۔ میں نے تمہارا بیگ منگوا رکھا ہے"

بلیک "میرا بیگ پھر میرے کمرے میں پہنچا دو۔ میں یہاں سے نہ جاؤنگا"

ملبنٹ "پیارے اگر تم اپنے چچا سے صلح کرنا چاہتے ہو تو اسکو اور اشتعال نہ دلاؤ۔ [illegible] اپنے مکان واقع تھریڈ نیڈل بازار میں سلاؤنگا"

بلیک نے اس بات کو قبول کیا اور یہ اسکے حق میں بہت مفید ثابت ہوا۔ پھر ایک گاڑی بلا کر بیگ اسمیں رکھا گیا۔ اور دونوں مہتمم کو سلام کرکے پل لنڈن سے گذر بازار تھریڈ نیڈل کیطرف چلے گئے۔

دسواں باب

"دریا کے گھاٹ کی سیر"

گاڑی سرائے کے دروازے سے چلی ہی تھی کہ کپتان ویبانٹ اور ڈیمسٹر۔ باہر نکلے انکو بلیک کی روانگی کا حال معلوم ہوا تو بہت حیران ہوئے۔

اسوقت رات کے دس بجے تھے اور سرائے کے بہت سے مسافر خواب راحت میں تھے۔ بعض کمروں کی کھڑکیوں سے روشنی آ رہی تھی اور جہ مسٹر ہیبلڈن کے کمرے سے ہی جس [illegible]

نے قیاس کیا کہ بوڑھا ابھی سویا نہیں۔ سرائے کے بڑے دروازے کے سامنے ایک مدھم لمپ جل رہا تھا۔ اور
ایک پھاٹک کے قریب۔ دربان نے پھاٹک بند کر دیا تھا مگر اسکی کھڑکی کھلی تھی۔ کیونکہ بعض مسافر باہر تھے
سرائیکے نوکر جاکر مسافروں کو سلانیکے لئے جا بیٹھے نہیں لیٹے اور دہر پہرہ بیٹھے تھے۔

کپتان اور اسکا معاون ڈیکسٹر اس خیال سے باہر نکلے تھے کہ جب غنیمت حاصل ہو جائیگی
تو دیکھیں کونسا راستہ اختیار کیا جائے۔ انہوں نے معلوم کیا کہ پھاٹک کی کھڑکی کا قفل نہیں لگایا
جاتا صرف اندر سے کنڈا بند کر دیا جاتا ہے پھر وہ پھاٹک سے نکل بازار میں ہوتے ہوئے پل لنڈن
کی جانب چلے۔

سوتھ ورک کے بازاروں کی حالت ناگفتہ بہ تھی اور روشنی کا انتظام بھی بہت خراب تھا۔ اسکے
بازاروں میں بھیڑ بھاڑ کم ہو گئی تھی۔ صرف بعض رند میخوار گالی گلوچ نکالتے ہذیاں کرتے جاتے تھے
کپتان اور اسکا ساتھی انکے پیچھے چلے۔ بازاروں کے دو طرفہ بلند مکانات کی کھڑکیوں کی سے روشنی آتی تھی

پل لنڈن کی اس جانب میں جو سوتھ ورک کی طرف تھی ایک بڑا برج تھا جس پر قد آدم مورچے اور
دمدمے بنے ہوئے تھے۔ پل مذکور اس طرز پر بنی تھی کہ جب چاہیں عمدہ پٹ ڈالدیں اور جب چاہیں اٹھالیں
اسکے بالکل قریب ایک مکان تھی جسکا نام نانسیچ ہوس تھا۔ اور اسکے پاس ہی ایک بڑا شاندار گرجا تھا۔

مگر مذکورہ بالا دونوں مخصوص برج۔ اور گرجا وغیرہ کا مطلق خیال نہ کیا۔ بلکہ سوتھ ورک کے ایک
کوچہ میں گھس گئے۔ اور بہت سے ہیر پھیر کھا کر دریائے ٹیمز کے کنارے پر پہنچے۔ وہ ایک گھاٹ پر جسکا
نام ہیر ایلیکے زینے تھا پہنچے۔ اسی پل لنڈن اور اسکے متصلہ مکانات لمپوں کی روشنی کی وجہ سے
صاف نظر آتے تھے۔ مکانات اور پل کا عکس دریا کے پانی میں پڑ رہا تھا۔ پل کی محرابوں سے پانی کے گذرنیکا
شور سنائی دیتا تھا۔ مذکورہ بالا زینوں کے قریب چند ڈونگے بندھے ہوئے تھے لیکن کوئی کشتیبان نظر نہ آیا۔
دفعتاً ایک جھونپڑی کے عقب سے ایک شخص برآمد ہوا۔

شخص "کشتی تیار ہے"

ڈیکسٹر "ڈال ڈراک اتنی جلدی کرو۔ ابھی وہ کام نہیں ہوا"

ویانٹ "میں تمکو مستعد دیکھ کر خوش ہوا ہوں۔ اپنی جگہ سے نہ ہلو"

ڈراک "میری طرف سے مطلق اندیشہ نہ کرو جب آؤگے مجھے بالکل تیار پاؤگے۔ میں تمام رات تمہارا
انتظار کرنا چاہتا تھا۔ کپتان میں تمہارا کام خوشی سے کرتا ہوں کیونکہ تم اجرت معقول دیتے ہو۔ آج ایک اور
کرایہ کمایا ہے۔ کیونکہ مجھے امید تھی کہ تمہارے آنے سے پیشتر واپس پہنچ جاؤنگا"

کپتان "تمنے بڑی غلطی کی جنے تمکو تمام رات کا کرایہ دیا تہا"

ڈراک "بیشک - لیکن میں فرنانڈ اور اسکی بیوی کو لیجانے سے انکار نہ کرسکا"

کپتان "چیں! وہ ادہر بہے گئے ہیں - انکے ساتہہ ایک چھوٹی لڑکی بہی تہی"

ڈراکس "نہ صرف لڑکی بلکہ ایک لڑکا اور ایک لنگڑا لنجہ آدمی بہی تہا - مجہے ان سب کیلئے جانے پر افسوس ہوا کیونکہ پہلوان اور اسکی بیوی کے بوجہہ سے ہی کشتی ہچکولے کہانے لگی تھی - تمنے لڑکی کا حال پوچھا تہا - وہ بہت روتی چلاتی تہی - قریب تہا کہ اسکا دل چکنا چور ہو جائے - فرنانڈ اسکو دہمکاتا تہا کہ چپ نہ کروگی تو دریا میں پھینکدونگا - لیکن وہ پہر بہی روتی چیختی رہی"

کپتان "خیر انکا کچھہ پتہ تو ملا - تمنے انکو کہاں اتارا تہا؟"

ڈراک "کوین ہیتہہ کے گہاٹ پر - معلوم ہوتا ہے انہوں نے کچھہ سازش کی تہی - کیونکہ پہلوان نے اپنی بیوی سے سرگوشی کی تہی کہ بوڑھے کی نسبت نوجوان سے زیادہ فائدہ کی امید ہے -

کپتان "بیشک - انکو فائدہ ہوگا"

ڈراک "تمکو معلوم ہے کہ انہوں نے کیا سازش کی ہے؟"

کپتان "میں کچھہ بہانپ گیا ہوں - اب باتیں بنانیکا وقت نہیں - ہمنے کچھہ کام کرنا ہے - کشتی میں سوار ہوکر وہاں کھڑے رہو - چپوؤں کو تیار رکھو تاکہ جب ہم آئیں چشم زدن میں روانہ ہوسکیں - پہرہ دار ہمارے تعاقب پر ہونگے"

ڈراک "مگر میرے بس دم رہا تو وہ تمکو گرفتار نہ کرسکینگے - امید ہے کہ تم بہت جلد لوٹ کا مال لیکر واپس آؤگے"

وہ ڈونگے پر چڑھ گیا اور کپتان اور ڈیکسٹر واپس چلے گئے -

پانچ منٹ بعد دونوں تابرڈ کے پہاٹک میں پہنچ گئے -

اسکی کھڑکی کسی قدر کھلی تھی - صحن میں گئے تو ایک پہرہ دار لالٹین ہاتہہ میں لئے کہڑا تہا اسکے دوسرے ہاتہہ میں بگل تہا - اور وہ مہتمم اور اسکے کاردار سے باتیں کررہا تہا -

انکو معلوم ہوا کہ پہرہ دار صرف سرائے میں چکر لگاکر چلا جایا کرتا ہے - اور اس فرض کی انجام دہی کے صلہ میں اسکو گن شراب کا ایک گلاس ملا کرتا ہے - بارنیٹ اسکو گن کا مقررہ گلاس پلا چکا تہا - پہرہ دار نے لالٹین اٹہائی تو اسکی روشنی کپتان اور اسکے معاون کے چہروں پر پڑی -

پہرہ دار "تم کون ہو؟"

ڈیکسٹر" اس سرائے کی مسافر ہیں"

بارنیٹ" چارلی فکر نہ کرو۔ یہ شریف آدمی اس سرائے میں فروکش ہیں"

پہرہ دار" شریف! انمیں سے ایک کی صورت تو شریفانہ نہیں (مہتمم سے) سلام عرض ہے آپ دلجمعی سے سورہیں۔ ٹابرڈ میں کوئی چور گھس نہیں سکتا جب بوڑھا چارلی پہرہ پر ہو۔ میں پھاٹک سے بہت دور نہ جاؤنگا"

مہتمم" مجھے تمہارے پر بھروسہ ہے"

کاروار پہرہ دار کیساتھ پھاٹک تک گیا۔

چارلی" بارنیٹ یہ کون شخص ہیں؟ مجھے انمیں سے ایک کی صورت پسند نہیں"

بارنیٹ" یہ عدلون کنٹربری کی شکرم میں آئے تھے۔ اور اس سرائے میں دو ہفتے ٹھیرینگے"

چارلی" میرے خیال میں وہ چوبیس گھنٹے بہ مشکل ٹھیرینگے۔ میں انکی نگرانی رکھونگا۔ ڈرو نہیں کھڑکی کا کنڈا نہ لگانا تاکہ میں جب چاہوں اندر آسکوں اور اپنا اطمینان کرسکوں"

وہ بازار میں جاکر چلانے لگا" گیارہ بج چکے ہیں اور رات عمدہ ہے"

بارنیٹ ایک لمپ روشن کرکے کپتان اور اسکے منحوس صورت ساتھی کو انکے کمرہ میں لے گیا بارنیٹ کے دل میں پہرہ دار کی باتوں سے شک پیدا ہوگیا تھا۔ اسنے ان لوگوں کو مطلع کیا کہ پھاٹک کی کھڑکی رات کو مقفل رہتی ہے۔ اور صبح سے پیشتر جب تمام مسافر جاگ اٹھیں کوئی باہر نہیں نکل سکتا۔ کپتان اور اسکا ساتھی ایک دوسرے کیطرف دیکھتے ہوئے خاموش رہے۔

مسٹر ہارلپیڈن کے کمرہ کے پاس سے گذرے تو اسمیں ابھی روشنی تھی۔

کپتان" بارنیٹ صبح کو ہمیں بلا کر تکلیف نہ کرنا۔ ہم بہت دن چڑھے بیدار ہونگے۔ سلام"

(تنہائی میں اپنے ساتھی سے)" بڑی قباحت ہے کہ رات کو کھڑکی مقفل رہتی ہے۔ لیکن ہم بر آندے سے صحن میں کود سکتے۔ زیادہ بلندی نہیں۔ پہرہ دار نے بارنیٹ کو کچھہ کہا ہوگا۔ اسکے واپس آنے پر اسکا انداز بدل گیا تھا۔ بڈھا ہارلپیڈن ابھی سویا نہیں اور گر سو گیا ہو اس صورت میں بھی آدھی رات سے پیشتر ہم اپنے کام میں مشغول نہیں ہوسکتے۔ اب وقت کسطرح گذاریں۔ آہا میرے پاس تاش ہے"

یہہ کہکر اسنے تاش نکالا۔

گیارھواں باب

مہتمم کی ہدایات

جیسا کہ مسٹر ہیڈلی کے خطرناک [illegible] پڑوسیوں نے قیاس کیا تھا وہ ابھی سویا نہ تھا۔

جب سے وہ لڑکی جو اسکے خیال میں اسکی گم شدہ بیٹی تھی۔ بھگا لیجائی گئی تھی۔ بہت مضطرب ہو رہا تھا

مہتمم نے ہر چند اسکی تشفی کی مگر بے سود۔ وہ اس سے یہی کہتا تھا۔ یا اس بلیک مکان سے چلا جائے یا میں جاتا ہوں

میں اس مکان میں نہ سو سکونگا جسمیں بھوت بستا ہے“

مہتمم ” وہ مسٹر ملبنٹ کے ہمراہ بھاگ گیا ہے“

بوڑھا ” اس بدمعاش نے مسٹر ملبنٹ کو چھپا دیا ہے۔ لیکن میں کل صبح اسکی قلعی کھولدونگا جس سے اسکی

خباثت ظاہر ہو جائیگی“

مسز ہیڈن خاموش رہی۔

بوڑھا ” کیا لڑکی کا کچھ پتہ ملا؟“

مہتمم ” افسوس ہے، نہیں“

یکایک وہ مطمئن نظر آنے لگا۔ لیکن اسکے اطمینان سے مسز ہیڈن بہت ڈری۔

بوڑھا ” مسز ہیڈن مجھے اس لڑکی کی شکل پھر دیکھنی نصیب ہوگی۔ خدایا! اف وہ میرے پاس چند منٹ

ٹھیری اور پھر بھگا لی گئی“

مسز ہیڈن ” جناب صبر کریں۔ خاتمہ بالخیر ہوگا“

بوڑھا ” ہاں خاتمہ بالخیر ہوگا لیکن اس طور پر نہیں جو تمہارا خیال ہے۔ مجھے لڑکی کے فرار کرائے جانے سے

نہایت صدمہ ہوا ہے اور ممکن نہیں کہ میں زندہ رہوں۔ لیکن میں ایسی ہدایات چھوڑ جاؤنگا جو اس بدمعاش کو عدالت

کے سامنے لانیکا باعث ہونگی اور میری لڑکی کو اسکے واجبی حقوق حاصل ہونگے۔ سنو میں جو کہتا ہوں۔ شاید یہ میری

آخری ہدایات ہوں۔ اگر مجھے کوئی حادثہ پیش آئے میز پر ایک چھٹی پڑی ہوگی جو مسٹر ملبنٹ کے نام

لکھونگا۔ یہ چھٹی اسکو خود دینا“

مہتمم ” جناب میں آپکے ارشاد کی تعمیل کرونگی۔ لیکن مجھے آپکی طرف سے اندیشہ ہے۔ اگر طبیعت علیل ہے

تو ڈاکٹر کو بلاؤں۔ یا کسی شخص کو تمام رات آپکے کمرے میں ہوشیار رکھوں“

بوڑھا "مجھے ڈاکٹر کی اور دوا کی ضرورت نہیں اور میں کسی شخص کو اپنے کمرہ میں رکھنا نہیں چاہتا میں خلوت چاہتا ہوں"

مہتمم "لیکن آپ کسی خوفناک تجویز کی ادھیڑ بن میں تو نہیں ہیں"

بوڑھا "میرا خیال ہے کہ میں یکایک مر جاؤنگا۔ دنیا دار فنا ہے"

مہتمم "لیکن یہ پستول۔ میں اسکو لیجاتی ہوں"

بوڑھا "میں دیوانہ نہیں۔ مجھے نیکی اور بدی کا علم ہے اور میں خودکشی نہ کرونگا لیکن میرے دل میں خطرہ ہے جسکی وجہ سے میں یہ احتیاط کر رہا ہوں ممکن ہے کہ میں صبح تک زندہ رہوں۔ اس صورت میں میں چٹھی کو جلا دونگا۔ اگر نہ کو لے مسٹر بلینٹ کے حوالے کر دینا۔ اسکا مضمون یہ ہوگا۔ کہ میں نے اپنا وصیت نامہ کہاں رکھا ہے۔ کیونکہ میں اپنی وصیت تحریر کر چکا ہوں یہ بات یاد رکھو"

مہتمم "جناب آپنے مجھے اس وصیت نامہ کا کچھ مضمون بھی بتایا تھا"

بوڑھا "ہاں میرے سر میں چکر ہے۔ میں نے مسٹر بلینٹ کو ترکہ کا مہتمم مقرر کیا ہے۔ اس خط میں اسکے نام میری آخری ہدایات ہونگی جو آج رات کے واقع پر مبنی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ وہ انکی تعمیل کریگا"

مہتمم "بیشک وہ اس پر عمل کریگا۔ مجھے امید ہے کہ صبح کو آپ سلامت ہونگے اور اس چٹھی کو آپ ہی جلا دینا پڑیگا۔ میں اسکو حسب ارشاد جناب مسٹر بلینٹ کے حوالے کر دونگی"

بوڑھا "اسکو روک کر۔ آج تمنے میرے ساتھ بہت مہربانی کی ہے۔ اور میری بیٹی سے بھی بہت مہربانی سے پیش آئی ہو۔ میں تمکو اس الزام سے بالکل بری سمجھتا ہوں کہ اسکو فرار کر لیگیا ہے۔ میں اس مہربانی کا معاوضہ دینا چاہتا ہوں شائد پھر مہلت نہ ملے"

مسز ٹیسڈن "جناب یہ خیال نہ کریں بارہا مہلت ملیگی۔ اور میں معاوضہ نہیں چاہتی۔ میں اس پر فریفتہ ہو گئی تھی۔ اگر میں اسکی خدمت کر سکی تو ضرور کرونگی۔ میں یہ وعدہ یونہی نہیں کرتی بلکہ پھر وفاداری سے عمل بھی کرونگی"

بوڑھا "اچھا اسکی ٹوہ میں رہنا۔ خدا تمکو برکت دے"

مہتمم اسکے کمرہ سے نکلی۔ بوڑھا زار زار رونے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ خاموش ہو گیا۔ اسکو گذشتہ زمانہ کے خیالات آنے لگے۔ اسکی بیوی جمیلہ و شکیلہ بیوی کا نقشہ اسکی آنکھوں کے سامنے پھر رہا تھا۔ وہ اسکو عالم ارواح میں اپنے ساتھ شریک ہونے کیلئے بلا رہی تھی۔ اسکے بعد اسکو اپنی ننھی بیٹی کی صورت نظر آئی۔ اور اسنے اس لڑکی کے ساتھ چلتے ہی پھر گم ہو گئی تھی اسکی صورت ملاقی شروع کی۔

جرأت نہ ہوئی۔

اسوقت ڈیکسٹر کا اشرفیونکے بوجھ سے دم خشک ہو رہا تھا۔ وہ ڈگمگا کر گرا۔ لیکن کپتان نے اسکو تھیلے سے سبکدوش کیا اور وہ اٹھ بیٹھا۔

اسوقت تعاقب کنندے انکے قریب آ گئے تھے۔ مگر وہ پھر دوڑے اور آخر پھر ایلے کے گھاٹ پہ پہنچ گئے۔

اگر انکو ایک منٹ کی تاخیر ہو جاتی وہ پھر ضرور گرفتار کر لئے جاتے۔ ڈوال ڈیراک تیار تھا۔ کپتان نے اشرفیوں کا تھیلا کشتی میں پھینک دیا۔ اور پھر خود بھی سوار ہو گیا۔ اسکے بعد ڈیکسٹر بھی چڑھ گیا۔

اسوقت مرائیٹا ایک گھاٹ کے زینے پہ پہنچ گیا تھا۔ لیکن ڈیراک نے ڈونگے کو چلا دیا تھا۔ انہوں نے اپنا تعاقب کرنیوالوں پہ زور سے قہقہہ لگایا۔

ڈیاٹنے ڈونگے کو سیدھا پل لنڈن کیطرف کھینا شروع کیا۔ اور تھوڑی دیر میں وہ اس پل کی ایک محراب سے گذر گیا۔

بارھواں باب

مسٹر ملبنٹ کی تجویز

مندرجہ بالا بابوں میں جو واقعات بیان کئے گئے ہیں انکے دس سال بعد جارج اول کا عہد چھ سال سے شروع ہو چکا تھا۔ اس اثنا میں ملکہ این وفات پا چکی تھی۔ ٹوری فریق کا زور کم ہو کر ہارلی صدر خزانچی اپنے عہدے سے سبکدوش ہو کر خلوت گزیں تھا۔ جارج اول کو رعایا سے بہت کم میل جول رکھتا تھا مگر ہر دلعزیز تھا۔ اس بادشاہ اور اسکے بیٹے پرنس آف ویلز کے درمیان جو بعد میں جارج دوم کے لقب سے بادشاہ ہوا اکثر اختلاف رائے رہتا تھا۔ مگر والپول نے باپ بیٹے کے درمیان صلح کرا دی تھی۔

جب جارج اول تخت نشین ہوا اور وگ فریق کا اقتدار قائم ہوا سلطنت کا انتظام اول سٹانہوپ اور ٹاؤنشنڈ کے ہاتھ میں تھا۔ یہ دونوں نہایت لائق و فائق وزیر تھے۔ اور بادشاہ کو انپر حد درجہ کا اعتماد تھا۔

انگلستان اسوقت بہت سرسبز اور متمول تھا۔ اور ہر امر سے سرسبزی اور اقبال کے آثار پائے جاتے تھے۔ تجارت روز افزوں ترقی پر تھی۔ اور سپین کیسا تھ عہدنامہ ہونیکی وجہ سے بیرونی تجارت نہایت ترقی پر تھی۔ روپیہ کی ملک میں بہت کثرت تھی کہ لوگ اسکو کسی مفید کام میں استعمال نہ کر سکتے تھے۔

گو بظاہر سرسبزی اور تمول کے نشانات ہویدا تھا مگر دراصل ملک کو ایک نہایت نازک مالی معاملہ

پیش آئی یہ الا تہا۔ اس تحت کی وجہ سے عام اعتبار میں تنزل واقع ہوا۔ اور ملک انگلستان قومی و دولت سے یہ مشکل بچ سکا۔

بحر جنوبی کی کمپنی سنہ ۱۷۱۱ء میں قائم ہوئی تھی۔ اور سنہ ۱۷۲۰ء تک یہ بہت عروج پر تھی۔ بلکہ ایک طرح سے تباک انگلستان کی ہم پلہ اور رقیب ہو گئی تھی۔ اسکا سرمایہ کثیر تھا۔ اور سر جان بلنٹ ڈپٹی گورنر کی حیثیت سے اسکے کاروبار نہایت خوبی سے انجام دے رہا تھا۔ گو بحر جنوبی کی تجارت سے حسب توقع فائدہ ہوا تھا۔ کیونکہ ہارلے نے جو وعدے کیے تھے وہ ایفا نہ ہوئے تھے۔ پھر بھی کمپنی ڈائرکٹر مسٹر ہنٹ کی صائب رائے کو بہت وقعت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ تاہم اس کمپنی کو تجارت سے بہت منفعت ہوتی تھی۔ اور یہ بہت سرسبز اور عمدہ حالت میں تھی۔

سر جان نے اس وقت تک سلامت روی اور فائدہ کی روش اختیار کی ہوئی تھی۔ لیکن فرانس کے ایک شخص لا نے دریائے مسیسپی کی تجویز سے اپنے ملک کے لوگوں کو بیحد فوائد کی امید دلائی۔ اور اسکی مثال سے سر جان کے دل میں بھی تجارت اور فائدہ کے لیے چوڑے منصوبے پیدا ہوئے۔ فرانسیسی کمپنی شرق کے حصوں کی قیمت روز بروز زیادہ ہو رہی تھی۔

اس سے سر جان کو خیال ہوا کہ بحر جنوبی کی وہی کام کر سکتی ہے جو فرانسیسی کمپنی نے کر دکھایا ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ اول الذکر کے حصوں کی قیمت فرانسیسی کمپنی کی طرح نہ بڑھے۔

بحر جنوبی کی کمپنی کے عالیشان مکان میں اوائل سنہ ۱۷۲۰ء میں ڈائرکٹروں کا جلسہ ہوا جسمیں سر جان نے انکے سامنے اپنے خیالات ظاہر کیے۔ سر جان نے تقریر کے اثنا میں کہا کہ اگر ہم عام لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنیکے لئے ایک غیر معمولی تجویز پیش کرتا ہوں کہ تمام قومی قرضوں کو خرید کر ایک مستقل فنڈ قائم کی جائے۔ پارلیمنٹ میں شاہ انگلستان نے قومی قرضوں کی تخفیف کرنیکا وعدہ کیا ہے۔ ہم اس امر سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ہماری کمپنی کو چاہیئے کہ ان قرضوں کو معدوم کر دے اور تمام سالانہ رقموں کو جو قابل تنسیخ ہیں یا نہیں اور جو سالانہ آٹھ لاکھ پونڈ ہیں خرید لیں۔ اور اگر بادشاہ ہمیں خاص مراعات اور اپنے سرمایہ کے بڑھانیکی اجازت عطا کریں تو سرکاری استعمال کیلئے خزانہ عامرہ میں تیس لاکھ پونڈ کی رقم داخل کر دیں۔

اس تجویز کو تمام ڈائرکٹروں نے پسندیدگی اور تائید کی نظر سے دیکھا کیونکہ اس سے بہت فائدہ کی امید تھی۔ اور کسی نے یہ خیال نہ کیا کہ سالانہ رقموں کے خریدنیکے لئے تیس لاکھ پونڈ کی رقم بہت زیادہ ہے۔ بعض ڈائرکٹروں نے یہ کہا کہ وزراء انگلستان اس تجویز کو منظور نہ کرینگے۔ اور بالفرض اگر وزراء اور دار العوام اسکی تائید کریں تو شاید شاہ انگلستان منظور نہ فرمائیں۔

معرض عمل میں لا نیکا تمام سیاہ و سفید اسکے حوالے کیا۔ یہ سنکر اسنے وعدہ کیا کہ ہمکو لالا کی تجویز دریائے مسیسپی کے برابر بلکہ اس سے بھی زیادہ کامیاب ہوگی جسکی کامیابیاں اسوقت تک یورپ بھر میں مشہور ہو رہی ہیں۔

تیرہواں باب

بحر جنوبی کا ایوان

لنڈن کے بازار تھریڈ نیڈل (دغالباً اسمیں سوئی تاگا کی خرید و فروخت ہوتی ہوگی) کے شمال مغربی گوشہ میں سنیٹ مارٹن اوٹوچ کے مقابل ایک بڑا عالیشان خشتی اور سنگین سہ منزلہ مکان تھا اسکی کھڑکیوں کیواڑوں۔ دیوار وغیرہ طرح طرح کے نقش و نگار اور بیل بوٹے بنے تھے۔ وسطی محرابدار دروازہ کے سامنے ایک وسیع صحن تھا اور اسکے گرداگرد ستون دار اور خوشنما برآمدہ تھا۔

یہ عالیشان عمارت بحر جنوبی کی کمپنی کا ایوان تھا۔ اور جہاں میں تعمیر ہوا تھا۔ کمپنی کے کاروبار پہلے اس کے عقب میں پرانے بحر جنوبی کے ایوان میں ہوتے تھے۔ یہ مکان اور اسکے متعلق عمارات بہت وسیع رقبہ پر پھیلی ہوئی تھیں۔ اور قدیم کشادہ بازار تک پہنچ گئی تھیں۔ سینٹ پیٹر لی پور کے گرجا کے مقابل میں بہی اس عمارت کا ایک رخ آمد و رفت کا دروازہ تھا۔

جیسا اس ایوان کا بیرونی حصہ عالیشان تھا ویسا ہی اسکا اندرونی نظارہ قابل دید تھا۔ اسمیں بہت سے دفتر تھے جو بہت قابل تعریف قرینہ سے ترتیب دئے گئے تھے۔ مکان کے طویل برآمدے اور راستے روشن دار تھے۔ اور بالائی منزل پر جانے کے لئے عمدہ اور کشادہ زینے بنے ہوئے تھے۔ بالائی برآمدے۔ زینے اور بالائی کمرے اور ضیافت کا ہال جہاں وزراے سلطنت اور شہر کے رؤسا عظام جمع ہوتے تھے۔ اور خاص موقعوں پر ضیافت میں شریک ہوتے تھے۔ لندن کے کسی ہال سے شان و شوکت اور زیبائش و آرائش میں کم نہ تھا۔

اس ایوان کا قابل دید ہال وہ تھا جس میں ڈائرکٹروں کا اجلاس ہوا کرتا تھا۔ اسمیں کمپنی کے حصے فروخت۔ چندے جمع اور سود مشتہر کئے جاتے تھے۔ اسمیں ملک میکسیکو کے بڑے بڑے نقشے بلکہ این شاہ انگلستان (جارج اول)، کمپنی کے گورنر سب گورنر اور ڈپٹی گورنر کی تصویریں آویزاں تھیں۔

اس عالیشان مکان کے پیچھے تہہ خانے تھے جنمیں کمپنی کا خزانہ جمع رہتا تھا۔ اس وسیع عمارت میں انتظام و ضبط بہت عمدہ تھا۔ تحقیقات کے مطابق [illegible] کام

کرتے تھے ۔ ۔ سرجان انکی نگرانی [illegible] تا تھا ۔ ان کا اعتبار [illegible] رایٹ نائٹ کمپنی کے صدر خزانچی پر تھا
یا اسکے خفیہ کاروبار کا دار و مدار تھا ۔

خود ڈپٹی گورنر سرجان اس ایوان کے جنوبی حصہ میں رہتا تھا ۔ اسکے رہنے کے کمرے بہت
آراستہ اور نفیس تھے ۔

لیکن وہ ایک طرح جیسے اس ایوان کا مالک تھا تمام کلرک ۔ خزانچی ۔ دربان ۔ نامہ بر
اور دیگر ملازمین اسکو اپنا آقا اور مالک خیال کرتے تھے ۔ اور اسکے ادنے اشارے پر حکم کی تعمیل
کرتے تھے ۔

سنہ ۱۷۲۰ء میں پھر جنوبی کے ایوان کی یہ حالت تھی گو اسوقت یہ بالکل ویران اور تاریک
پڑا رہتا ہے ۔ اُس زمانہ میں یہاں خوب رونق اور چہل پہل تھی ۔ اسمیں بڑے بڑے ہول اور بہت سے کمرے
وغیرہ بنائے تھے ۔ اور یہ آمد [illegible] سے اور کمروں میں رات دن میلا لگا رہتا تھا ۔

مذکورہ بالا اجلاس سے چودہ روز بعد جنوری کے آخیر میں اس ایوان کے دروازے کے [ایک] سامنے
عالیشان دروازے پر ایک بگھی آکر کھڑا ہوا ۔ دونوں گھوڑے نہایت نفیس اور سبز رنگ کے تھے ۔ اس میں ایک شریف
آدمی جسکے کپڑے نفیس اور قیمتی تھے اترا ۔ اور مکان میں داخل ہوا ۔ اسکا ایک ملازم بھی اسکے پیچھے چلا ۔

اسوقت صحن کے داخلے کے قریب کمپنی کا نقیب اپنے عہدہ کی وردی پہنے کھڑا تھا ۔ اسنے پہچان
لیا کہ یہ شریف کمپنی کا ایک ڈائرکٹر ہے ۔ اور وہ اسکی جانب روانہ ہوا ۔ اس شریف آدمی نے اپنا
بالائی کوٹ اتار کر اپنے ملازم کے حوالے کیا ۔ جو اپنے آقا سے زیادہ باوقعت اور خوش رو نظر آتا تھا ۔ اس
شریف آدمی کی پوشاک نہایت نفیس اور پیرس کے جدید ترین طرز پر بنی ہوئی تھی ۔ گو یہ انگریز تھا
اسکا نیلی مخمل کا لمبا کوٹ ۔ ساٹن کی صدری ۔ تیلہ کا بالائی اور زریں ٹوپی سب فرانسیسی وضع
کے تھے ۔ چھاتی پر [illegible] ایک [illegible] تھا ۔ اسوقت سرجان بلنٹ کی طرح بیرونیٹ کے لقب
سے ممتاز تھا ۔

جسوقت ناظرین کا اس سے اول مرتبہ تعارف ہوا تھا اب اسکے دس سال بعد سیرت کی تمام
تغیر نہیں ہوا ۔ اسکی عمر چالیس سال تھی مگر وہ بمشکل تیس برس کا جوان معلوم ہوتا تھا ۔
گو اسکا لباس فرانسیسی تھا مگر [illegible] انگریز رہتا ۔ البتہ غرور ۔ اور شائستگی اسکی بات سے پائی
جاتی تھی ۔ [illegible] کا انداز دلکشی گفتگو [illegible] تھی ۔

سرجیک کو [illegible] کی وساطت سے بیرونیٹ کا خطاب ملا تھا اور اب وہ لندن کے

ہرا اور رئیسوں سے ملتا جلتا تہا۔ صوبہ کنٹ میں اسکا ایک دیہاتی محل تہا۔ اور اسکے علاوہ پال مال میں ایک عالیشان ایوان تہا۔ مگر یہ مہذب اور مالدار آدمی کسی وجہ سے جو اسکو ہی معلوم تہی شادی نہ کرتا تہا۔

اسکو دولت اس زمانہ سے حاصل ہوئی تہی جبکہ اسکا چچا مابرڈ کی سرا میں قتل اور اسکا روپیہ لوٹ لیا گیا تہا۔ اس افسوسناک واقعہ کے بعد وصیت نامہ نہ ملا تہا۔ اور قاتلوں کا کچھ سراغ نہ چلا تہا بوڑہے نے بلنٹ کے نام جو خط لکھا تہا وہ بلنٹ کے ہاتھ نہ آیا تہا۔

مسز نیسٹن کے سوا بوڑہے ہاربلیڈن کی اس بات پر کسی نے غور نہ کیا تہا کہ فرنانڈ اور اسکی بیوی کی نام نہاد بیٹی اصل میں بوڑہے کی گمشدہ بیٹی مارگریٹ تھی مڈنابرڈ سے پہلوان اور اسکی بیوی کے فرار ہونیکے بعد کسی کو یہ پتہ نہ کہ وہ کہاں گئے۔

چونکہ بوڑہے کا وصیت نامہ نہ مل سکا تہا اسکی تمام جائداد بلیک ہاربلیڈن کو ملگئی تہی گو بوڑہا اسکو محروم الوراثت کرنا چاہتا تہا اور اگر وصیت نامہ مل جاتا تو بلیک ضرور جائداد سے محروم رہتا۔ اب اسکو ایک غیر مترقبہ قسمت ملی تھی۔ بوڑہے کی جائداد بلیک کی امید سے بہی زیادہ نکلی تہی۔ کیونکہ بوڑہا کفایت شعار آدمی تہا۔ اور اسنے بہت سا روپیہ جمع اور جائداد حاصل کی تہی۔ کنٹ میں اسکا محل اور جائداد تہی۔ اسکے علاوہ اسکا بہت سا روپیہ کمپنیوں اور بالخصوص کسی ہنراکمر جنوبی کی کمپنی میں جمع تہا۔ بلیک اپنے چچا کی بجائے کمپنی کا ڈائرکٹر منتخب ہوا تہا۔ اور ہارلے نے جو اسکے چچا کو بیرونیٹ کا لقب دینا چاہتا تہا یہی لقب اسکو عطا کیا تہا۔

سر بلیک ہاربلیڈن بہت شان و شوکت سے شہر لندن میں رہتا تہا۔ اور شہر کے اکثر لوگوں سے جنسے واقفیت پیدا کرنی ضروری تہی اسکا میل جول تہا وہ اکثر کلبوں کا ممبر تہا۔ اور کسی قدر قمار بازی کا بہی شوق کیا کرتا تہا۔ بہادر شہروں کی کلب کا وہ بہی ممبر تہا جسکا میر مجلس اوباش ڈیوک وہارٹن تہا گو وہ بدمعاشوں سے مجتنب رہتا تہا۔ پولٹیکل حلقہ بہی اسکے مسٹر ایڈ لابی چانسلر خزانہ مسٹر کرگس سکریٹری مسٹر چارلس سٹانہوپ کلرک خزانہ۔ وغیرہ سے دوستی تہی۔

سر بلیک کئی ماہ سے پیرس میں رہتا تہا اور اب سر جان کا ایک ضروری خط ملنے پر وہاں سے واپس آیا تہا۔

بلیک (نقیب سے) "سر جان بلنٹ موجود ہیں؟"

گبس (نقیب کا نام ہے) "ہاں جناب وہ اپنے نیچے کے کمرہ میں ہے۔ وہ آپکے انتظار میں ہے"

بلیک (اپنے خاص ملازم سے) "رنگ، و ز معلوم نہیں مجہے اندر کتنی دیر تک ٹہیرنا پڑے اگر ڈیوک وارٹن ہمارے ہاں آئیں انکو کہنا کہ میں آج رات بہادر شہروں، کے مکان میں ملونگا۔"

سر بلیک مکان کے زینہ سے سر جان ملبنٹ سے ملنے جا رہا تھا کہ اسکو چیند کلرک ملے جو اسکو
سلام کر کے نیچے اترے اور ایک دوسرے کو معنی خیز نگاہوں سے دیکھنے لگے۔
گبس "مسٹر رنگ روز میرے کمرے مین آؤ مین تمہارے سے گفتگو کرنا چاہتا ہون"
رنگ روز "بخوشی"
دونون ایک کمرے مین کرسیون پر بیٹھ گئے "
گبس "پیرس کا خوب سیر کیا۔ مسٹر لائی کمپنی کی بڑی شہرت ہو رہی ہے"
رنگ روز "بیشک۔ ہزارون آئے دن مالدار ہو جاتے ہین اور ہزارون مفلس۔ لوگ جو روپیہ
کماتے ہین اڑا دیتے ہین۔ عیش و عشرت اور مے خواری کی گرم بازاری ہے۔ بازار
اور کمپو جہان تبادلہ ہوتا ہے۔ مین نہایت بجیب رہتی ہے۔ پیرس مین آدمی ہر روز
مخمور رہ سکتا ہے"
گبس "لیکن روپیہ دیکر لندن مین بھی ہر روز شراب پی سکتے ہین۔ کیا تم نے وہان روپیہ
نہ کمایا؟"
رنگ روز "تھوڑا سا۔ مسٹر بلیک ہر روز بازار و کمپو مین دلالون کے ساتھ رہتا تھا
جو بڑے شریر اور مکار ہوتے ہین وہ خریدتے اور فروخت کرتے اور فروخت کرکے
اور خریدتے ہین۔ کبھی حصون کی قیمت کے بڑھ جانے کبھی گھٹ جانے پر سودا کرتے ہین
بلیک نے کل پانچ لاکھ روپیہ کمائے ہین اس بازار مین مرد و زن بلکہ اعلی اعلی عہدہ دارون اور
تاجرون کی بیوہ بیٹیان جمع رہتی ہین۔ بڑے بڑے شریف لیڈیان حصے خریدنے کے لئے
اپنے جواہرات گرو کرتی ہین۔ وہان لوگون کو خبط سا ہو رہا ہے۔ گو مین چاہتا ہون کہ
لنڈن مین بھی اس قسم کا ۔۔۔"
گبس "شاید تھوڑے دنون مین یہان بھی یہ خبط ہو"
رنگ روز "تمہارا کیا مدعا ہے؟ کیا کوئی تجویز ہوئی ہے؟"
گبس "مجھے بتانے کی ممانعت ہے۔ صدر خزانچی مسٹر نائٹ نے جو سر ملبنٹ کا معتمد ہے
کچھ اشارہ سا کیا تھا"
رنگ روز "کس امر کی طرف اشارہ کیا تھا؟"
گبس "حصص کے خریدنے کا۔ ایک ایسی تجویز ہوئی ہے جس سے مسٹر لا کی

شخص "تمہاری ہلاس دیکھکر جی للچایا - بہت اچھی ہے"

رنگروز "کیوں نہ ہو پیرس سے لایا ہوں - گیس تم بھی ایک چسکی لو"

شخص "تمہارا آقا ابھی پیرس سے آیا ہے"

رنگروز "ہاں - اور کیا پوچھنا چاہتے ہو؟"

شخص "اسکے ملنے کا کون وقت ہے؟"

رنگروز "آدھی رات کے بعد دو بجے اسوقت وہ تیار ہوگا"

شخص "تیار کسطرح ہوگا؟"

رنگروز "تمہارے استقبال کیلئے - اصل بات یہ ہے کہ وہ کسی سے ملاقات نہیں کرنا چاہتا"

شخص "تمہارا یہ خیال غلط ہے وہ میرے سے ضرور ملاقات کریگا"

رنگروز "شاندر - تمہارا نام کیا ہے؟"

شخص "اپنے آقا کو کہدینا کہ ایک شخص کپتان کرچفیلڈ ملاقات کرنے آیا تھا - میں نے اسکو پہلے ایک خط بھی لکھا تھا"

رنگروز "تم اس کپتان کے نوکر ہو"

شخص "تم اسکو میرا پیغام پہنچا دو - نقیب میرا خط یہ بہت ضروری ہے کہ اسرجان کو دینا"

رنگروز "میں تمہارے سے ایک دو باتیں پوچھنا چاہتا ہوں"

شخص "اسیلئے مجھے فرصت نہیں"

وہ اتنا کہکر گھر سے چلدیتا ہے "

رنگروز "یہ شخص بڑا بدمعاش معلوم ہوتا ہے - اگر میرا بس چلے تو اسکو بلیک گہن آنے دو -

گیبس ہلاس کی ایک اور چسکی لو"

گیبس "بدمعاش ہو یا بھلا مانس اسکا خط سرجان کو دینا پڑیگا"

رنگروز "مجھے دکھاؤ -

اسنے خط کے لفافے کو کھولنے کا ارادہ کیا تھا کہ ایک طویل خوشخرو شخص نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا - گیس نقیب کے گھر میں بیخبر چلا آیا تھا -

چودھواں باب

شڈیور کریوں

شخص "ابے کیا کر رہا ہے۔ اپنے آقا کے راز معلوم کرنیکی فکر میں ہے؟"

رنگروز "(شرمسار ہوکر) میں صرف دستخط دیکھنا چاہتا ہوں۔ یہ خط میرے آقا کے نام نہیں گو اسکا مضمون شاید اس سے کچھ تعلق رکھتا ہوگا"

نقیب "یہ خط سر جان ملنیٹ کے نام ہے یہ ایک مشکوک شکل آدمی دے گیا تھا"

شخص "میں یہ خط سر جان کو دیدونگا۔ (خط رنگروز سے لیکر) میں اسکو نہ بتاؤنگا کہ تم خط کہولنا چاہتے تھے۔ اپنے آقا کا نام بتاؤ۔ شاید مجھے اس سے یہ ذکر کرنا پڑے کہ تم اسکے بڑے خیر خواہ نوکر ہو"

نقیب "مسٹر کریون رنگروز مسٹر بلیک ہلر بلیڈن کا ملازم خاص ہے"

کریوں "وہ تو ہماری کمپنی کا ڈائریکٹر ہے۔ گو میں نے اسکو ابتک نہیں دیکھا"

گبسن "آپ اس دفتر میں آئے ہیں وہ یہاں نہیں آیا"

رنگروز "ہم پیرس سے واپس آئے ہیں مسٹر کریوں نہیں کی ٹھیکی لو۔ بڑی اچھی ہلاس ہے"

کریوں "تم بڑے گستاخ ہو"

پھر اسنے نقیب کو اشارہ کیا۔ اور دونوں کمرے سے باہر چلے گئے۔

اس شخص کا نام کریو کریوں تھا۔ اسکی عمر اکیس سال شکل عمدہ اعضا متناسب دلاور و تنا ور اتش تھا۔ یہ شخص قوی گو لاغر اندام تھا۔ اسکی طبیعت شگفتہ اور آنکھیں چمکدار تھیں۔ خط و خال متناسب اور دل پسند تھے اسکا لباس سادہ اور دیہاتی سا تھا۔ اسکے بال بھورے اور لمبے تھے۔

یہ شخص تھوڑے دنوں سے دیکفیلڈ واقع پارکشائر سے آکر جنوبی کی کمپنی کے کلرکوں میں شامل ہوا تھا۔ وہ دیہاتی زندگی صید و شکار ہی کا عادی تھا اور تجارتی کاروبار سے اسکو چنداں رغبت نہ تھی۔ گو سر جان نے اسکے باپ کو بہت ترقی کی امید دلائی تھی۔ اور اپنی کمپنی میں کلرک کے طور پر اسکو بھرتی کر لیا تھا۔ شڈیور اپنے والدین اور تین نوجوان بہنوں کو خیرباد کہکر لنڈن کی طرف چلا تھا۔ اسکا باپ پادری اور ایکٹڈ (عہدہ پادری) تھا۔ سات روز بعد وہ اپنے رشتہ دار اور مربی سر جان ملنیٹ کے پاس پہنچا۔ جسنے اسکی بہت خاطر مدارات کی۔

ابتک وہ کلرک کے کام سے نفور تھا۔ اور شب و روز تحریر کرنے سے بیزار تھا۔ اسکو بہت محنت کرنی

سر جان" میں تمہارے چچا کی جائداد کا قانونی مہتمم تھا۔ میں نے اسکا زیادہ تر روپیہ کمپنی میں جمع کرادیا
اسنے اپنی افسوسناک موت سے پہلے رات کو وصیت نامہ کا تذکرہ کیا تھا۔ گو اسوقت وہ غضبناک تھا اب
یہ بتاؤ کیا اسنے سچ مچ وصیت کی تھی؟"

بلیک" بیشک۔ اسنے وصیت نامہ میں مجھے محروم الورثت اور اپنی بیٹی مارگریٹ کو اپنی تمام جائداد
کا وارث کیا تھا۔ وصیت نامہ میں میرا نام تک نہ تھا۔ یہ وصیت نامہ اسکے وکیل نا گنگٹن سکنہ کنز بری نے تیار کیا تھا"

سر جان (متانت سے) "مگر وہ وکیل چند سالوں سے مرچکا ہے"

بلیک" ہاں وہ میرے چچا سے ایک سال بعد مرا تھا۔ مگر اسنے وصیت نامہ تیار کرکے اسکی تصدیق کی
تھی مگر اب اس امر کا تذکرہ کرنیسے کیا حاصل کیونکہ وصیت نامہ غائب ہوچکا ہے۔ بوڑھے کے صندوق
الماریوں وغیرہ کی تلاشی لیگئی تھی۔ مگر وصیت نامہ برآمد نہ ہوا تھا۔ وکیل خیال کیا کرتا تھا کہ وصیت نامہ
میں نے تلف کردیا ہے"

جان۔ "مگر تمنے تلف نہیں کیا؟"

بلیک" ہرگز نہیں عزت کی قسم"

جان" کاش تم اسکو تلف کردیتے۔ اسصورت میں کوئی وقت پیش نہ آتی مگر اب ممکن ہے کہ وصیت نامہ موجود ہو"

بلیک" شائد۔ لیکن میرے خیال میں موجود نہ ہوگا"

جان" فرض کرو کہ وصیت نامہ پیدا کردیا جائے"

بلیک" اسکا پیدا کرنا ناممکن ہے"

جان" مناسب سمجھتا ہوں۔ ایک ماہ گذرا ایک شخص نے مجھے گمنام چٹھی لکھی۔ اسکا مضمون تھا
کہ راقم خط کے پاس ایک ایسی دستاویز ہے جسکے برآمد کرنیسے تمہاری جائداد پر بڑا اثر ہوگا اور
اس امر کا اختیار دیا گیا تھا کہ اگر خط کے لکھنے والے سے مصالحت کرلوگے تو وہ دستاویز نہ نکالیگا
میں نے اسکا چنداں خیال نہ کیا۔ گو میں سمجھ گیا تھا کہ خط میں تمہارے چچا کے وصیت نامہ کی طرف اشارہ تھا
اس سے ایک ہفتہ بعد اس شخص کا ایک اور خط ملا جسمیں تاکید تھی کہ تمہارے ساتھ خط و کتابت کروں۔
کیونکہ خط لکھنیوالے کو تمہارے پیرس جانیکا حال معلوم تھا۔ مگر میں نے تمکو خط لکھنا مناسب خیال نہ کیا
اسپر دستخط یا تاریخ تحریر نہ تھی۔ ان خطوط کی نستعلیق عمدہ اور مضمون خاصہ تھا۔ مجھے امید ہے کہ وہ
شخص مجھے پھر خط لکھیگا۔ اب اس امر کا تم خود اندازہ کرسکتے ہو کہ آیا واقعی خطرہ ہے یا نہیں"

بلیک" مجھے کسی قسم کا خطرہ معلوم نہیں ہوتا۔ اگر اس شخص کے پاس وصیت موجود تھی تو اسنے ابتک کیوں پیش کی؟

جان "شاید وہ اب اسکے ہاتھ آئی ہو۔ وہ اسکے ذریعے تمہارے لیے روپیہ وصول کرنا چاہتا ہے۔ پہلے میں اس امر کو قرین قیاس نہ سمجھتا تھا۔ مگر اب میں نے اپنی یہ رائے تبدیل کر دی ہے۔ اب یہ سوچنا چاہیے کہ وصیت نامہ چرایا۔؟ کیونکہ سوائے چور انکے اس شخص کو کسطرح مل سکتا تھا۔؟"

بلیک "سینٹ ڈنستان نے محل کے کسی ملازم نے یہ چرایا ہوگا کیونکہ بوڑھے کی موت کے بعد وکیل نے انسے سوال کئے تھے اور سب نے اپنی لاعلمی ظاہر کی تھی"

جان "مجھے ایک بات یاد آئی ہے۔ مسز ٹیسڈن انگاریڈ کی تم نے کہا تھا کہ بوڑھا سونے سے پیشتر کہہ گیا تھا کہ میز پر میرے نام کا ایک خط رکھا ہوگا۔ مگر وہ خط مسز ٹیسڈن کو نہ ملا تھا۔ ممکن ہے کہ بوڑھے نے خط لکھا ہو اور چور لیگئے ہوں۔ اسکے پڑھنے سے انکو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ وصیت کہاں ہوگی۔ پھر انہوں نے وصیت نامہ کو تمہارے لیے جبراً روپیہ وصول کرنیکے لئے چرا لیا ہوگا"

بلیک "ان شریروں کو ایسی تجویز نہ سوجھی ہوگی۔ اور اگر سوجھی بھی ہو تو اسکے معرض عمل میں لانے کا وقت نہ ملا ہوگا۔ میں بوڑھے کے قتل کے بعد چوبیس گھنٹے کے روز اسٹینٹ ڈنسٹیا نمیں پہنچ گیا تھا۔ اور میں نے اپنے بوڑھے چچا کے مکان کی چابیاں لے لی تھیں۔ میں نے سب سے پہلے وصیت نامہ کی تلاش کی۔ مگر وہ نہ ملا"

جان "ان بدمعاشوں نے پیش دستی کی۔ اور مجھے یقین ہے کہ وصیت نامہ وہی لیگئے۔ یہ بات تو سیدھی سی ہے۔ البتہ یہ سمجھ نہیں آتا کہ انہوں نے ابتک وصیت نامہ کیوں پیش نہیں کیا۔ کسی خاص واقع کی وجہ سے وہ رکے رہے ہیں۔ مگر تمہاری خوش قسمتی تھی۔ کہ وصیت نامہ نہیں ملا۔ ورنہ تم بوڑھے کی جائداد سے محروم رہتے اب چونکہ اس جائداد پر قابض ہو۔ اگر تمہارے ہاتھ سے نکل گئی تو بہت افسوس کی بات ہوگی"

بلیک (مسکراتے ہوئے) "یقین تو نہیں کہ یہ جائداد میرے ہاتھوں سے نکل جائے۔ اگر وصیت نامہ کی نسبت تمہارا گمان درست ہو۔ تو ان بدمعاشوں سے عداوت بڑھ جائیگی۔ کیونکہ ان لوگوں کو خود پھانسی پانے کا اندیشہ ہوگا وہ میرے لیے وصیت نامہ حوالے کرنیکے عوض بہت روپیہ طلب نہ کرینگے۔ وصیت انکے کس کام آئیگی ایسکے کہ میرے سے روپیہ وصول کریں"

جان "میں اس امر کی نسبت یقین سے کچھ رائے ظاہر نہیں کر سکتا۔ شاید انکے سفید مطلب کو کوئی فتح نصیب ہو گیا۔ اس لڑکی کو کچھ پتہ ملا۔ جسکو تمہارے بوڑھے چچا نے اپنی گم شدہ بیٹی مشہور کیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ جعلی تھا۔ اور وہ لڑکی اسکی بیٹی نہ تھی۔ مگر اسنے بدمعاشوں کے سننے اس کو اپنی بیٹی ظاہر کیا تھا۔ اسلئے وہ اس بنا پر کوئی منصوبہ سوچا ہوگا۔ میں تو ٹھیک نہیں جانتا ہوں تمام امور پر غور کرنا لازم ہے۔

یہ میرا ایک رشتہ دار ٹریور کریون ہے۔ وہ بحر جنوبی کی کمپنی کے کارکنوں میں ابھی شامل ہوا ہے "

سر بلیک (خوش ہوکر) "میں اس سے آشنائی پیدا کرنے سے بہت محظوظ ہوا ہوں۔ مسٹر ٹریور [illegible] ہال

میں میرے مکان پر تشریف لانا "

ٹریور (سلام کرکے) "جناب میں آپکے مکان پر آنیکو اپنا فخر خیال کرونگا مگر میں نے ابھی شہر لنڈن

کی [illegible] - اور اپنے کام میں ہی مصروف رہتا ہوں "

بلیک " لیکن میں حلفیہ کہہ سکتا ہوں کہ تمکو اسکی سیر سے بہت لطف حاصل ہوگا "

سر جان " اسکو آوارہ گردی کی صلاح نہ دو۔ اسکو اپنا کام توجہ سے کرنا چاہئے "

بلیک " لیکن اتوار کو میرے ہاں آنیمیں کوئی حرج نہیں۔ اگر تم سواری پسند کرتے ہو۔

بھیجونگا

ٹریور " مجھے سواری بہت پسند ہے - (سر جان سے) جناب انکی دعوت قبول کرلوں "

سر جان " تمکو قبول نہ کرنی چاہئے - (بلیک سے) اس نوجوان کا باپ یارکشائر کا ایک

اور وہ لوگوں سے اسکا میل جول پسند نہیں کرتا - گو کہ میں [illegible] اسکو اس [illegible]

بلیک " لیکن اسکا ہر وقت کام میں مصروف رہنا اسکی صحت کیلئے مضر ہوگا - میں اسکو دنیا کو

سر جان " اسکی موجودہ زندگی بہت اچھی ہے - اسکو سیر تفریح کی ترغیب نہ دو - اگر وہ تمہاری

کے لوگوں سے میل جول رکھیگا کام کے لائق نہ رہیگا - اسکو [illegible] خیال سے [illegible]

بحر جنوبی کی کمپنی کا مکان بذات خود ایک دنیا ہے - میں اسکو اپنی آئندہ ضیافت میں

جب وہاں [illegible] اور مسٹر [illegible] موجود ہونگے "

بلیک " لیکن ان دونوں سے وہ میرے مکان پر بھی ملاقات کرسکتا ہے - اور وہاں

سر جان " مگر اور لوگ بھی وہاں ہوتے ہیں جو لنڈن کے بہترین بد اطوار [illegible] مشہور ہیں - میں اسکو

دونگا - میں نے اسکے والد سے وعدہ کیا تھا کہ میں اسکی نگرانی کرونگا - اب یہ میرا [illegible]

نوجوان شرمندہ سا ہوگیا اور آخر اپنی جیب سے سر جان کو ایک خط دیا سر جان نے ہنس

کہنے لگا یہ اسی شخص کا خط ہے - تمکو کہاں سے ملا ؟ "

ٹریور (گھبرا کر) " یہ - ایک شخص کپتان [illegible] نے دیا اور [illegible] کپتان -

سر جان " اچھا - جب تم [illegible] -

[illegible]

سر جان کو جو خط دیا گیا تھا۔ اسکا مضمون یہ تھا۔

"چونکہ سر بلیک ہارپلیڈن پیرس سے واپس آگیا ہے۔ اسکو میری پہلی چٹھیوں کا مضمون فوراً بتاؤ۔ اسکو چاہیے کہ اس معاملہ پر فوراً توجہ دے میں اس بات میں ٹال مٹول روا نہ رکھونگا۔ وہ دستاویز جو عجیب طریقے سے میرے قبضہ میں آگئی ہے اب ایک اور شخص کیلئے ویسی ہی قیمتی ہے جیسی کہ بلیک کیلئے۔ اور اسکو یہ بھی بتا دیں کہ مجھے اس شخص کا سراغ لگ گیا ہے۔ اب تک میں ذریعہ معرفت اسکے خط و کتابت کر رہا ہوں اب اسکے خود ملاقات ہونے میں اسکے محل وقوع کا حال معلوم ہو جاویگا۔ مجھے کسی قسم کا خطرہ نہیں اگر میں چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر وہ پیشنہاد نہ آیا تو میرا ایک دوست اس دستاویز کو دوسرے شخص کے پاس جس سے یہ تعلق رکھتی ہے لیجائیگا۔ اور پھر جناب سر جان کو اس دستاویز کی ہدایات پر عمل کرنا پڑیگا۔ میں نے یہ خط اس خیال سے آپکو خود نہیں دیا کہ یہ ضرور آپ کو پہنچا دیا جائیگا۔ دو چار نسیم کرچیلڈ"

سر جان "یہ شخص بڑا بدمعاش اور مکار ہے۔ مجھے اب معلوم ہوا ہے کہ اسنے یہ بھی معرفت کیوں خط و کتابت کی وہ خیال کرتا ہے کہ اس طرح وہ بہت سا روپیہ وصول کر سکیگا۔ کیونکہ میں اس جانور کا تعاقب ہونا اور میری امداد بغیر وہ کچھ جائداد سے تو بچ نہ کر سکتا۔ اب اسکے نجات پانیکا ایک ہی طریقہ ہے۔ یعنی کہ وہ جتنا روپیہ مانگے تم فوراً ادا کردو۔"

بلیک "ہاں مجھے بھی سوائے اسکے کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ اسکو جو چاہتا ہے دیا جائے لیکن

جان "لیکن تم ایسا نہیں کر سکتے اسکی وصیت اسکے خلاف ... تمہارا ادا کرنا پڑیگا اور پھر اسکی سزا دیتا۔ اب تم اسکے بس میں ہو۔ اسکے خلاف میری رائے خیال کی تائید کرتی ہے کہ اسکا پتہ لگ گیا ہے اور اس خط میں شخص سے وہی لڑکی کی مراد ہے۔ یہ بڑی قباحت ہے۔"

بلیک "لیکن اسکو لڑکی سے کیا وصول ہوگا۔ وہ وصیت نامہ روپیہ دیکر خریدیگی۔ اس بدمعاش کا مدعا میرے لیے روپیہ وصول کرنا ہے۔ میں اس بدمعاش سے بخوبی نپٹ لونگا۔"

سر جان "خط کو آگ میں ڈالکر میں اسکے لکھنے والے کو آگ میں ڈالنا چاہتا ہوں۔ خیر اب تم میری تھوڑی سی مدد کرو۔"

بلیک "ارشاد کریں۔"

سر جان "میں ایک ناخوشگوار بات تمہارے سپرد کرنا چاہتا ہوں۔ تم جانتے ہو کہ ہمنے پانچ لاکھ پونڈ کا سرمایہ اس غرض سے جمع کیا ہے کہ اپنی تجویزوں میں کامیابی حاصل کرنیکے لئے بعد ہر طرح بڑے آدمیوں سے سازباز کی جائے۔"

بلیک" میں سمجھ گیا تم ہیں لا کی تقلید کرنا چاہتے ہو"
سرجان" ٹھیک۔ ہم وزرائے انگلستان کو اپنا طرفدار بنانا چاہتے ہیں۔ ہم سنڈر لینڈ اور رینرلا ئی کو
بھی اپنا حامی بنا سکتے ہیں۔ ہم اپنے بل (مسودہ) کو شاہ سے بھی منظور کرانا چاہتے ہیں۔ اسلئے"
بلیک" شاہ کے منظوران نظر کو رشوت دینی چاہئے۔ یہ بات تو آسان سی ہے۔ میں سنڈر لینڈ، رانیلا
کر نگیر۔ اور پرفس رشاسپ کو خوش کر دونگا۔ میں اس کام کو خوشی اور بخوبی انجام دونگا۔ اور آپ
کی ہدایت کے بموجب عمل کرونگا۔ میری تجویز یہ ہے کہ پہلے ڈیپس کنڈال اور کونٹیس پلاٹن کو گانٹھا
جائے۔ اس طرح ہم محل یہ پینٹ چیمبر میں جائینگے۔ کرگیس کو ساتھ لے لینگے۔ بڑے لوگوں کو رشوت دیکر
گانٹھنے سے میں بہت خوش ہوں۔ سونے میں عجیب طاقت ہے۔ اس سے نہایت ضدی آدمی ہاتھ میں
ہو جاتے ہیں۔ گو جن لوگوں کو ہم رشوت دینا چاہتے ہیں وہ زیادہ ضدی نہیں۔ لیکن بعض ہماری تجویز
کے مزاحم ہونگے اور سب کو اپنا طرفدار کرنا ضروری ہے۔ لا نے بہت سا روپیہ خرچ کر کے اپنی تجویز میں کامیابی
حاصل کی ہے۔ اگر تم بھی بہت سا روپیہ خرچ کرو تو ناکامی ممکن ہے۔ کل صبح ہی پال مال میں آؤ"
سرجان (مصافحہ کرتے ہوئے) "اور سن ٹھہرو۔ تم وصیت نامہ مکمل کر دو۔ ایسے وقت پر کوئی غیر متوقع
حادثہ ہو تو ہماری آئندہ امیدوں پر پانی پھر جائیگا"
بلیک" کوئی حادثہ پیش نہ آئیگا۔ میں اس معاملہ کو بخوبی طے کر سکتا ہوں۔ سلام۔
یہ کہکر وہ سرجان سے رخصت ہوا۔ اور وہاں سے بحر جنوبی کی کمپنی کے بڑے ہال میں گیا
اور یہ سوچتا ہوا جیسے کوئی مختلف موقعوں پر گفتگو کرتے یا ملتے تھے۔ سر ابرٹ ناٹ کمپنی کا صدر خزانچی
اور مسٹر ہتھو ریا زسولڈ مشہور لالاسن ایشان کر میس ٹھہرے ہوئے تھے۔ سوغاند کر چیچ ایلے اپنے
کو چپ بنا دلہ میں رہتا تھا اور سرجان کا کام بہت کچھ کرتا تھا۔
مسٹر بلیک کو ان دونوں نے سلام کیا۔ مسٹر ناٹ ادھیڑ عمر۔ لاغر اندام سمجھدار اور دیانت دار
آدمی تھا۔ اور بوجہ دیانت کے کمپنی کے صدر خزانچی ہونیکے لائق تھا۔ اور اسی وجہ سے سرجان بلنٹ کا
معتمد تھا۔ یہ شخص بہت باتمیز۔ شائستہ اور مہربان کے کارآمد تھا۔ وہ سرجان کے تمام رازوں سے
آشنا تھا۔ مسٹر ریانہ سولڈ پستہ قامت اور فربہ اندام مگر وہ صورت آدمی تھا۔ پیٹر ہی ناک چپٹی دار
پیشانی۔ اور آنکھیں تیز تھیں۔ مگر بڑے بڑے امیروں اور رئیسوں سے میل جول کی وجہ سے بہت شائستہ
تھا۔ اسکی نشست اور تمیز اعلی درجہ کی تھی وہ بحر جنوبی کی کمپنی کے قیام کے زمانہ سے اسکے متعلق
رہا تھا۔ اور مغلس کی دولت وہ مالا مال ہو گیا تھا۔ اسکا لباس چنداں دلفریب نہ تھا۔ اسکی ٹوپی

بحر جنوبی کی کمپنی کے کلرکوں کیلئے تمسخر کا مضمون تھی۔

سر بلیک نے ان دونوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے مصافحہ کیا کیونکہ انکو اپنا طرفدار بنانے میں اسکا فائدہ تھا۔ انہوں نے پیرس کی کمپنی کے متعلق جو سوالات کئے انکے جواب میں کہنے لگا کہ اسکے حصوں کی قیمت بڑھ رہی ہے۔ جب وہ گفتگو کر رہے تھے۔ ایک طویل قامت خوش پوش بانکا ترچھا آدمی ہال میں ایک دروازے سے داخل ہوا۔ اور سیدھا سر بلیک کیطرف چلا آیا۔

اس شخص نے بلیک کو باوجودیکہ انکی مدت مدید سے ملاقات ہوئی تھی۔ فی الفور پہچان لیا۔ یہ شخص کپتان ویلپنٹ تھا جو ٹام برڈ ولی سرائے میں اس سے رات کو ملا تھا۔

اس شخص کی گستاخی اور بے باکی سے بلیک بہت حیران ہوا وہ اسکو گرفتار کرنا چاہتا تھا۔ مگر احتیاط مانع ہوا۔ اجنبی کو بلیک کے خیالات معلوم ہو گئے۔ لیکن وہ بظاہر شائستگی اور اطمینان سے پیش آیا۔

شخص "آپکا اسم شریف سر بلیک ہاربلیڈن ہے؟"

بلیک (سلام کر کے) "ہاں۔ کیا آپکو میرے سے کوئی کام ہے؟"

شخص وہ ایک بہت ضروری کام ہے۔ گو اب میں آپ کو تکلیف دینا نہیں چاہتا۔ میں آپکے سامنے بعض دستاویزیں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ کیا آپ مجھے کل نو بجے صبح کی ملاقات کرنیکی اجازت دیتے ہیں۔

بلیک تردد میں تھا کہ کیا جواب دے۔

شخص "اگر یہ وقت مناسب ہو تو میں فوراً دیر سے آ سکتا۔ مگر میں تمہارے لیے ملاقات ضرور کروں گا"

بلیک "اچھا تو یونہی سہی۔ آپکا اسم شریف؟"

شخص "کپتان کرچفیلڈ۔ اب رخصت ہوتا ہوں"

یہ شخص بلیک کی طرف معنی خیز نگاہ سے دیکھ کر چلا گیا

بلیک (دل میں) "اس کام نے میرے دل میں تشویش پیدا کر دی ہے۔ اس کو جتنی جلدی کیا جائے اتنا ہی اچھا ہے" اور یہ سوچ کر وہ بھی ہال سے چلا گیا۔

ستر ہواں باب

ٹریور بلیک کو اپنا رازدار بناتا ہے۔

میں بڑی کامیابی ہوئی ہے اور ایسی قسم کی تجویز اس ملک میں مدت کی گئی ہے۔ کیا مسٹر ہان نے تمہارے لئے ان تجویز

سے فائدہ نہیں کیا؟"

ٹریور" بالکل نہیں۔ وہ میرے ساتھ لاپرواہی سے سلوک کرتا ہے۔"

بلیک" میرا بھی یہی خیال ہے۔ لیکن تمہارے والد کو بھی اس امر کی اطلاع نہیں دی۔ شاید اسکا خیال ہو کہ

موقع نہیں آیا۔ لیکن میرے خیال میں اس تجویز سے فائدہ اٹھانے کی تیاری کرنیکا وقت آگیا ہے۔"

ٹریور" میں اسکو خط لکھونگا۔ گو وہ تامل کریگا مگر میری والدہ یا بہنیں اسکو ترغیب دینگی تو وہ راضی ہو جائیگا"

بلیک" مستورات جرأت چاہتی ہیں منوالیتی ہیں۔ مسٹر ہان نے تمکو باہر جانے کی ممانعت کی تھی۔ ورنہ میں تمکو

اپنے مکان پر آنیکی ترغیب دیتا۔ لیکن تھوڑے دنوں میں تمہاری حالت بدل جائیگی اور پھر وہ تمہارے لئے ایسی سختی

نہ کریگا"

ٹریور" ایک اور وجہ بھی ہے۔ میں مالدار بننے کی خواہش کرتا ہوں"

بلیک" وہ کیا وجہ ہے۔ شاید کسی کو دل دیدیا ہے۔ مجھے اپنا راز دار بناؤ میں مسٹر ہان کیطرح تمہارے ساتھ ٹوکی

اور سختی نہ کرونگا۔ ضرور تم کسی شہری یا دیہاتی عورت پر عاشق ہو"

ٹریور" بیشک۔ شہر میں آکر اتفاقاً میری ایک ایسی لڑکی سے ملاقات ہوئی جو حسن و صباحت میں تازہ کلی جیسے

پھول کیطرح شاداب۔ شگفتہ اور خوبصورت۔ آئینہ وار دیانت و عفت یا حسن گویا کوٹ کوٹ کر بھرا ہے"

بلیک" تم اسکی بہت تعریف کرتے ہو۔ یہ لڑکی کون ہے؟"

ٹریور" یہ ماہ جبین خواہ کس درجہ و حیثیت کے لوگوں کے ساتھ ملی ہو سب کی آنکھیں اسکی طرف متوجہ ہونے

پر مجبور ہیں۔ بہت ہی حسین ہے۔

بلیک" اس سے تمہارا یہ مدعا ہے کہ وہ اعلیٰ لوگوں میں شامل نہیں ہے بات یہ ہے کہ حسن کسی خاص

درجہ کے لوگوں میں محدود نہیں۔ ادنے درجہ کے لوگوں میں اعلیٰ درجہ والوں کے برابر ہے۔ میں اسکے دیکھنے کا آرزومند ہوں"

ٹریور" میرے خیال میں اس لڑکی کے والدین ذلیل نہ ہونگے۔ گو وہ سادہ اور غریب ہے لیکن اسکی نظر اور انداز

سے پایا جاتا ہے کہ وہ خاندانی عورت ہے۔"

بلیک" ممکن خاندانی ہو۔ مگر دیکھو سادگی اور عشرت کا تمہارے پاس کیا ثبوت ہے۔ شاید اس نے تمکو دھوکہ دینے کیلئے

یہ شیوہ اختیار کیا ہو۔ میرے خیال میں وہ مکار اور مغرور پیشہ عورت ہوگی"

ٹریور" ہرگز نہیں۔ اسکی عمر صرف اٹھارہ سال ہے۔ اور اس عمر میں مکاری اور عیاری بہت کم دیکھنے میں

ہوتی ہے"

بلیک "شائد اسکی عمر اٹھائیس سال ہو۔ لیکن تمنے یہ نہیں بتایا - وہ کون ہے کہاں رہتی ہے؟"

ٹریور "پہلے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میری اس سے ملاقات کیونکر ہوئی - چودہ روز ہوئے میں تمام دن کاروبار سے تھکا ماندہ بازار میں سیر کرنے نکلا - اور پل لنڈن سے گذر کر سوتھورک کے بازار ہائی سٹریٹ میں جا رہا تھا کہ ایک لڑکی ایک سودافروش کی دوکان سے نکلی - اسنے اپنی ٹوپی بہت جھکائی ہوئی تھی - لیکن اسکی صورت لیمپوں کی روشنی میں صاف نظر آتی اور بہت دلفریب معلوم ہوتی تھی - وہ تیز قدم اٹھاتی میرے آگے آگے چلی ایک بھلے مانس نے جو مخمور تھا اسکا ہاتھ پکڑ کر اسکو روکا - اسنے بھلے مانس سے ہاتھ چھڑانا چاہا - اور زور سے چیخنے لگی - میرے پاس ایک مضبوط سی لاٹھی تھی اسکے بل پر اسکی امداد کو گیا - اور بھلے مانس کو کہا کہ لڑکی کا ہاتھ چھوڑ دو - اسنے مجھے گالی نکالی اور ہاتھ چھوڑنے سے انکار کیا"

بھلا مانس "مردود تو جانتا ہے میں کون ہوں - میں اوباشوں کا سردار اور بہادر بدمعاشوں کا سیرجلس ہوں"

بلیک "ڈیوک ہارٹن ہوگا - اس قسم کی شرارتیں وہی کرتا ہے" یہ جملہ بلیک نے اپنے دلمیں کہا تھا -

ٹریور "میں نے اسکو کہا کہ خواہ تم کچھ ہی ہو اس لڑکی کو جانے دو - ورنہ میں سیدھا کردونگا - وہ حقارت سے ہنسنے لگا - اور لڑکی کو کہنے لگا میرے ساتھ آؤ - میری گاڑی قریب ہی کھڑی ہے" لڑکی نے اسکی مزاحمت کی اور میرے سے مدد چاہی - میں نے لڑکی کا ہاتھ بھلے مانس سے چھڑانے کیلئے اسکو دھکا دیکر زمین پر گرا دیا وہ اٹھا اور تلوار نکالکر میرے پر حملہ آور ہوا - میں نے اسکی زد سے بچکر اسکے بازو پر لاٹھی رسید کی - اسکی تلوار گر پڑی میں اسکو پاؤں کے نیچے دبا کر ہنسنے لگا - اسوقت چند اور آدمی بھی وہاں آپہنچے - ان میں ایک طویل قامت کمروہ صورت سرخ پوش آدمی کہنے لگا - جناب ڈیوک صاحب آپکا غلام ہلڈا برینڈ خوشی حاضر ہے - میں اس شخص کو ابھی جہنم رسید کرتا ہوں - اس بدمعاش کے ساتھ ایک اور لونڈا اور تھا جو اسکا ملازم معلوم ہوتا تھا - میرے ڈیوک کی تلوار اٹھائی اور اسکے مقابلہ کیلئے تیار ہوگیا - ہلڈ بریند نے اپنی لمبی تلوار سونت لی اور کہا خبردار میں ابھی تمہارا سر کاٹ ڈالونگا - مگر ڈیوک نے منع کیا - اور کہنے لگا "اسکو کچھ نہ کہو یہ بہادر آدمی ہے" بدمعاش

بدمعاش "آؤ میں ابھی تم کو جہنم واصل کرتا ہوں" میں آگے بڑھا اور "تمہارا ریزہ ریزہ نہ کروں تو آدمی نہیں"

چند آدمی چلا کر "دیکھو ہم چاہتے ہیں کہ تم میں سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھائے لیکن انصاف سے لڑو تو ہم بھی تماشہ دیکھینگے"

ڈیوک "میں تمکو لڑنے نہ دونگا - لڑائی سے کیا فائدہ؟"

پھر وہ میرے پاس نہایت خلوص سے پیش آیا - اور میرے کندھے پر ہاتھ رکھکر کہنے لگا "میں تم سے معافی

چاہتا ہوں تمہے بہت اچھا شیوہ اختیار کیا ہے۔ اور میں نے بہت بیل۔ لیکن میں مخمور تھا ‘‘

بین (تلوار دیکر) ’’تمہاری اس معافی کی درخواست سے میں خوش ہو گیا ہوں۔ لیکن بہتر ہو تاکہ تم اس غریب لڑکی کو نہ ڈراتے ‘‘

ڈیوک ’’میں اس سے بھی معافی مانگتا ہوں۔ وہ تو غائب ہو گئی۔ کیا تم اس کو جانتے ہو؟ ‘‘

بین ’’میں نے اسکو پہلے کبھی نہ دیکھا تھا ‘‘

ڈیوک۔ لیکن تمنے اسکو بچانے کی خاطر اپنی جان جوکھوں میں ڈالی اگر میں نے شراب کی تین تولہ میں پی ہوتی میں اور سیر اہاتہ ڈگمگاتا میں تمکو ضرور مار ڈالتا یعنی میں تمہارا کام تمام ہو جاتا۔ لیکن خوش قیمتی سے یہ افسوس ناک واقع پیش نہیں آیا ‘‘

بین ’’میں بھی خوش ہوں کہ معاملہ نے طول نہیں کھینچا۔ لو میں رخصت ہوں ‘‘

یہ کہکر بین ایک طرف کو اور ڈیوک ہلڈبرینڈ کے ہمراہ دوسری طرف کو چلا گیا۔

سیر بلیک ’’واقعی جو سرگذشت ہے تمنے خوب دلیسری کی۔ وہ شخص ڈیوک وہارٹن تہا۔ ہلڈبرینڈ اسکا معاون ہے۔ مادو لیٹی نیکی اور بدی کا عجیب مجموعہ ہے۔ وہ خوش رو۔ خوش خلق۔ خوش طبع ہے اور لنڈن کے جنٹلمینوں میں اول درجہ خیال کیا جاتا ہے۔ وہ بہت اوباش ہے اور شراب بیحد پیتا ہے۔ اسکو شمشیرزنی میں نہایت مہارت حاصل ہے میں خوش ہوں کہ تم اسکے ہاتھوں سے بچ نکلے۔ لیکن اس ماہرو کا اور حال سناؤ ‘‘

مسٹر یور ’’بخوشی۔ میں لوگوں کے ہجوم سے بچکر بازار میں چلا۔ وہ لڑکی نظروں سے غائب ہو گئی تھی۔ لیکن ایک لونڈنے مجھے تابرڈ سرائے میں پہنچادیا ‘‘

بلیک (حیرت) ’’تابرڈ کی سرائے میں ‘‘

مسٹر لیور ’’ہاں۔ میں کلال خانہ میں گیا۔ اور وہ انگیٹھی کے قریب بیٹھی تھی۔ اسکے قریب ایک خوش خلق خوش پوش ادھیڑ عورت بیٹھی تھی میں اس ماہ جبین کا حسن دیکھکر دنگ رہ گیا۔ میں حیرت سے اسکی طرف دیکھنے لگا۔ اسوقت اسنے ٹوپی سر سے اتار دی تھی اسکے سنہری کاکل۔ اسکے موزوں خط وخال۔ اسکے تبخیر تی ہونٹ اسکی بڑی بڑی نیلی آنکھیں۔ اسکی لمبی لمبی پلکیں۔ اسکے محرابدار ابرو۔ نہایت دلفریب معلوم ہوتے تھے۔ اسکی خوبی و دلربائی بیان کرنیسے میری زبان عاجز ہے۔ اسکی شکل موزوں۔ جسم سڈول اور نازک تہا۔ غرض تمام بدن سانچے میں ڈھلا تہا۔ کوئی نقص معلوم نہ ہوتا تہا۔ اسکے گالوں پر سرخی تہی اور اسکی چھاتی کا ابھار صاف نظر آتا تہا اسکی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے ہوئے تھے ‘‘

بلیک ’’یوں کیوں نہیں کہتے کہ وہ حسن کی پوہی تہی۔ اسکی عمر اٹھارہ سال کے قریب تھی؟ ‘‘

ٹریور "ہاں۔ میں نے اسکا ایک وصف ابھی بیان نہیں کیا۔ یعنے اسکی آواز نہایت پیاری و رسیلی تھی"
"میں جب دروازہ کے قریب پہنچا۔ وہ کہ رہی تھی" مجھے اندیشہ ہے کہ نوجوان میری امداد کو آیا تھا
اسکو کوئی تکلیف نہ ہوئی ہو" میں ذکر میں داخل ہوکر "میں سلامت نکل آیا ہوں۔ آپ فکر نہ کریں
وہ "میں خوش ہوں کہ تم خیر و عافیت سے چلے آئے ہو۔ میں تمہاری نہایت مشکور ہوں۔ مسز ٹیڈن نے
نے رات کیوقت باہر جانے سے منع کیا تھا۔ لیکن میں [illegible] ریشم خریدنا تھا۔ [illegible] مجھے [illegible] خطرہ [illegible] تھا
مسز ٹیڈن "پیاری [illegible] لوگوں کو تم نہیں جانتی ہو۔ شام کو اسکے بازاروں میں بدمعاش
شراب پیکر گھوما کرتے ہیں۔ اور کوئی عورت اپنے بھائی یا باپ کے [illegible] باہر نہیں نکلتی۔ بلکہ بعض اوقات
بھائی اور باپ کے ہمراہ بھی وہ بدمعاشوں کی دست [illegible] نہیں بچ سکتی۔ تمکو اس جنٹلمین کا مشکور
ہونا چاہئے

وہ "میں انکی بہت مشکور ہوں" اسکے رخسار [illegible] لال ہو رہے تھے"
میں "مینے آپکی جو خدمت کی ہے اسکا شکریہ کرنا کیا ضروری ہے"
وہ "تمنے میری [illegible] کی ہے وہ ناچیز نہیں۔ تمنے میری خاطر اپنی جان جوکھوں میں ڈالدی میرے
چلے آنیکے بعد کیا ہوا"

مینے تمام حالات مفصل بیان کیا۔ گو مینے اپنی [illegible] میں اسوقت اپنی نظروں
میں بہادر معلوم ہوتا تھا۔

اس لڑکی اور مسز ٹیڈن نے میری بہادری اور جرات کی بہت تعریف کی۔

مسز ٹیڈن "اف غضب ہوگیا جب ڈیوک ایسے لوگ بدمعاشوں اور اوباشوں کے میر خیل اور
سردار ہونیکا دعوے کریں تو دنیا میں کیوں قیامت برپا نہ ہو"

پھر مسز ٹیڈن نے کہا کہ رات کا کھانا یہیں کھاؤ۔ اور مارگریٹ نے بھی حیا بھری نظروں سے اسکی
تائید کی۔ مینے کھانا کھایا اور شام انکے ساتھ ادھر ادھر کی باتیں کرکے گذاری۔

بلیک "تمنے اس لڑکی کا نام مارگریٹ بتایا تھا۔ اسکا کچھ اور حال بھی معلوم ہے"
ٹریور "مجھے اسکا پورا نام ابتک معلوم نہیں۔ البتہ وہ [illegible] واقع [illegible] تھی"
بلیک "ہاں [illegible] سے۔ کیا اسنے اپنے والدین کے حالات بتائے تھے؟"
ٹریور "نہیں وہ اپنے تفصیلی حالات بتانے سے متردد تھی۔ اور میرے سوالات کا جواب [illegible]
مسز ٹیڈن سے مشورہ کرلیتی تھی۔ وہ ایک پر اسرار لڑکی معلوم ہوتی ہے۔ وہ [illegible]

ہوتی تھی۔ گو اسنے خاندانی لیڈیوں کیطرح پرورش نہ پائی ہوگی۔ وہ یتیم معلوم ہوتی تھی۔ اور اسکی دادی نے مالمسبری میں اسکی پرورش کی تھی۔ مگر اسنے سلیقہ اور تہذیب کہاں سے سیکھی ہے؟ اس سوال کا میں کچھ جواب نہیں دے سکتا۔"

بلیک "لندن میں اسکے آنیکا کیا مدعا تھا؟ کیا اسکو مسز ٹیسڈن نے بلایا تھا؟"

ٹریور "تمہارے پہلے سوال کا میں جواب نہیں دے سکتا۔ اس بات کا یقین ہے کہ وہ مسز ٹیسڈن کے بلانے پر نہیں آئی۔ وہ مابرڈ کی سرائے میں غیر متوقع طور پر آئی تھی۔ یہ بات مسز ٹیسڈن نے بتائی تھی اور وہ مارگریٹ کے پھر آنے پر بہت خوش تھی۔"

مسٹر بلیک "بیشک یہ ... لڑکی ہے۔ کیا اس کے بعد پھر بھی اس ہوٹل میں گئے؟"

ٹریور "تین چار مرتبہ۔ مسز ٹیسڈن اسکی بہت نگہداشت کرتی ہے۔ مارگریٹ سرائے میں کچھ کام نہیں کرتی جب کلال خانہ میں کوئی مسافر آتا ہے۔ وہ اندرونی کمرہ میں چلی جاتی ہے۔"

بلیک "مگر تمکو وہاں بھی جانیکا خاص حق ہے۔ کیا تمنے مہتمم اور اس لڑکی کو بتایا کہ تم کون ہو؟"

ٹریور "انکو میرا نام تو معلوم ہے۔ مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ میں کمپنی میں کلرک ہوں میں نے یہ بھی بیان نہیں کیا ہے کہ میں مسٹر جان کا رشتہ دار ہوں۔ کیونکہ مہتمم مسٹر جان سے واقف ہے۔ اور اس نے کمپنی کے حصے خریدے ہوئے ہیں۔"

بلیک "ہاں یہ حال مجھے بھی معلوم ہے۔ کیا مہتمم نے کبھی میرا بھی ذکر کیا ہے۔"

ٹریور "بالکل نہیں"

بلیک "شاید تم خیال کرو۔ کہ میں نے تمہارے بہت سے سوال پوچھے ہیں۔ لیکن یہ محض اس خیال سے کہ تمکو ایک بھاری خطرہ سے بچاؤں"

ٹریور "یہی خطرہ کیا"

بلیک "پیارے ٹریور تم کو اس الجھن میں نہ پھنسنا چاہئے۔ ابتک تو تمہارا کچھ نقصان نہیں ہوا۔ لیکن تمکو اب سرائے مابرڈ کا کبھی خیال تک نہ کرنا چاہئے۔ مارگریٹ کو دل سے بھلا دو"

ٹریور "یہ بات تو مشکل ہے۔ میں ایسا نہیں کر سکتا"

بلیک "مگر یہ تمکو ضرور کرنا چاہئے۔ تم کو وہاں نہ جانا چاہئے ابھی کچھ ہرج نہیں ہوا۔"

ٹریور "تمہاری باتوں سے پایا جاتا ہے کہ وہ لوگ مجھے پھانسنا چاہتے ہیں۔ لیکن میں تمکو یقین دلاتا ہوں"

بلیک "کہ دیکھو مصیبت میں مبتلا ہو جاؤگے اور پھر اس سے نجات نہ پا سکوگے۔ میں تمکو اسلئے

منع کرتا ہوں تمکو ساقن سے شادی کرنیکا خیال تک نہ کرنا چاہئے ،،

ٹریور ،، مگر وہ ساقن نہیں - اسکو کلال خانہ سے کوئی سروکار نہیں ،،

بلیک ،، لیکن وہ تھوڑے دنوں میں ساقن کا کام کرنے لگیگی - تمہاری آئندہ امیدیں بہت اچھی ہیں لیکن اس الجھن میں پھنس گئے تو کچھ حاصل نہ ہوگا - اگر سر جان بلمنٹ کو یہ بات معلوم ہوگئی - تو وہ بھی تمکو منع کریگا - میری صلاح پر عمل کرو - ٹایرڈ میں نہ جایا کرو - مارگریٹ کو فراموش کردو ،،

یہہ کہکر بلیک نوجوان کیساتھ مصافحہ کرکے رخصت ہوا - ٹریور پھر اپنے کرہ میں آیا اور سوچنے لگا وراسنے کہا تھا ٹایرڈ میں جایا کرو - اور مارگریٹ کو فراموش کردو - لیکن میرے لیے یہ دونوں باتیں نہیں ہوسکتیں اگر میں آج رات ہی اسکی ملاقات کو نہ گیا تو مجھے چین نہ آئیگا - سر بلیک اور بلیڈاج ایک دیانتدار آدمی ہے میں اسکی مہربانی کا مشکور ہوں لیکن میں اسکی نصیحتوں پر عمل نہیں کرسکتا - اگر مجھے دولت ملگئی تو میں مارگریٹ سے ضرور شادی کرونگا ،،

سر بلیک نے جب ٹریور سے مندرجہ بالا باتیں سنیں تو وہ بہت حیران ہوا - بلکہ گفتگو کے اثنا میں بھی وہ اپنی گھبراہٹ بمشکل چھپا سکا تھا - وہ خیال کرتا تھا کہ اس لڑکی کے شہر میں آنے اور ان بدمعاشوں کے اس منصوبہ کو جنہوں نے بڑی بیباکی سے مجھے خط لکھے ہیں ضرور کچھ تعلق ہے - انہوں نے مارگریٹ کو ما لمبری سے میرے پر رعب ڈالنے کیلئے بلایا ہوگا - گو یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ ٹایرڈ میں کیوں آئی ہے کیونکہ وہ بدمعاش اس خیال سے کہ انکو کوئی پہچان نہ لے وہاں نہ جاینگے - مسز ٹیڈن جو بوڑھی ہے کی خواہشوں سے بخوبی واقف ہے وہ بھی مارگریٹ کی امداد کریگی -

گو اس شخص کو چاروں طرف سے خطرہ نظر آتا تھا مگر وہ مایوس نہ ہوا -

بلیک (دل میں) جسطرح ہوسکے ان بدمعاشوں سے سازباز کرنی چاہئے - یہ بھی اچھا ہوا کہ اس لڑکی کا پتہ معلوم ہوگیا آہا مجھے ایک خیال آیا ہے ٹریوک وہارٹن کو بتانا چاہیے کہ مارگریٹ سرائے میں رہتی ہے - اسکے حسن وجمال کا ذکر کرنیسے وہ مشتعل ہوگا اور ممکن ہے کہ لڑکی کو لے اڑے ،،

اس قسم کے خیالات میں محو وہ ایک گاڑی پر سوار ہوا - کیونکہ رنگروز اسکا رتھ عرصہ سے لیجاچکا تھا - اور اپنے محل واقع پال مال کیطرف چلا -

اٹھارہواں باب

مارگریٹ

اسی شام کو مسٹر ہیسٹڈن ٹاہرڈ سرائے کے کلال خانہ میں بیٹھی تھی۔ اس کی شاہ بلوط کی سیاہ لکڑی سے تختہ بندی کی ہوئی تھی۔ اسمیں کئی الماریاں۔ شراب اُنڈیلنے کی چاندی کی صراحیاں اور خوش رنگ جام۔ بوتلیں اور گلاس غرض مے خواری کی تمام ضروری چیزیں موجود تہیں۔ انگیٹھی کے سامنے ایک میز اور اسکے چاروں طرف ایک سیاہ پردہ کھڑا کیا گیا تھا۔ جب کبھی مارگریٹ اور مسز ہیسٹڈن خاص گفتگو کرنا چاہتی تہیں تو وہ یہاں بیٹھا کرتی تہیں۔ یا تجسس نگاہوں سے بچنے کیلئے مارگریٹ اسی چاردیواری میں چھپ جایا کرتی تھی۔

اسوقت کلال خانہ بہت پر بہار تہا۔ اسمیں انگیٹھی کے اندر آگ دھڑا دھڑ جل رہی تھی۔ اور سیاہ تختہ بندی پر کی تصویروں [illegible] ایک کیتلی میں شراب کو خوش ذائقہ بنانیکے مصالحے تیار ہو رہے تھے [illegible] واقع ہوا تھا۔ کیونکہ اب اسکی عمر بہت ہوگئی تھی۔ گو اسکی شکل دلفریب [illegible] اسی طرح تھی [illegible] بیشتر تھی۔ وہ پہلے سے کسیقدر فربہ ضرور ہوگئی تھی۔ [illegible] ایک خوش رو ماہ جبین لڑکی نظر آئیگی جو چاند کے ایک برتن سے پیالہ [illegible] ہے۔

اس نوجوان لڑکی کا رنگ [illegible] اور پیچ در پیچ ہیں۔ اور سفید اور صاف و شفاف پیشانی سے پیچھے ہٹائے گئے ہیں۔ اسکی آنکھیں آسمان کی طرح نیلی۔ اور نہایت حسین ہیں۔ سرخ کا رنگ نہایت دلفریب ہے۔ اسکے تمام اعضا گویا سانچے میں ڈھلے ہیں۔ اسکے خط و خال باقاعدہ اور دلکش ہیں اسکے ہونٹ شنجرفی اور دانت آبدار ہیں جو مسکرانے پر صاف نظر آتے ہیں۔ یہ طویل قامت موزوں اور دلفریب لڑکی ہے باوجود سادہ لباس کے وہ دیکھنے والے کو گرویدہ کرلیتی ہے۔

یہ ایک شاہ بلوط کی قدیم سیاہ کرسی پر بیٹھی حسن کی ملکہ معلوم ہوتی ہے۔ اس سیاہ کرسی و شانہ کے سنہری بالوں کی رنگت میں نمایاں فرق نظر آتا ہے مسز ہیسٹڈن چائے کی چسکیاں لیتی ہوئی اس لڑکی کو غور سے دیکھتی ہے اور رونے لگتی ہے۔

لڑکی "آپ اسقدر مضطرب کیوں ہیں؟"

مسز ہیسٹڈ "مجھے اس خوفناک رات کا خیال آرہا ہے جب تم اس کمرہ میں میرے ساتھ تھوڑی دیر تک بیٹھی رہی تہیں۔ اسوقت بھی تمہاری شکل دلفریب تھی۔ مگر اسوقت تمہارے حسن کی بہار دس گنا بڑھ گئی ہے مجھے اس رات یہ خیال تہا کہ تم غائب ہوجاؤگی اور تمہارا بوڑھا باپ قاتلوں کے ہاتھوں مارا جائیگا۔ مارگریٹ کیا تم کو وہ بوڑھا یاد ہے؟"

مارگریٹ "ہاں مجھے مسٹر ہارلیسٹن کی شکل بخوبی یاد ہے۔ اسکی صورت اب میری آنکھوں کے سامنے پھرتی ہے

اور تھوڑی دیر بعد خندہ و فرحاں واپس آیا۔ مجھے معلوم ہؤا کہ اسنے مسز رینیکرافٹ سے جاکر یہ کہا تہا کہ میں اسکے بیٹے چارلس کی بیٹی ہوں۔ اسکی بیوی مجھے کچھ روپیہ دیکر اسکے حوالے کر گئی تہی۔ اب میں اس لڑکی اور روپیہ واپس کرنے آیا ہوں۔ میں اور میری بیوی امریکہ جاتے ہیں۔ اسلئے لڑکی کو تمہارے سپرد کرنے آیا ہوں۔ بہتر ہے کہ اپنے مرحوم بیٹے کی خاطر اس لڑکی کو پالو۔ بڑھیا اسکے دہوکے میں آگئی اور اسنے رحم اور ہمدردی کے خیال سے مجھے پالنا منظور کیا۔ دوسرے روز وہ مجھے رکس نیسٹ کے مکان میں چھوڑ آیا جو چارلٹن کے رمنہ کے قریب تھا اسکے چاروں طرف سبز سبز درخت تھے۔ فرانڈ کی بیوی بھی اس بیوہ سے ملی اور اسکو فرانڈ کی باتوں کا پورا یقین دلایا۔ بڑھیا نے مجھے اپنی پوتی خیال کر کے میرے بوسے لئے اور بہت تپاک اور محبت سے پیش آئی اور میرا نام مارگریٹ رینیکرافٹ تجویز کیا۔ فرانڈ اور اسکی بیوی اپنے فریب میں کامیابی ہونے پر خوش خوش واپس چلے گئے۔ بڑھیا نے اسنے روپیہ نہ لیا میں بیمار ہو گئی۔ لیکن چند روز بعد میرا بخار اتر گیا۔ مسز رینیکرافٹ میری بہت احتیاط سے خبر گیری کرتی رہی۔ میں نے تندرست ہونے پر اسکو اپنے حالات بتانے چاہے لیکن وہ فرانڈ کی باتوں کو بالکل سچے خیال کرتی تھی۔ اس بڑھیا نے مجھے ایک اخبار سے مسٹر ہارلیپڈن کی افسوسناک موت کے واقعات سنائے اور کہا کہ اسکی جائداد اسکے بھتیجے کو ملگئی ہے۔ گو اس عورت کے پاس روپیہ بہت کم تہا۔ مگر اسنے مجھے عمدہ تعلیم دلائی۔ ہم یہاں خلوت میں خوشی اور آرام سے زندگی بسر کرتے رہے اور میں پہلوان اور اسکی بیوی کی منحوس صورت کو بالکل بہول گئی مکان کے ملحق ایک باغ تہا۔ اسمیں میں ٹہلا کرتی تھی۔ اسطرح کئی سال گذر گئے بڑھیا آئے دن مجھے زیادہ چاہنے لگی۔ مگر اب وہ بہت کمزور اور میری مدد کی محتاج ہے وہ میرے فراق میں بیچین ہوتی ہوگی۔ گو اسکی ایک خادمہ ہے جو شب و روز اسکی نگرانی میں مصروف رہتی ہے،،

مسز ٹیسیڈن ،، مجھے امید ہے کہ وہ بہت جلد یہاں آئیگی۔ میں یہاں اسکے آرام کا بخوبی انتظام کر دونگی،،

مارگریٹ ،،۔ اگر اس سے ہوسکا آئیگی لیکن سفر میں اسکو بہت دقت ہوگی،،

مسز ٹیسیڈن ،، مجھے تعجب ہے کہ اسنے تمہاری جدائی گوارا کی ہوئی ہے،،

مارگریٹ ،، اسنے مجھے بہت آزردہ دلی سے آنیکی اجازت دی تھی۔ لیکن میرے اصرار کرنے پر اسنے مان لیا۔ وہ اس پر اسرار خط کو جو میرے نام آیا تہا چنداں ضروری خیال نہ کرتی تھی تاہم۔ [illegible]

کہ شہر جانا چاہئے،،

مسز ٹیسیڈن ،، کیا وہ خط تمہارے پاس موجود ہے؟،،

مارگریٹ ،، مجھے اسکا مضمون یاد ہے۔ اسکے کاتب نے لکہا تہا کہ ایک دستاویز دریافت ہوتی ہے جس سے مجھے بیحد دولت ملیگی۔ اسلئے میرا شہر میں آنا ضروری

مسز ہیملٹن "کیا مسٹر ہانٹفورڈ تمکو مکروہ معلوم ہوتا ہے؟"
مارگریٹ "نہیں مکروہ تو معلوم نہیں ہوتا لیکن میں کسی شخص سے شادی نہ کرونگی جبتک میری پیدائشی محبت قائم نہ ہو جائے"
مسز ہیملٹن "میں تم سے ایک سوال کرتی ہوں مسٹر ہانٹفورڈ سے تمکو رغبت نہیں مگر کیا مسٹر ٹریور سے تم لاپروا نہیں ہو؟"
مارگریٹ "میں اس قابل قدر خدمت کیوجہ سے جو انہوں نے میرے لئے کی تھی انکی بہت مشکور ہوں۔ اور میں ان سے لاپروا نہیں۔ کیونکہ انکی شکل دلفریب ہے لیکن میں ابھی اپنے دل کو محبت سے مبرا رکھنا چاہتی ہوں"
مسز ہیملٹن "مگر محبت کا خیال دلمیں آنے نہ دینا ایک مشکل کام ہے۔ میں اس وجہ سے مسٹر ٹریور کی ملاقات کی مذمت کرنا چاہتی ہوں۔ بیچارہ وہ تمہارے لائق نہیں اور تمہاری باتوں سے پایا جاتا ہے کہ مسٹر ہانٹفورڈ تمہارے لائق ہے۔ ایک مالدار ہے اور دوسرا ——"
مارگریٹ "بیشک دوسرا مالدار نہیں۔ لیکن اسکے افلاس کی وجہ سے میں اسکو حقیر خیال نہیں کرتی۔"
مسز ہیملٹن "تمکو اسکا التفات سے خیال نہ کرنا چاہئے۔ وہ یوں تو وجیہ ہے مگر کلارک معلوم ہوتا ہے وہ تمہارے حالات دریافت کرنا چاہتا ہے۔ مگر تمہاری نسبت کچھ کہنا نہیں چاہتا مجھے سوال کرنیکی ضرورت نہیں۔ اسکی شکل سے اسکے حالات معلوم ہوتے ہیں"
مارگریٹ "دروازہ کھلا ہے شاید وہ آیا ہو"

اسوقت مسٹر ٹریور کمرے کے بیچ دروازہ کھول کر کلاں خانہ کے خاص حصہ میں جہاں مندرجہ گفتگو ہوتی تھی آیا۔ مارگریٹ نے اسکا خیر مقدم کیا اور پہلو میں جا بیٹھے گو وہ خوش طبعی کی باتیں کرنا چاہتا تھا مگر مسز ہیملٹن کی سرد مہری سے خاموش ہو رہا۔ آخر اسنے محض دفع الوقتی کے خیال سے سوال کیا۔
ٹریور "میں نے سنا ہے کہ تم (مسز ہیملٹن کیطرف اشارہ کرکے) بحر جنوبی کی کمپنی میں حصہ دار ہو۔ میں تمکو ایک نیک مشورہ دینا چاہتا ہوں جسقدر حصے خرید سکو خرید لو"
مسز ہیملٹن (دلمیں) "مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ وہ شہر میں کلرک ہوگا" (علانیہ) "ابھی تو میرے پاس فاضل روپیہ نہیں چند دنوں میں مسٹر ہانٹفورڈ سے گفتگو کرکے آؤنگی۔ تمہارے کمالات سے بہت خوش ہوتا ہے کیا تم اسکو جانتے ہو؟"
مسٹر ٹریور (تردد کے بعد) "قلیل میں اس سے واقف ہوں کیونکہ وہ میرا رشتہ دار ہے۔ اسنے مجھکو بحر جنوبی کی کمپنی میں کلارک کرا دیا ہے"

مسٹر ٹیسڈن (زور سے) "وہ ولٹشائر کا ایک نوجوان سکوائر ہے اسکی بہت سی اراضی و جائداد ہے"

ٹریور (ٹھنڈی آہ بھر کر) "واقعی بڑا خوش قسمت آدمی ہے"

مسٹر ٹیسڈن "ہم اسکو ابھی یہاں بلاتے ہیں"

اس سے مہتمم سرائے کی یہ مراد تھی کہ ٹریور چلا جائے۔ لیکن وہ نہ گیا۔

بارنیٹ (کلال خانہ میں آ کر) مسٹر ہانٹفورڈ مس رینیکرافٹ سے ملاقات کرنیکا شوق ظاہر کرتا ہے" اور یہ کہکر اسنے پردہ ہٹا دیا۔ ایک خوش رو۔ تنومند۔ قوی تیس سالہ جوان اندر آیا ہے۔ یہ شخص چودہ فرسنگ کا فاصلہ کر کے آیا تھا۔ چونکہ وہ گھوڑے کی سواری کا عادی تھا۔ وہ تھکا ماندہ معلوم نہ ہوتا تھا وہ لومڑی کے شکار کا عادی تھا۔ اور کتوں اور گھوڑوں کے استعمال سے خوب واقف تھا۔ ٹریور نے اسکا سراپا غور سے دیکھا۔ مگر رقابت کے خیال سے اسے خوش نہ ہوا۔ گو دونوں کے مذاق یکساں تھے۔ وہ فی الفور سمجھ گیا کہ ولٹشائر کا سکوائر اسکا زبردست حریف ثابت ہوگا۔ مسٹر ہانٹفورڈ نے سواری بوٹ پہنے ہوا تھا۔ اور ایک ہاتھ میں چابک تھا۔ اسنے مارگریٹ سے معافی مانگ کر کہا میں اس لباس میں آپکے سامنے اسلئے آیا ہوں کہ میں تمہاری دادی کا خط فی الفور دینا چاہتا تھا۔ یہ شخص بہت خوش خلق صاف باطن تھا اسنے مارگریٹ سے دیہاتی طرز پر مصافحہ کیا۔ مسٹر ٹیسڈن نے اسکو ایک کرسی پر بیٹھنے کا اور بارنیٹ کو اسکا اوورکوٹ اتارنے میں مدد دینے کا اشارہ کیا۔

سکوائر (مہتمم سے) "میں تمہارا مشکور ہوں" اور یہ کہکر اپنا بڑا کوٹ خود ہی اتار دیا۔ جسکے نیچے سرخ مخمل کا زین لیس دار کوٹ تھا۔ اسنے پاؤں پر چرمی موزے چڑھائے ہوئے تھے۔ (بارنیٹ سے) میرا کوٹ اور چابک بالاخانہ پر لیجاؤ۔ آج میں نے قریب ۲۰ میل سفر کیا ہے۔ اسمیں ایک نالہ کو لے جی مرتا۔ لیکن میں نے بچ کے اسکو پرے گرا دیا" یہ کہکر وہ ہنسنے لگا۔

مسٹر ٹیسڈن (تبسم سے) اسکی خوب خوشحالی کی "کیا اتنے طویل سفر کے بعد کچھ کھاؤ گے نہیں"

سکوائر (در شادہ) "لیکن مس رینیکرافٹ مجھے چائے کی ایک پیالی دیکر ممنون کرے گی"

مارگریٹ (خط کو میز پر رکھکر) "معاف کیجیئے میں نے خیال کیا تھا آپ چائے نوش نہیں کرتے"

سکوائر "میں صبح و شام کے کھانے کے بعد شراب کے ایک دو جام پیا کرتا ہوں اور میں پانی تو نہیں پیتا لیکن آپکی چائے بہت اچھی ہوگی اور مجھے اسکی آزمائش کرنی چاہیئے"

مارگریٹ نے اسکو چائے کی پیالی دی جو اسنے جھٹ پی لی۔

مارگریٹ "مسٹر ہانٹفورڈ میری دادی بھی لندن میں آیا چاہتی ہے۔ اسنے لکھا ہے کہ وہ آپکی گاڑی میں

ٹریور "لیکن میں اس حکم کی تعمیل نہیں کر سکتا۔ اگر تمکو معلوم ہوتا کہ تمہارے اس فیصلہ سے مجھے کسقدر رنج ہے۔ میں تو ایسا نہ کہتیں۔ میں نے ابتک تمہارے ساتھ اپنی محبت کا اظہار نہ کیا تہا۔ گو میرے طرز سے تمکو یہ بات معلوم ہو گئی ہو گی۔ مارگریٹ میں جان و دل سے تمہارے پر شیدا ہوں"

مارگریٹ "میں التماس کرتی ہوں کہ یہ بات زبان پر نہ لاؤ۔"

ٹریور "میں جو کہنا چاہتا ہوں اسکو ضرور سن لو۔ تم نے میرے دل میں جو شعلہ پیدا کیا ہے وہ فوراً فرو نہیں ہو سکتا۔ گو میں تمہارے سے ملاقات نہ کر سکوں میری محبت کم نہ ہو گی۔ مجھے اسقدر آزردہ اور محبت کرنے سے کیا حاصل؟ میں اسوقت تو مفلس ہوں لیکن میری آئندہ امیدیں اچھی ہیں۔ میرے ساتھ اچھے اچھے عہد کئے گئے ہیں اور اگر وہ پورے ہو گئے۔ میں تمہارے سے شادی کی درخواست کرونگا"

مارگریٹ "ان وعدوں پر بہروسہ نہ کرو۔ آجکل بہت کم لوگ یکایک مالدار ہوتے ہیں۔ بالفرض اگر تم دولتمند بھی ہونے میں تمہارے ساتھ شادی نہ کر سکتی"

ٹریور "کیا تم کسی اور کو اپنا دل دے چکی ہو"

مارگریٹ (مسکرا کر) "میرے سے وجہ نہ پوچھو۔ صرف یہی کہنا کافی ہے کہ میں تمہاری درخواست کو رد کرنے پر مجبور ہوں۔ تمہارے درخواست کرنے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ میں تمہاری ہمیشہ مشکور اور تمہاری بہبودی کی خواہشمند رہونگی"

ٹریور "میری مشکور اور میری بہبودی کی خواہشمند! مجھے ہرگز توقع نہتی کہ تم یہ باتیں کہو گی۔ بحر جنوبی کی کمپنی میں ایک تجویز ہونیوالی ہے جس سے وہ لوگ جنکا اس سے تعلق ہے مالدار ہو جائینگے۔ میں بھی اسکے حصے خریدونگا مجھے اس تجویز کی کامیابی کا اسقدر یقین ہے کہ میں نے اپنے والد کو جو بیتیہ میں ایک مفلس پادری ہے لکہا ہے کہ جسقدر روپیہ جمع ہو سکے لیکر فوراً لنڈن چلے آؤ۔ تمکو شائد یقین نہ آئے لیکن بیرس میں آئے دن لوگ مالدار ہوتے ہیں۔ میں مالدار ہو جاؤنگا تو اپنی تمام دولت تمہارے قدموں میں ڈالدونگا"

مارگریٹ "مجھے امید ہے کہ تمکو اپنی آرزوؤں کے برابر دولت مل جائیگی۔ لیکن میں تمہاری درخواست پہر بھی منظور نہ کرونگی تاوقتیکہ ——"

ٹریور "تاوقتیکہ کیا ——"

مارگریٹ "میں تمکو وجہ بتا نہیں سکتی"

ٹریور "تمہارا کوئی راز ہے میرے سے کیوں چھپاتی ہو؟"

مارگریٹ "تم بہت نیک آدمی معلوم ہوتے ہو۔ میری بات توجہ سے سنو۔ کیونکہ میں اس گفتگو کو ختم کرنا

چاہتی ہوں - اگر وہ ناممکن باتیں جنکی مجکو امید ہے - پوری ہو جائیں - اور اگر ویسی ہی ناممکن باتیں جو میں سوچ رہی ہوں وہ وقوع میں آ جائیں - تو میں تمہاری درخواست کو منظور کر لونگی - "

ٹریور " لیکن اس وقت تک تم مجھے اپنی ملاقات سے محروم کرنا چاہتی ہو؟ "

مارگریٹ " اس وقت تک بہتر ہے کہ ہماری ملاقات نہ ہو "

وہ مارگریٹ کو اس فیصلہ پر ملامت کرنا چاہتا تھا کہ مسز ٹیڈن کھانا تیار ہونے کی اطلاع دینے آئی جہاں وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھے تھے - ٹریور نے اسکے آگے ہٹ کر کرسی سرکا لی -

انیسواں باب

ولنٹائر کا سکوائر

مسز ٹیڈن " بتاؤ اس سرائے میں کون آیا ہے؟ وہ ایک ایسا شخص ہے جسکو تم بخوبی جانتی ہو "

مارگریٹ " میری دادی نہ ہوگی - کیونکہ وہ اپنی آمد کی اطلاع ضرور دیتی "

مسز ٹیڈن " نہیں مسز اینگلز آف نہیں - کوئی شخص مالسبری کے قریب سے آیا ہے - اسکا نام سکوائر ہانفورڈ ہے "

مارگریٹ " نہیں اسکوائر ہانفورڈ آیا ہے "

مسز ٹیڈن " ہاں پیاری وہی آیا ہے معلوم ہوتا ہے وہ مالسبری سے دو منزلہ سفر طے کر کے آیا ہے وہ اس ہوٹل میں فروکش ہونا چاہتا ہے میں اسکے یہاں رہنے سے انکار نہ کر سکی - نوکر اسکا اسباب ایک چارپائی پر لیجا رہے ہیں پیاری سب سے پہلے اسنے تمہارا حال پوچھا تھا - وہ تمہاری دادی کا ایک رقعہ لایا ہے - اور بذات خود تمکو دینا چاہتا ہے - میں نے اسکو خوش کرنیکے خیال سے کہدیا تھا کہ تم اسکو دیکھ کر مسرور ہوگی - وہ بہت شریف اور خوش رو آدمی معلوم ہوتا ہے "

مارگریٹ " کاش وہ گارسٹن ہوس میں ہی رہتا - نہ معلوم وہ یہاں کیوں آیا ہے "

مسز ٹیڈن " مجھے اس سے یہ پوچھنے کی جرات نہیں ہوئی "

مارگریٹ " آخر اسکا مدعا ضرور ہوگا "

ٹریور " (اضطراب سے) مسٹر ہانفورڈ کون ہے؟ "

مارگریٹ " وہ ہمارا پڑوسی ہے - اور میری دادی کا ایک دوست ہے "

مسز ٹیسڈن نے مارگریٹ کیطرف معنے خیز نگاہ سے دیکھا جس سے مراد یہ تھی ہیوں میں ٹھیک کہتی تھی

مسز ٹیسڈن "ہاں وہ تمہارے لئے اس سے بہتر کچھ نہ کر سکتا تھا۔"

ٹریور "میں نے ابھی نوکری شروع کی ہے۔ میری جلد ترقی ہو جائیگی۔ جان نے مجھے ترقی کا یقین دلایا ہے

لیکن میں جلدی مالدار بننا چاہتا ہوں"

مسز ٹیسڈن "لیکن دولت جلدی حاصل نہیں ہو سکتی"

ٹریور "وہ کمپنی کے ایک ڈائریکٹر نے آج صبح یقین دلایا تھا کہ میں جلدی مالدار ہو جاؤنگا"

مارگریٹ "شاید وہ تمہارے ساتھ مذاق کرتا ہو"

مسز ٹیسڈن "کونسے ڈائریکٹر نے یہ کہا تھا؟"

ٹریور "بلیک مارپلیڈن نے"

اس بات پر دونوں ایک دوسری کیطرف دیکھنے لگیں۔

ٹریور "میں نے اسکو اول مرتبہ دیکھا تھا۔ وہ تین چار ماہ تک پیرس میں رہا ہے۔ میں نے سنا ہے وہ بہت

فارغ البال ہے اور مارکاپول مال میں ایک عالیشان مکان ہے"

مسز ٹیسڈن "اگر مستحقوں کو انکا حق ملتا تو وہ اسقدر فارغ البال نہ ہوتا"

ٹریور "توقف کے بعد" میں نے سنا ہے بلیک کو اپنے چچا کی جائداد ورثہ میں ملی ہے"

مسز ٹیسڈن "میں تمکو ایک بات کہوں جو برا نہ مانو۔ میں تمہاری صورت سے بہت خوش ہوں اور یہ

بھی اعتراف کرتی ہوں کہ مارگریٹ کی تمنے بہت بہادری سے امداد کی تھی لیکن تم کو چاہئے کہ اس سے ملاقات

نہ کیا کرو۔ میں تمہاری ملاقات نہ ہونے دونگی۔ یہ لڑکی میری نگرانی میں ہے۔ اور میں مسز ریڈکرافٹ

اسکی دادی کے فرائض ادا کرنا چاہتی ہوں"

ٹریور یہ سنکر بہت سٹ پٹایا۔ مسز ٹیسڈن کمال خانہ کے دوسرے حصہ میں مارگریٹ کو فہمائش کی

نظر سے دیکھ کر چلی گئی۔

ٹریور "لڑکی کیطرف التماس کی نظر سے دیکھ کر" اس کا کیا مدعا تھا؟ میں نے ایسی کونسی بات کی ہے کہ میری

ملاقات بند کر دینے کی دھمکی دی گئی ہے۔"

مارگریٹ "وہ تمہارے یہاں آنے پر رضامند نہیں"

ٹریور "اور کیا تمکو اسکا فیصلہ منظور ہے؟ کیا میں یہاں نہ آیا کروں؟"

مارگریٹ "نہ آیا کرو"

نکل آئینگی۔ یہ آپنے بڑی مہربانی کی "

سکوائر "شکریہ میں نے خیال کیا کہ وہ میری گاڑی پر آرام سے آجائینگی۔ اور اگر وہ اور تم ہاؤس پیری فیلڈ واپس جانا چاہو اسی گاڑی پر چلے جانا۔ گو میں نہیں کہہ سکتا کہ تم واپس جاؤ گی "

مارگریٹ "کیا یہ یہاں ہمیشہ رہوں گی ؟"

سکوائر "کیا معلوم۔ لنڈن عجیب شہر ہے۔ اکثر لیڈیاں اسکو دیہات سے زیادہ پسند کرتی ہیں گو مجھے یہ شہر پسند نہیں "

مارگریٹ "پھر آپ یہاں کیوں آگئے "

سکوائر "تم بخوبی جانتی ہو میں کیوں آیا ہوں۔ میں عجائب خانہ۔ شاہی محل یا لنڈن کا نظارہ دیکھنے نہیں آیا۔ "

مارگریٹ "خواہ کچھ ہی دیکھنے آئے ہو۔ تم کو یہاں تفریح کے بہت سے موقع مل جائینگے "

سکوائر "شاید کیا تمنے کبھی تماشہ گاہ کی سیر کی ہے؟ میں ناچ کا جلسہ اور بھیس بدلکر رقص کا تماشہ دیکھنا چاہتا ہوں "

ٹریور "آپکو ڈروری لین کے تماشہ گاہ میں ناٹک دیکھنا چاہئے۔ وہاں بہت عمدہ عمدہ ایکٹر ایکٹرس میں ناچتی ہیں "

سکوائر "مجھے تو انگلوں کا چنداں مذاق نہیں۔ اگر مس ربیکا رفٹ ڈروری لین کے تھیٹر جاسکتی ہے اسکو خوشی سے بھیجونگا۔ اگر تم میرے ساتھ جانا چاہو میری خالہ لیڈی نادیرا تمہارے ساتھ

مارگریٹ (مسز ٹھیری سے) "اگر میں جانا چاہوں مسز ٹیلڈن میرے ساتھ جا سکتی ہے "

مسز ٹیلڈن "لیکن لیڈی نادیرا کا جانا بہتر ہے۔ تمکو مسٹر تھوڑو کی دعوت قبول کر

سکوائر "بیشک مارگریٹ کی دادی سے اس بات کی اجازت چاہی تھی۔ اور اسنے کچھ اعتراض دیدی نادیرا بہت مہذب عورت ہے اسلئے ہاں کہہ دیا۔ جلسہ رقص اور ناچ میں تھیٹر

مارگریٹ "میں یہاں جلسے اور رقص دیکھنے نہیں آئی۔ میری دادی نے تمہارے اس کہنے

سکوائر "تمہاری دادی نے بیان کیا تھا کہ تمہیں یہاں کچھ کام ہے لیکن کام اور تفریح ساتھ ساتھ ہو سکتے ہیں۔ جناب یہ درست نہیں (ٹریور سے) "

ٹریور "کیا تمہارے خیال میں میں کاروباری آدمی ہوں "

ٹریور کو سکوائر کی بات ناپسند آئی تھی۔

مسز ہیمڈن "مسٹر ٹریور کیرجی بی کی کمپنی میں کلرک ہے"

سکوائر "اہا! کیا وہ کلرک ہے؟"

ٹریور "ہاں میں بدقسمتی سے کلرک ہوں۔ لیکن شہسواری۔ لومڑی کے شکار میں معدودے چند آدمی میرا مقابلہ کر سکینگے۔ میں پھندے بلند باڑ پر سے گھوڑا پھاند سکتا ہوں"

سکوائر "تم چالاک لونڈے ہو۔ سمرسٹ شائر میں بعض گھوڑ دوڑوں کی باڑیں ایسی ہیں جنسے یکہ سوار ہی گھوڑا پھاند سکتے ہیں"

ٹریور "ہم یارکشائر کے لوگ ولٹشائر کے شہسواروں کو جو لومڑی کا شکار کرنے میں مشاق ہونے کا بیہودہ خیال کرتے ہیں۔ وہ ہمارے ساتھ گھوڑے دوڑا نہیں سکتے"

سکوائر "آہا۔ ارل سفوک اور ڈیوک بفورٹ کو یہ امر بتاؤ"

ٹریور "اچھا انہیں کہدینا کہ یارکشائر کا ایک نوجوان گو اپنے ملک میں وقت [illegible] سے بہتیں کھا لیا [illegible] شہسواری کو مات کر سکتا ہے"

سکوائر "ایک [illegible] کہ تم کلرک ہو۔ اور تمہارے پاس گھوڑا نہیں [illegible] اڑانا بیفائدہ ہے"

اس بات [illegible] ٹریور نہایت غضبناک ہو گیا۔ اگر [illegible] ہیمڈن اور مارگریٹ اسکو منع نہ کرتیں ضرور [illegible] وہ غصے سے بھرا ہوا جانے کو تھا کہ سکوائر [illegible] لگا

"نوجوان مصافحہ تو کرو۔ [illegible] کدورت نہ رکھنی چاہئے۔ اگرچہ مجھے اشتعال نہ دلاتیں اسکو ہاتھ [illegible] ساتھ پھیلایا۔ ٹریور نے مصافحہ کیا۔ وہ [illegible] کو تھا کہ دروازے پر دستک کی آواز آئی۔

مسز ہیمڈن (حیرت سے) "یہ کون ہے؟"

ٹریور نے دروازہ کھولا اور ایک تنومند مضبوط شانزدہ سالہ نوجوان کو دیکھ کر پوچھا "تمہارا کیا نام ہے"

نوجوان (کرخت آواز میں) "مجھے ریشکرافٹ سے کام ہے۔ میں اسے ایک چٹھی دینا چاہتا ہوں"

ٹریور "خط مجھے دیدو۔ میں یہ خط اسکو دیدونگا"

بیسواں باب

جاکس فرانڈ

مگر نوجوان اسطرح جانا نہ چاہتا تھا۔ وہ پھر دروازہ کھول کر کلال خانہ میں گھس آیا۔ وہ غیر معمولی قوی اور قریب تھا
پورا جوان ہونے پر اسکے دیو ہیکل ہونے کا گمان ہوتا تھا۔ بظاہر سے بخوبی تنومند پایا تھا۔ پھر بھی اسکا قد چھ فٹ
تھا اور اسکی قوت، تندی لئے ہوئے سب سے تھی۔ اسکا چہرہ مکروہ نہ تھا۔ مگر اسکی ناک پھونڈی سی تھی کسی سے دنگہ و فساد کرنے
کا حصہ بالکل بیٹھ گئی تھی۔ اور اسکے رخساروں پر چیچک کی ضربیں لگی ہوئی تھیں۔ وہ دھمکیوں سے لاپروا
میز کی طرف چلا۔

ٹریور (غصہ سے ہوتے) جب تمکو کہا گیا تھا چلے جاؤ۔ پھر کیوں آئے؟

نوجوان "میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ خط اس لیڈی کو مل گیا ہے"

مارگریٹ "مجھے خط مل گیا ہے۔ میں تمہاری مشکور ہوں"

مارگریٹ نے اس نوجوان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو اسکو خیال آیا کہ پہلے اسکی شکل [illegible]۔ اور
وہ اسکو اپنا بھائی کہا کرتی تھی۔ آخر اسنے بخوبی پہچان لیا کہ یہ راکس فرانڈ ہے۔

رجاکس نے بھی مارگریٹ کو اس وقت پہچان لیا تھا۔ مگر وہ میز پر کہنیاں رکھکر کہنے لگا۔
"ہاں۔ یہ وہی ہے۔ یہ چھوٹی نانس ہے۔ نانس کیا مجھکو جانتی ہو۔ کیا تم اپنے بھائی رجاکس کو نہیں پہچانتی"

مارگریٹ ڈر کے مارے پیچھے ہٹ گئی۔ اور ٹریور نے اس گستاخ لونڈے کا گریبان پکڑ کر ایک طرف کر دیا

مسٹر ٹیسیڈن "گستاخ لونڈے تمکو کسطرح جرأت ہوئی کہ ایک لیڈی کو اپنی بہن کہتے ہو"

رجاکس "میں حلفیہ کہتا ہوں وہ میری بہن ہے۔"

سکواٹر "تم نے پی ہوئی ہے زبان سنبھالو۔ ورنہ میں لات مار کر باہر نکال دونگا"

رجاکس (دونوں کی طرف بیدھڑک دیکھکر) "تم دونوں مجھے نکال نہیں سکتے۔ میں جب چاہونگا چلا جاؤنگا
لیکن تم مجھے زبردستی نکال نہیں سکتے۔ نانس اپنے بھائی سے بات تو کرو"

ٹریور "تو بکواس نہ کرو۔ ہم تمہاری فضول باتیں سننا نہیں چاہتے۔ تم تو کمبخت بدمعلوم ہوتے ہو لیکن
یاد رکھو کہ میں بھی بدکاری سے واقف ہوں۔ میں اس کمرے میں لڑائی کرنا نہیں چاہتا۔ اگر تم چپ چاپ باہر نہیں چلے
جاوگے میں تمکو زبردستی نکال دونگا"

مگر اسنے دونوں کی دھمکیوں کی کچھ پروا نہ کی اور بدستور کھڑا رہا۔

گسس "میں انتوہین نہیں۔ میں اپنے کام سے بخوبی واقف ہوں۔ نانس میرے ساتھ مہربانی سے بات
کرو اور میں چلا جاؤنگا۔ لاؤ تمکو ڈرانا نہیں چاہتا۔ اگر میں جانتا یہ خط تمہارے نام ہے۔ میں اسکو ہرگز نہ لاتا
نہ ٹیسے تمکو یہ خط کس سے لائے ہو"

رچالسن "میں تمکو تیار تھا - اگر لڑکی نہ چھوڑی جاتی تو تیار نکلتا"

مارگریٹ "اسکو یہاں سے نکال دو - وہ میرا بھائی نہیں - میں اسکی صورت دیکھ کر مری جا رہی ہوں

سکواٹر میں اسکو چابکوں سے سیدھا کر دیتا - مگر چابک بالاخانے پر بھیجدیا تھا -"

رچالسن "اچھا دور ہو جاؤ - میں جاتا ہوں - مجھے جواب مل گیا ہے - نالسن میں تمکو ہمیشہ کیلئے چھوڑدیا ہے

تم جاتی ہو - میرا تمہارا کوئی تعلق نہیں اچھا یونہی سہی - لیکن میں تمہارے لیے کچھ نسبت ضرور رکھتا تھا - لڑکی میں تمہاری

فکر رکھتا تھا - ابھی میں کرونگا - اب میں نہ کرونگا"

یہ کہکر وہ اپنے دونوں حریفوں کو دیکھتا ہوا اور دروازے کی طرف پیٹھ کئے باہر نکل گیا -

اس ناخوش آئند واقعے سے ٹریور اور سکواٹر کے درمیان بہتر خیالات پیدا ہو گئے - باہر جا کر دونوں بات

چیت کرتے رہے اور اس امر پر متفق ہوئے کہ اس بیباک نوجوان کی گوشمالی کرنی چاہئے تھی -

ٹریور "افسوس ہے کہ مس ریتھکرافٹ کو اسقدر وقت اٹھانی پڑی - لیکن اس گستاخ کی زبان بند کیجا سکتی تھی

سکواٹر "اگر میرے پاس چابک ہوتا اور میں اسکا سر سہلا دیتا تو وہ خاموش ہو جاتا - وہ دیوانہ معلوم ہوتا

تھا - پاگل خانے سے نکل آیا ہوگا - ٹھہرو میرے ساتھ کھانا تناول کرکے جانا - میں سننا چاہتا ہوں کہ یارکشائر میں

تمہارے لوگ کسطرح شکار کرتے ہیں"

ٹریور نے دعوت تو قبول نہ کی - مگر سکواٹر سے مصافحہ کرکے رخصت ہوا -

سکواٹر نے اصطبل میں جا کر اطمینان کیا کہ اسکے گھوڑوں کو کھانا دانہ بخوبی دیا گیا ہے - پھر وہ اپنے

کمرے میں جا کر کھانا تیار ہونے تک اخبار ڈیلی پوسٹ کے مطالعہ میں مصروف رہا -

اب ہم مارگریٹ اور مسز ٹیپڈن کیطرف رجوع کرتے ہیں - مارگریٹ کچھ دیر تک روتی رہی آخر اسکی

طبیعت بحال ہو گئی - مسز ٹیپڈن نے اپنی خادمہ لیٹی کو رخصت کر دیا -

مارگریٹ "مسٹر ٹریور اور مسٹر ہانسفورڈ اس بیباک نوجوان کے ہذیان کی نسبت کیا خیال کرینگے ؟"

مسز ٹیپڈن "پیاری کچھ پرواہ نہ کرو - وہ دونو اس لونڈے کو دیوانہ اور مخمور سمجھتے ہیں - وہ خط

کہاں ہے جو وہ تمکو دے گیا ہے - میرے خیال میں یہ اسی شخص نے لکھا ہے جسنے پہلے بھی تمکو ایک خط بھیجا تھا"

مارگریٹ نے خط کا مضمون حسب ذیل پڑھا -

"جن لوگوں کو تمہارے لیے دلچسپی ہے وہ ذاتی فائدہ کے خیال سے تم کو شہر سے چلے جانے کی ترغیب

دیتے - میری صلاح یہ ہے کہ جبتک تم اس کام سے جسکے لئے یہاں آئی ہو شہر میں بنی رہو - اگر تم کسی قسم

کی بے احتیاطی نہ کرو تو اس معاملہ کا بہت جلد تمہارے حق میں فیصلہ ہوگا - ہر طرح چوکس رہو - تمہارے لیے

رنگروز:۔ وہ کپتان کے فیصلہ کا منتظر رہے ۔ اگر تم وقت و صبر اتنی سے انتظار کرو

نوکر برآمدوں اور نفیس کمروں سے گذرتا ہوا ۔ اس شخص کو بالا خانہ کے ایک آراستہ

و پیراستہ عجیب کمرے میں لے گیا ۔ اسکی دیوار وں پر اعلیٰ درجہ کی نفیس تصویریں آویزاں تھیں ۔ اور

اسکی کھڑکیوں سے منیٹ جیمز کا نفیس رمنہ نظر آتا تھا ۔ اور وائٹ ہال و ویسٹ منسٹر ایبے کے متصل مکانو نکا

نظارہ بخوبی دکھائی دیتا تھا ۔

رنگروز نے اسکو ایک کرسی پر بٹھا دیا ۔ اور خود سر بلیک کو بلانے چلا گیا ۔ کپتان اس کمرے کی تصویروں

عمدہ عمدہ الماریوں چینی ظروف اور آرائشی چیزوں کو غور سے دیکھ رہا تھا ۔ کہ سر بلیک بھی کمرے میں

داخل ہوا اسکو ڈیوک و ناٹین کے ساتھ رات بھر میں خواری کی وجہ سے درد سر تھا ۔ اور اسنے

پھولدار ریشمی لباس پہنا ہوا تھا ۔ جو اس زمانہ کے لوگ اکثر پہنا کرتے تھے ۔ اسکے سر پر ریشم

کی قرمزی ٹوپی ۔ اور عمدہ سلیپر پاؤں میں تھی ۔

کپتان:۔ سر بلیک تمہارا مکان نہایت نفیس ہے ۔ واقعی یہ مکان نہایت دلکش ہے ۔

اسکو چھوڑنے پر آپکو نہایت افسوس ہوگا ۔

سر بلیک:۔ میرا ارادہ اسے چھوڑنے کا نہیں ۔

کپتان:۔ اسکو آراستہ پیراستہ رکھنے پر بہت لاگت آتی ہوگی ۔ میرے خیال میں تمکو پانچ ہزار پونڈ

سالانہ سے کم خرچ نہ کرنے پڑتے ہونگے لیکن تمہاری آمدنی معقول ہے ۔ اتنے خرچ سے تمکو

تکلیف نہ ہوتی ہوگی ۔

بلیک:۔ جناب تم یہاں میری آمدنی پر بحث کرنے آئے تھے ۔ تم کو اس سے کیا ۔ سرو کار میرے پاس

کیا ہے ۔ اور میں کیا خرچ کرتا ہوں ۔

کپتان:۔ مجھے تمہاری آمدنی و خرچ سے اسقدر تعلق ہے جتنا خود تمکو ہے ۔ میرا یہ کہنا مبالغہ نہیں

کہ تمکو دس ہزار پونڈ سالانہ آمدنی ہوگی ۔

بلیک ۔ دبیفور ای ۲ ایسی باتیں نہ کرو ۔

کپتان:۔ اس آمدنی سے اگر دو تین ہزار پونڈ کسی اور کو دیدو تو تمکو ناگوار نہ ہو ۔ اور

میری رائے ہے کہ اگر یہ تم دیدو تو باقی آمدنی اطمینان و دلجمعی سے خرچ کر سکتے ہو ۔ جو شخص

ایسے نفیس مکان میں امیروں کی طرح رہنے کا عادی ہو ۔ اور نوکروں چاکروں سے خدمت کرانے کا اگر

اسکو اس مکان سے یکایک اور نکالا جائے تو اسکو نہایت تکلیف ہوگی گویا اس کا مکان سے نکلنا عرش

ہیرین سے خاک میں گرنے کے برابر ہوگا۔

بلیک — لیکن مجھے اس طرح سے کرنے کا اندیشہ ہے۔

کپتان — یہ امر خود تمھارے پر موقوف ہے۔ میں بیان کر چکا ہوں کہ تم کن شرائط پر اپنی موجودہ حقیقت قائم رکھ سکتے ہو۔ میں تم سے سودا کرنے میں غلطی نہیں کرتا۔ میں اگر اس سے زیادہ بھی مانگوں تو تمکو دینا پڑے۔

مسٹر بلیک حقارت سے مسکرانے لگا۔

بلیک — کیا تمنے اس امر پر غور کیا ہے کہ اس طرح کرنے سے تمکو کیا خطرہ پیش آئیگا۔ تم میرے چچا کے قاتل اور اسکے مال کے چور ہو۔ میں یہ گھنٹی بجادوں تم فی الفور گرفتار ہو جاؤ۔

کپتان — (اطمینان سے) ہو لیکن تم اسکو بجا نہیں سکتے۔ مجھے اس بارہ میں بخوبی اطمینان ہے میری گرفتاری تمھاری ہلاکت کا باعث ہوگی۔ ان کھڑکیوں سے دیکھو اور سینٹ جیمز کے رستہ میں ایک شخص ٹہلتا ہوا نظر آئیگا۔ اگر میں خاص وقت کے اندر اسکے پاس واپس نہ گیا۔ وہ شخص تمھارے چچا کا وصیت نامہ اسکی بیٹی کے پاس لیجائیگا۔ اور وہ فی الفور اس مکان کی مالک بن جائیگی۔ اور اپنی جائداد پر جسکے تم ناجائز قابض ہو۔ قابض ہو جائیگی۔

مسٹر بلیک — میرے چچا کی کوئی بیٹی نہ تھی۔ وہ مفقود ہے۔

کپتان — وہ ابھی مل سکتی ہے۔

بلیک — گو وہ تمکو مل گئی ہے۔ تمھارے پاس اسکی حسب نسب کا کوئی ثبوت نہیں۔

کپتان — تمھارا یہ خیال غلط ہے۔ میں نے اس امر کا پورا پورا ثبوت حاصل کیا ہے۔ اور وہ ثبوت اور وصیت نامہ اسکے حوالے کر دونگا۔ اب میری بات غور سے سنو یہ امر ثابت کیا جائیگا کہ جب وہ کمسن تھی تم اسکو بھگا لیگئے تھے۔ مجھے وہ آوارہ گرد شخص بھی مل گیا ہے جسکو ترغیب دیکر تمنے لڑکی کے بھگا لیجانے پر آمادہ کیا تھا۔ اور مجھے یہ بھی معلوم ہے تمنے اسکو کتنی رقم اس کام کے لئے دی تھی۔ اب میں اسکو پیش کر سکتا ہوں۔ یہ بھی جانتا ہوں کہ فلانے اور اسکی بیوی نے اس لڑکی کو اپنی بیٹی کے طور پر جو مر چکی تھی۔ کیونکر پالا۔ پھر میرے پاس اس امر کی بھی شہادت ہے۔ کہ دوسری مرتبہ تمنے انکے ساتھ سودا کرکے لڑکی کو غائب کر دیا تھا۔ ثابت کر سکتا ہوں کہ جب وہ لوگ بڑو کی سرائے سے تمام ہوگئے تو کہاں گئے۔ اور لڑکی اسکے بعد کہاں تھی میں تمام حالات ان کو سنا سکتا ہوں۔ اور پھر تم اسکی تردید نہیں کر سکوگے۔ بس صاف کہو۔

دیتا ہوں کہ لڑکی مل گئی ہے۔ اور یہ امر ثابت ہو سکتا ہے کہ وہ مارپیٹڈن کی گم شدہ بیٹی ہے۔ جب اسکا حسب نسب ثابت ہو گیا تو وصیت نامہ کے رو سے جائداد اسکو ملنی چاہئے۔ کیا اب بھی تم سمجھتے کہ یقین ہوئے بلیک نہائیت مضطرب ہو رہا تھا۔ اس سے کپتان نہائیت خوش ہوا۔

کپتان ۔ سر بلیک تم عجب مخمصہ میں الجھ گئے ہو اور اس سے چھوٹنے کی سوائے اسکے کوئی صورت نہیں کہ میری شرائط تسلیم کر لو۔

بلیک ۔ میرے پاس وصیت نامہ لے آؤ۔ جب تک تم اسکو میرے حوالے نہ کر دو میں کچھہ کارروائی نہ کرونگا۔

کپتان ۔ اب غور سے سنو۔ وصیت نامہ تمہارے حوالے کر دینے سے تم میرے بس میں نہ رہو گے۔ جب تک تم معاہدہ کی وہ شرط جو تمکو پوری کرنی ہیں۔ مدنظر رکھو گے میرے سے کسی قسم کا اندیشہ نہ ہوگا۔ اور اس اثنا میں تم اسطرح رہ سکتے ہو گو یا وصیت نامہ تلف کر دیا گیا ہے۔

بلیک ۔ شائد تم مجھے دہوکہ دیتے ہو۔ چونکہ تم وصیت نامہ کے پیش کرنے سے انکاری ہو مجھے یہ کسطرح معلوم ہو کہ یہ درحقیقت تمہارے پاس موجود ہے۔

کپتان ۔ اس امر پر میری بات کا یقین کرو۔

بلیک ۔ تمہاری بات کا۔ چور اور قاتل کی بات کا۔

کپتان ۔ میری بات تمکو ماننی پڑیگی۔ میں کہتا ہوں میرے پاس وصیت نامہ موجود ہے اور تم کو تسلیم کرنا چاہئیے۔

بلیک ۔ ابھی مجھے یہ معلوم نہیں ہوا کہ وصیت نامہ تمکو کسطرح ملا۔

کپتان ۔ یہ بتا دیتا ہوں۔ میں تمام واقعات جو مجھے معلوم ہیں تمکو بتانے میں دریغ نہیں کرتا۔ جب ٹابرڈ کی سرائے میں تمہارے چچا کے کمرے میں داخل ہوا۔ تو میز پر ایک خط سر جان ملنش کے نام کا پڑا تھا۔ مجھے اس رات کے واقعات کا ذکر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ یہ خط میں نے کھولا تو اس سے معلوم ہوا کہ مسٹر مارپیٹڈن کا وصیت نامہ کہاں رکھا ہے۔ اسنے بزعم خود وصیت نامہ کو محفوظ مقام میں رکھا تھا۔ میں نے مناسب خیال کیا کہ اس دستاویز کو فی الفور حاصل کروں۔ کیونکہ میں جانتا تھا کہ تم اسکے لینے کی کوشش کرو گے۔ لیکن وصیت نامہ کے بہم کرنے کے لیئے یہ ضروری تھا۔ کہ میں بوڑھے کے مکان واقع سینٹ ڈنسٹان میں اسکی وفات کی

خبر پہنچنے سے پیشتر جاؤں - میں کنٹربری کی طرف تنہا راہ سے بچتا گھوڑے پر سوار چلا گیا - اور راتوں رات سابنٹ ڈنسٹان میں پہنچا - اسوقت مکان کے تمام نوکر چاکر سوئے ہوئے تھے - میں نے الفور مکان میں داخل ہوا اور شخص کی ہدایات کے بموجب ایک کمرے میں گیا - یہ کمرہ بالاخانے پر تھا میں نے ایک چور لالٹین سے وہ الماری تلاش کی جسمیں وصیت نامہ تھا - میں نے اس الماری کو چور چابی سے کھولا - اور وصیت نامہ کو قابو کیا -

مسٹر بلیک کا دانستہ ... ضروری -

کپتان (قہقہہ لگا کر) وہ تم چاہتے ہو کہ وہ وصیت نامہ تمہارا ہوتا - میں اپنی داستان بیان کرتا ہوں - وصیت نامہ لیکر میں باہر نکلا ہی چاہتا تھا کہ میں نے کمرے کے برآمدہ میں قدموں کی چاپ سنی - اور مجھے روشنی نظر آئی - میں فوراً بستر کے پردوں کے عقب میں چھپ گیا - ایک پستہ قامت مضبوط شخص کمرے کی کھڑکی سے اندر جھانکنے لگا - مگر اسکی خوش قسمتی تھی کہ اسنے مجھے نہیں دیکھا - وہ چلا گیا - تو چند منٹ بعد میں چپ چاپ کمرے سے اور پھر مکان کی چار دیواری سے باہر نکل آیا - میں نے اپنے وہاں جانے کا کوئی سراغ نہ چھوڑا -

مسٹر بلیک - لیکن اسوقت مجھے معلوم نہ ہوا تھا - کہ الماری کھولی گئی ہے ÷

کپتان - اگر تمکو یہ بات معلوم ہو جاتی تو پھر مجھے کون استاد کہتا - اب تمکو اطمینان ہو گیا ہوگا کہ وصیت نامہ میرے پاس موجود ہے -

مسٹر بلیک - میں تمہارے اس بیان کی تردید نہیں کر سکتا - لیکن تمنے یہ عجیب و غریب تجویز پیش کرنے میں اسقدر تاخیر کیوں کی ؟

کپتان - یہ تاخیر لابدی اور لازمی تھی - واقعات نے مجھے آپکی شرف ملاقات سے محروم رکھا ورنہ میں ایک مدت پیشتر حاضر ہوتا - میں خوش ہوں کہ آپ میرے ساتھ اطمینان بخش قرار داد کرنا چاہتے ہیں ÷

بلیک - تمنے بڑی غلطی کی کہ سر جان بلیک کو خط لکھا - میرے ساتھ براہ راست خط و کتابت کیوں نہ کی -

کپتان - میں نے یہ شیوہ غور و خوض کے بعد اختیار کیا تھا - میں نے یہ تجویز کسی مصلحت سے اختیار کی تھی سر جان بلیک وصیت نامہ میں ترکہ کا مستحق قرار دیا گیا ہے - اور میں نے ضروری سمجھا کہ اسکو دستاویز مذکور کی موجودگی کی اطلاع دوں -

بلیک - ناکہ تم مجھے بخوبی دھمکا سکو میں سمجھ گیا ہوں - **کپتان** - مجھے کئی باعث سے اس امر کی تحریک ہوئی تھی - میں جانتا تھا کہ سر جان بلیک تمہارا دوست ہے اور وہ تمکو ضرور مشورہ دیگا - یعنی کرمیرے ساتھ قرار داد کر لینے کی صلاح دیگا - چونکہ میں نہ جانتا تھا - کہ واقعہ کیا وقوع ہوا تھا کہ میں ہر ایک رنگا دنگی کے لیے ہی تیار تھا جو سر جان

بلیک "میں سمجھ گیا۔ تم بڑے رند ہو"

کپتان "احتیاط ضروری تھی۔ لیکن اب میں آپکا وقت ضائع کر رہا ہوں۔ کیا اس معاملہ کا فیصلہ کیا جائے"

بلیک "تمکو کسقدر روپیہ کی توقع ہے؟"

کپتان "میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ دو ہزار پونڈ سالانہ سہ ماہی قسطوں میں لونگا۔ اور پہلی قسط پیشگی ادا کرنی ہوگی"

بلیک "تم بڑے لٹیرے اور بدمعاش ہو۔ مجھے مجبوراً تمہاری یہ شرط قبول کرنی پڑیگی"

کپتان "مینے سہل شرط پر تمکو چھٹی دیدی ہے۔ یاد رکھو میرا ایک معاون بھی ہے جس سے میں یہ رقم نصف نصف تقسیم کرونگا"

بلیک "معاون! اہا مجھے خیال آیا۔ کیا میں اسپر بھروسہ کر سکتا ہوں؟"

کپتان "ہاں۔ جسطرح تم میرے پر بھروسہ کر سکتے ہو۔ میں اسکا ذمہ دار ہوں۔ اب اس معاہدہ کی تصدیق کے طور پر پہلی قسط پیشگی ادا کردو"

بلیک "میرے مکان میں اسوقت پانچ سو پونڈ موجود نہیں"

کپتان "لیکن تم [illegible] سر جارج کاسویل کے نام کا چیک دے سکتے ہو۔ دیکھا مجھے تمہارے معاملات [illegible] بخوبی معلوم ہے"

بلیک "میں تمکو چیک نہیں دے سکتا۔ ایک سو پونڈ ابھی لیلو۔ باقی رقم پھر لینا"

کپتان "اچھا جو تمہاری مرضی۔ میں پھر حاضر ہونگا۔ میں آپسے واقفیت بڑھانا چاہتا ہوں"

سر بلیک نے اسکو ایک سو پونڈ کے نوٹ دیئے۔ اور کپتان رخصت ہونیکو تھا کہ بلیک نے اس سے کہا "تم نے [illegible] کا بہت تذکرہ کیا لیکن یہ نہ بتایا کہ وہ کہاں ہے؟"

کپتان "میں اس سوال کا جواب دینے سے معذور ہوں۔ لیکن اسکی طرف سے اب بے چین نہ ہونا چاہیئے۔ اسکی طرف سے [illegible] رقم کا خطرہ نہ ہوگا"

کپتان سلام کرکے رخصت ہوا

سر بلیک (دل میں) "بدمعاش کو یہ خیال نہیں آیا کہ مجھے یہ راز پہلے ہی سے معلوم ہے۔ ابھی میں حریف کی بازی جیت سکتا ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ مینے ڈیوک وارٹن سے اس لڑکی کا ذکر کیا تھا۔ نہایت عمدہ تجویز یہ ہے کہ میں خود اس سے شادی کر لوں ماسوا اسکے مشکلات حل ہو جائینگی۔ لیکن کیا یہ تجویز عملی طور پر ممکن ہے۔ میں اسپر غور کرونگا"

بلیک "کیا ناشتہ کر آئے ہو؟"
ڈیوک "نہیں آپکے ساتھ کھانا تناول کرنے آیا ہوں"
ملیک "میں بہت خوش ہوں۔ رنگروز ایک تشتری کھانیکی اور لے آؤ"
ڈیوک "پہلے شراب کا ایک گلاس دو۔ میں بہت پیاسا ہوں"
رنگروز "ہاک۔ کلیرٹ۔ شمپین حضور کونسی شراب لاؤں"
ڈیوک "[illegible] ہاک"

رنگروز نے اس نفیس لذیذ جرمنی شراب کا ایک بڑا سا جام بھر کے پیش کیا۔
سر بلیک "کل رات کوچہ گردی کے وقت تمکو کوئی حادثہ پیش آیا تھا؟"
ڈیوک "نہیں۔ ایک شخص کا ہمنے پکاڈلی سے ہائیڈ پارک تک تعاقب کیا اور جب ہمنے تلوار سونتی تو وہ [illegible] [illegible]"

رنگروز "یہ سنکر مسکرانے سے باز نہ رہ سکا۔
ڈیوک "ہاں میں یہ بتانا بھول گیا کہ ہمنے ایک پنساری کی دوکان سے مصری کا ایک بڑا سا نگرا ایک بیچ [illegible] کا بگل اور کنی اور چیزیں بھی چرا کی تھیں۔ لیکن تم ہمارے ساتھ جانیسے کیوں گریز کرتے ہو؟"
بلیک "مجھے اپنے عزت کا خیال ہے۔ میں بحر جنوبی کی کمپنی کا ڈائریکٹر ہوں۔ اگر میں چڑلوں تو دوسرے ڈائریکٹر کیا خیال کریںگے؟"
ڈیوک "انکو پھانسی چڑھا دو۔ میں کمپنی کے ایوان میں جا کر سرجان ملبنٹ کو خواب غفلت سے بیدار کرونگا رنگروز اور ڈک دو"
رنگروز "بہت عمدہ شراب ہے"
ڈیوک "اسی لیے تو اور پیتا ہوں۔ تم شراب کے متعلق عمدہ رائے ظاہر کرتے ہو"
بلیک "میں نہ پیونگا۔ کل رات بہادر بدمعاشوں کے کلب میں اعتدال سے زیادہ شراب پی تھی"
ڈیوک "[illegible] ہوں۔ چار آدمیوں نے صرف ایک درجن بوتلیں پی تھیں۔ یہ ہاک پیو۔ اس سے تمہارا [illegible] بحال ہو جائیگی۔ رنگروز چند انڈے اور دو اور میں فارغ ہو جاؤنگا"
رنگروز نے اسکو چار پانچ ابلے ہوئے انڈے دئے۔ ڈیوک نے انڈے کھائے۔ اور پھر شراب پینے لگا۔ آخر آرام چوکی پر دراز ہو کر دانتوں میں خلال کرنے لگا۔ پھر ادھر ادھر کی باتیں ہو کر سر بلیک اور ڈیوک کتب خانہ میں تخلیہ کی غرض سے چلے گئے۔ وہاں مسٹر ڈیلیپلٹ کی جمع کی ہوئی بہت سی

کتابیں الماریوں میں قرینے سے رکھی تہیں۔ اس کمرہ میں مسٹر ہارپیڈن اور اسکی بیوی کی تصویریں بھی آویزاں تہیں۔

ڈیوک "جناب کا کتب خانہ تو بہت عمدہ ہے۔"

بلیک "یہ میرے چچا کی یادگار ہے۔ دیکھو تمہاری کرسی کے اوپر اسکی تصویر معلق ہے۔ اور وہ اسکی بیوی کی تصویر ہے۔ اس تصویر کے بننے کے تھوڑی دیر بعد وہ رحلت کر گئی تھی۔"

ڈیوک "یہ دلفریب عورت ہے۔ مگر میں ایک اور دلفریب عورت کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں جو ابھی زندہ ہے۔ اور جو بہ پیرِ دلربائی اور دلفریبی کا اثر کر سکتی ہے۔"

بلیک "جو نابرڈ کی سرائے میں فردکش ہے"

ڈیوک "ہاں تمنے اسکی شکل و صورت جیسے بیان کی ہے۔ میں اسکے دیکھنے کا نہایت خواہشمند ہوں۔ میں اس سے ملاقات کرنے کیلئے نابرڈ کی سرائے میں جاؤنگا۔ کیا آپ میرے ہمراہ چلینگے؟"

بلیک "یہ ناممکن ہے۔ افسوس ہے۔ مینے اس لڑکی کا تمہارے سے ذکر کیا اسکے پیچھے پڑنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔"

ڈیوک "وہ کچھہ حاصل نہ ہوگا! کیا مجھے کبھی اپنی تجاویز میں ناکامی ہوئی۔ اگر میں اپنے عشق کرنیکی تمام باتیں سناؤں تم حیران ہوجاؤ۔ جن اعلیٰ لیڈیوں کا میرے سے تعلق رہا ہے۔ انکی فہرست بہت طویل ہے"

بلیک "مگر یہ خاندانی لیڈی نہیں۔ اسکا نام صرف مارگریٹ ہے۔ اور اسکو کوئی لقب نہیں ملا ہوا ہے"

ڈیوک "حسن لقب سے بہتر ہے۔ تمنے کہا تھا وہ سرائے کی مہتمم کی بیٹی نہیں"

بلیک "نہیں وہ مالمسبری کے قریب سے آئی ہے۔ لیکن تم اسکو زبردستی لیجا نہیں سکتے۔ اس لڑکی کے پاس پہنچنا ذرا مشکل کام ہے۔ مسز شیڈن اسکی نگرانی ہر وقت کرتی ہے"

ڈیوک "اسکو میں گانٹھ لونگا"

بلیک "تم اسکو گانٹھ نہیں سکتے۔ اب سوال یہ ہے کہ لڑکی کے دل پر کسطرح فتح حاصل کی جائے کسی فریب سے کام لینا چاہئے"

ڈیوک "یہ تمنے ٹھیک کہا۔ میں احتیاط سے کارروائی کرونگا۔ ورنہ سونیکی چڑیا ہاتھ سے جاتی رہیگی۔ میں کسی عورت سے امداد لونگا۔ کئی خوش طبع خوش خلق اعلیٰ وخاندانی لیڈیاں میری امداد کرینگی"

بلیک "اسکو نابرڈ کی سرائے سے نکالکر مہذب سوسائٹی میں لاؤ۔ میل جول ہونے پر تمام بندوبست ہو سکتا ہے"

ڈیوک " اچھا میں ایسا ہی کرونگا ۔ مگر کیا وہ سوسائٹی میں ملنے کے لائق ہے ؟ "

بلیک " اسنے عمدہ تعلیم پائی ہے ۔ گو مجھے اسسے ذاتی واقفیت نہیں "

ڈیوک " تمنے کہا تھا وہ ماسبری کے قریب سے آتی ہے ۔ لیڈی ناربرا کا ایک بھتیجا بھی اسقریب وجوار میں رہتا ہے "

بلیک " میں نے بھی لیڈی موصوف سے اسکا ذکر سنا تھا ۔ اسکا نام مسٹر اسٹفورڈ ہے ۔ وہ گارسٹن کا رہنے والا ہے "

ڈیوک " و لیڈی ناربرا نے اپنے بھتیجے سے اس لڑکی کا حال سنا ہوگا ۔ اسکا نام کیا ہے "

بلیک " مجھے اسکا پورا نام تو یاد نہیں ۔ البتہ عیسوی نام مارگریٹ ہے "

ڈیوک " میں اسکا پورا پتہ دریافت کرونگا ۔ میں ٹابرڈ کی سرائے میں تفتیش کی غرض سے جاؤنگا ۔ اور جس قدر اسکے تمام حالات دریافت کرونگا ۔ تم میرے ساتھ نہ جاؤ گے ؟ "

بلیک " نہیں ۔ میں ایک خاص وجہ سے اب ٹابرڈ کی سرائے میں نہیں جا سکتا "

ڈیوک " کیا اس وجہ کو مارگریٹ سے کچھ تعلق ہے ؟ "

اسوقت رنگروز نے سرجان بلنٹ کے آنے کی اطلاع دی اور ایک دو منٹ میں یہ شریف آدمی کتبخانہ میں داخل ہوا ۔

ڈیوک (اس سے مصافحہ کرکے) " اگر میں آپ کے کام میں مخل ہونیکا باعث ہوں تو میں اسی وقت رخصت ہو جاؤنگا "

سرجان " نہیں ۔ البتہ میں کسی قدر قبل از وقت آیا ہوں ۔ سر بلیک اور میں آج بہت سے بڑے بڑے لوگوں سے ملاقات کرنے جائینگے "

ڈیوک " ہاں ۔ میں سمجھ گیا ۔ تمنے تمام قرضوں کو ایک جگہ جمع کرکے قومی قرضہ کے ادا کرنیکی تجویز کی ہے "

سرجان " ہاں ہماری یہی تجویز ہے ۔ آنجناب سے بل پاس کرانیمیں امداد کی توقع ہے "

ڈیوک " میں تمہارے بل کی مخالفت کرونگا ۔ اور اصولوں پر "

سرجان " کونسے اصولوں پر ؟ مگر مجھے یقین ہے کہ باوجود آپکی مخالفت کے ہمارا بل پاس ہو جائیگا "

ڈیوک " دیکھا جائیگا ۔ سرجان آپ مجھے وہم نہیں دیسکتے ۔ آپ عامہ اعتبار پر بڑی ہی بڑی تجویزیں کرنا چاہتے ہیں ۔ جنسے فائدہ کی کوئی توقع نہیں "

رنگروز نے اس وقت مسٹر ایزلابی کے آنیکی اطلاع دی ۔

سر جان ”یہ صدر خزانچی آئے ہیں۔ اور میں خوش ہوں کہ انکی رائے آپسے مختلف ہے“

ڈیوک ”(ہنسکر) وقت خود ظاہر کریگا کہ اسکی رائے صحیح تھی“

تیئیسواں باب

رشوت ستانی اور رشوت دہی۔

مسٹر لابی صدر خزانچی (چانسلر ایکسچیکر) ادھیڑ عمر اور سمجھدار [illegible] آدمی تھا [illegible]
[illegible] کوٹ پہنا ہوا تھا۔ اسکے سر پر ایک بڑی سی ٹوپی [illegible]
مسٹر لیک اس معزز عہدہ دار سے ملاقات کرنیکے لئے آگے بڑھا۔ جسنے کمرہ میں داخل ہوتے
ہی ڈیوک آف ہارٹن کو سلام کیا۔ اور پھر پلنٹ کیطرف متوجہ ہوکر کہنے لگا۔

”مسٹر جان میں آپسے ملاقات کرنا چاہتا تھا۔ میں خوش ہوں کہ آپ بھی موجود ہیں۔ میں آپسے
چند سوال کرنا چاہتا ہوں“

سر جان ”میں توقع رکھتا ہوں ان سوالوں کا جواب [illegible]“

مسٹر لابی ”میں آپکی تجویز کی ترقی کا خواہاں ہوں۔ [illegible] اعتراض ایسے وارد ہو سکتے ہیں
کہ انکا جواب نہیں دیا جاسکیگا۔ اور قرض اور سالانہ سودوں وغیرہ کی رقوم کے از سر نو مقرر کرنے میں بے حد
مشکلات پیش آئینگی“

سر جان ”یہ مشکلات خیالی ہیں۔ ہم اسقدر سود دینگے کہ [illegible] قوم کی دستاویزیں
ہیں۔ وہ جوق جوق ہمارے پاس آئینگے اور دستاویزیں تجویز ہمارے حوالے کرینگے۔ جب ہم یہ کہینگے کہ
ایک سو پونڈ کے حصے پر پچاس روپے سود دیا جائیگا۔ تو لوگ خود بخود حصے خریدینگے اور حصوں کی قیمت
بیحد بڑھ جائیگی۔ میں اس تجویز کی بابت اسقدر فکر مند ہوں کہ اسکے فوائد میں آپکو شریک کرنا چاہتا
ہوں۔ میں نے آپکے لئے بیس ہزار پونڈ کے حصے مختص کر رکھے ہیں“

مسٹر لابی ”لیکن میں آپکی اس مہربانی سے مستفید نہیں ہو سکتا“

سر جان ”غور کریں۔ بیس ہزار پونڈ کے حصے جنکا نرخ ۱۳۰ پونڈ فی صدی ہے کمپنی کا خزانچی
مسٹر ناسٹ آپکے استعمال اور فائدہ کیلئے مسٹر تھیوڈی ند سولڈ ولال کے حوالے کریگا۔ یہ دونوں میرے
بڑے معتمد ہیں“

مسٹر لابی ”وہ ہونگے۔ مگر میں آپکے اس احسان سے فائدہ اٹھانا نہیں چاہتا۔ مگر ——“

سر جیمز لابی ”میں اسکی باوجود مشکلات کے تائید کرونگا“

کرنگیس ”میں آپکی مخالفت نہیں کر سکتا“

چارلس سٹانہوپ (ذرا قریب آکر) ”کیا سازشیں ہو رہی ہیں؟“

سر جیمز لابی ”ایسی سازش میں تمکو بھی شریک ہونا چاہئے۔ میں اور کرنگیس اسمیں شامل ہیں“

سٹانہوپ ”سرجان اس سازش کا بانی ہے۔ اسکا مدعا کیا ہے؟ میں بھانپ گیا ہوں۔ سرجان نے تم کو اپنے ان کی تائید کرنیکے لئے رشوت دی ہے۔“

کرنگیس ”ہاں تمہارا خیال غلط نہیں“

سب نے زور سے قہقہہ لگایا۔

کرنگیس ”سٹانہوپ تمنے تائید کرنیکی کیا قیمت ٹھیرالی ہے“

سٹانہوپ ”میری امیدیں تمہارے سے کم نہیں جو تم کو ملا ہے اسکے نصف میں بھی لونگا“

کرنگیس ”سرجان انکے نام دس ہزار کے حصے لکھ لو۔ سٹانہوپ تم احمق ہو بیس ہزار نہ مانگے“

ملبنٹ ”میں انکو بیس ہزار ہی دونگا“

سر جیمز لابی ”اب خاموش رہو۔ اس بات کا فیصلہ ہو جائیگا۔ سرجان اگر اس معاملہ کے بخوبی انجام دینے کیلئے کوئی خدمت میرے متعلق ہو تو سرجان مجھے حکم دیں“

سرجان ”میں دو اعلیٰ درجہ کی باثر لیڈیوں سے تعارف کرنا چاہتا ہوں یعنے ڈچیس کنڈال اور کونٹیس چلائیں“

حاضرین نے فرمائشی قہقہہ لگایا۔

کرنگیس ”سرجان میں آپکا آج ہی ان سے تعارف کرا دونگا۔ اگر تم ان کو کچھ دینا چاہتے ہو تمہارا بہت خوشی سے خیر مقدم کرینگی“

سٹانہوپ ”میں بھی سرجان کے ساتھ چلونگا شاید میرے جانیسے بھی کچھ فائدہ ہو“

سر بلیک ”مجھے بھی ساتھ لے چلنا میں کمپنی کے ڈائریکٹر کی حیثیت میں جا سکتا ہوں“

سٹانہوپ ”اس سے بہتر حیثیت کونسی ہو سکتی ہے۔ ہم سب چلینگے۔ آج صبح یہ کام ہو جائے تو بڑی بات ہے“

ملبنٹ ”آپکی عین نوازش ہوگی“

اسکے بعد تمام حاضرین بہ بدست صدر خزانچی سر جیمز ایرلابی کے محل سینٹ جیمز کیطرف چلے۔

چوبیسواں باب

ڈچیس کنڈال

شاہ جارج اول جب ہانور سے انگلستان میں آیا تھا۔ وہ جرمنی کے بہت سے لٹیروں اور بدخوروں کو اپنے ساتھ لایا تھا۔ انہیں سے اکثر محل سینٹ جیمز میں رہتے تھے۔ شاہ کے ادنےٰ و اعلےٰ خادم ملک ہانور کے رہنے والے تھے اور انگلستان کا دربار فی الحقیقت جرمن کا دربار معلوم ہوتا تھا۔ شاہ کے دو وزیر ہانور سے آئے تھے۔ ایک کا نام بیرن بوڑھا کونٹ برنسڈورف اور دوسرے کا نام بیرن وان اوبتھس تھا۔ شاہی محل کے ایک حصہ میں ڈچیس کنڈال اور کونٹیس پلاٹن بھی خاص کمروں میں رہتی تھیں۔ ان دو اجنبی لیڈیوں کے محل شاہی میں رہنے پر لوگوں میں طرح طرح کی افواہیں مشہور تھیں۔

شاہ کے خادموں میں جرمنی خادموں کے علاوہ دو ترک بھی تھے۔ جو اسے جرمنی فوج میں ہنگری اور موریا میں ترکوں کے ساتھ لڑائی کے اثناء میں گرفتار کئے تھے۔ ان دونوں خادموں کا نام مصطفےٰ اور محمد تھا اور وہ شاہی خاصہ کے خادموں کی حیثیت میں۔ اپنی معمولی تنخواہ کے علاوہ بہت سا روپیہ کماتے تھے۔

سر جان جن دو اہم لیڈیوں سے تعارف کرنا چاہتا تھا انکے ضروری ضروری حالات بیان کرنے مناسب معلوم ہوتے ہیں۔ دونوں بوڑھی ہو گئی تھیں۔ اور انمیں کوئی جسمانی دلفریبی نہ تھی۔ ڈچیس کنڈال بہت طویل قامت عورت تھی۔ اور لاغر اسقدر تھی کہ اسکو تمسخر کے طور پر بانس کی جوجھڑی کہا کرتے تھے۔ کونٹیس پلاٹن جو بہت فربہ عورت تھی۔ وہ فیل (؟) کے نام سے مشہور تھی۔

ڈچیس کنڈال کو کونٹیس کی نسبت شاہ پر زیادہ اثر حاصل تھا۔ یہ ہانور کے ایک شریف خاندان کی لیڈی تھی۔ اور کونٹ شول نبرگ کی بیٹی تھی۔ جب وہ ابلیڈورس صوفیہ جارج اول کی ماں کی خواصی میں تھی۔ جارج جو بعد میں انگلستان کا بادشاہ ہوا اُس پر مفتون ہو گیا۔ اور اسکو اسکی طبیعت پر اسقدر غلبہ حاصل ہو گیا کہ مدت العمر اسکا اثر ور سوخ شاہ جارج پر قائم رہا۔ کہتے ہیں شاہ نے اس سے خفیہ طور پر شادی کی ہوئی تھی۔ اور ایک مورخ نے لکھا ہے۔ کہ خود یارک کے آرچ بشپ نے نکاح کا خطبہ پڑھا تھا۔ یہ بات تو قابل تسلیم نہیں۔ مگر

کلام نہیں کہ اس عورت کو بادشاہ کی مزاج میں اسقدر دخل حاصل تھا کہ وہ ہر بات میں اس سے
مشورہ لیتا تھا - اور اکثر اسکے مشورہ پر کاربند ہوتا تھا -
ڈچیس کنڈال بہت لائق اور قابل عورت تھی - اگر وہ اپنی قابلیت سے جائز فائدہ اٹھاتی تو انگلستان
کے فائدہ کی بہت سی باتیں کر سکتی تھی - لیکن وہ صرف ملک کو نقصان پہنچا کر خود مالدار بننا چاہتی تھی -
کونٹیس پلاٹن بھی ہانوور کے ایک شریف خاندان کی رکن تھی - جب وہ نوجوان تھی - خوش رو -
خوش رنگ تھی اور اسکی بڑی بڑی سیاہ آنکھیں تھیں - اسنے کونٹ کلمانسگ سے شادی
کی - مگر تھوڑے دنوں میں اس سے جدا ہوگئی - اسکی وفات کے بعد شاہ جارج نے اسکو
کونٹیس ڈارلنگٹن کا لقب عطا کیا تھا - گو اب وہ حسین نہ رہی تھی مگر اسکے اطوار بہت دلفریب تھے
وہ بہت طرار - بہت مستعد - بہت مستعد تھی - مطالعہ کا اسکو بہت شوق تھا - اور علم ادب
کا مذاق خاصی رکھتی تھی - اسکو لوگوں کو خوش کرنے اور خود خوش ہونے کا ڈھب خوب آتا تھا
مگر اسکو یہ تجربہ بھی تھا کہ روپیہ نہ ہو تو یہ دونوں باتیں ناممکن الحصول ہیں - لیڈی مذکور میں نہایت
عجیب روپیہ حاصل کرنے کی خواہش تھی - وہ ڈچیس کنڈال کی نسبت زیادہ فیاض مگر زیادہ
کفایت شعار تھی -

ہوراس وال پول انگلستان کے وزیر اعظم نے اس لیڈی کی شکل و صورت
ذیل کے الفاظ میں بیان کی ہے میں نے اس لیڈی ڈارلنگٹن کو بچپن میں میری والدہ کے ہاں دیکھا
تھا - میں اسکی گرانڈیل شکل سے خائف ہوا تھا - وہ بہت فربہ اور لحیم و شحیم تھی - جیسا کہ
ڈچیس کنڈال بہت طویل اور نحیف تھی - اسکی آنکھیں تند سیاہ اور خانہ چشم میں بھڑکتی رہتی
تھیں - اسکے ابرو بڑے بڑے اور محرابدار تھے - اسکے رخسار چوڑے اور سرخ تھے - گردن
موٹی اور چھاتی سے اسقدر ملی تھی کہ بمشکل شناخت ہو سکتی تھی اس دیوی کو دیکھ بچہ ڈر جائے تو
عجیب نہیں -

ان دونوں منظوران نظر شاہ سے ڈچیس کنڈال زیادہ مہیب تھی جسکو گرکمیں
نے پہلے دیکھنے کا ارادہ کیا تھا - محل سینٹ جیمز کے بڑے پھاٹک سے داخل ہوکر مذکورہ
بالا جماعت ایک خاص کمرے کی طرف چلی -
اس کمرے کے سامنے دستہ گارڈ شاہی کا ایک سپاہی ٹہلتا تھا
اس جماعت کو اندر جاتے ہوئے دیکھ لیا تھا اور انکے قریب جانے پر دروازہ کھول دیا تھا کہ

ایک ترک خادم جسکے سر پر پگڑی تھی کمرے سے نکلا ۔ اور انکو مشرقی طرز پر سلام کیا یہ مصطفےٰ شاہ جارج کا خاص خادم تھا ۔

اسنے کرنگیں اور شاہنوپ کو پہچان کر ادب سے تمام جماعت کو ایک مختصر نفیس ہال میں پہنچا دیا ۔ اسکی دیواروں پر ترکی شمشیریں ۔ تیغیان اور توڑہ دار بندوقیں آویزاں تہیں ۔

محمد دوسرا خاصہ کا خادم مخمل کی ایک مسند پر آرام کر رہا تھا ۔ وہ ایک ترکی شبیوق بینے حقہ پی رہا تھا ۔ اس جماعت کو دیکھ کر وہ تعظیم کے لیٔے کھڑا ہو گیا ۔ اور مغبلکمیوں کو سلام ادب سے سلام کیا ۔

کرنگیں نے اپنی ملاقات کا مدعا ظاہر کیا تو مصطفےٰ کچھ کوئی انگریزی زبان بول سکتا تھا مگر اپنے خیالات بخوبی ظاہر کر سکتا تھا ۔ اور دوسرے کی گفتگو سمجھ سکتا تھا متردد ہوا اور کہنے لگا ڈچیس سے ملاقات کرنے کا وقت نہوا ۔ ابھی بہت سویر ہے ۔ ہاں اس نے ملاقات کا وقت مقرر کیا ہو تو اور بات ہے ۔ سر جان نے اسکو ایک اشرفی دی ۔ تو خادم مذکور جماعت کو لیڈی مذکور کے کمروں کی طرف لے چلا ۔ یہ کمرے پہلے فرش پر تھے ۔ اور اسنے محل کا باغ بخوبی نظر آتا تھا ۔

برآمدے میں چند حبشی خادم اور ایک نقیب حاضر تھا ۔ اس شخص کا کام یہ تھا کہ ملاقاتیوں کے آنے کی اطلاع دیتا تھا ۔ وہ پہلے اندر گیا اور پھر واپس آکر کرنگیں اور شاہنوپ وغیرہ کو ایک کمرے میں لیگیا ۔ یہ کمرہ بہت بلند نہ تھا ۔ اسمیں فرنیچر عمدہ تھا ۔ مگر ایسا شاندار نہ تھا ۔

انگیٹھی کے قریب ایک من ۔ تیز نگاہ ۔ ہوشیار اور سمجھدار طویل قامت اور لاغر عورت بیٹھی تھی ۔ اسکے چہرے پر غازہ ملا تھا ۔ پھر بھی اسکے رخسار پر عیاں تھا ۔ کہ وہ بہت دبلی پتلی ہے ۔ اسکے سر پر مصنوعی بالوں کی ٹوپی تھی ۔ جس پر خوشبودار سفوف لگا یا ہوا تھا ۔ اسنے بھوری ساٹن کا لبادہ لیگا ۔ قمیض اور صدری پہنی ہوئی تھی ۔ صدری سے اسکی شکل انیٹھی ہوئی معلوم دیتی تہی ۔

اسکے بمقابل ایک اور کرسی پر ایک مضبوط و قوی مرد ہانوور کی گارڈ کے افسر کی وردی ڈاٹے بیٹھا تھا ۔ یہ کونٹ برنسڈ ورف تھا ۔ اس جماعت کے کمرے میں

داخل ہونے پر کونٹ نے کو کرسی سے اٹھا۔ اور جنٹلمینوں کے لئے جگہ خالی کر دی۔ کرگیس نے
سرجان بلنٹ کا باقاعدہ طور پر ڈچیس سے تعارف کرایا۔

ڈچیس کنڈال بھانپ گئی تھی کہ سرجان بلنٹ کچھ تحفہ دینے آیا ہے
اور اسکا آنا خالی از مدعا نہیں۔ اس خیال سے اسنے سرجان کا بخوشی خیر مقدم کیا۔ اور اسکو
اس کرسی پر جو کونٹ نے خالی کی تھی۔ بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ کونٹ برنسڈ ورف شاہنوپ
کے ساتھ ایک کھڑکی کی طرف چلا گیا تھا۔

ڈچیس موصوف انگریزی زبان نہ بول سکتی تھی۔ لیکن کرگیس
جو جرمنی زبان سے واقف تھا۔ ترجمان کا کام دینے لگا۔

ڈچیس (سرجان کی طرف دیکھکر) سرجان بلنٹ کو کہدیں کہ میں نے اکثر اسکا ذکر خیر سنا ہے
اگر میں غلطی نہیں کرتی وہ بحر جنوبی کی مشہور کمپنی کا سب گورنر ہے۔ جسکا گورنر حضور پر نور شاہ
انگلستان ہے۔

سرجان کو اسکا مطلب سمجھا یا گیا۔ تو اسنے ڈچیس کو نہایت ادب سے سلام کیا۔

ڈچیس (سر بلیک کی طرف اشارہ کر کے) اور یہ جنٹلمین کون ہے

کرگیس وہ سر بلیک کمپنی کا ایک ڈائرکٹر ہے۔

ڈچیس مجھے امید ہے کہ کمپنی سرسبز ہے۔

کرگیس ہاں۔ بہت ترقی کر رہی ہے۔ اور فرانسیسی مشرقی کمپنی کی ہوا جاتی ہے۔ سرجان
ان امور میں مسٹر لا کے برابر ہے۔ ڈچیس (دیکھکر) وہ اس صورت میں میں نہایت تعظیم کرنا
چاہتی ہوں۔ میں مسٹر لا کی نہایت تعریف کرتی ہوں۔ اسنے دربار فرانس کے تمام ارکین کو
مالدار کر دیا ہے۔

کرگیس۔ دعنیز نظروں سے سرجان اسکو مثال کی تقلید کرنا چاہتا ہے۔ اگر اسکا بل پاس
پارلیمنٹ نے منظور کر لیا تو کمپنی کے حصوں کی قیمت نہایت بڑھ جائیگی۔

ڈچیس۔ حضور پر نور کو بل منظور کرنے کی ترغیب دیجا سکتی ہے سرجان سے یہ امر بیان کردو
کہ کچھ کہیں کمپنی کے جتنے فالتو حصے ہوں لینا چاہتی ہوں۔

کرگیس سرجان حضور بیگم صاحبہ حصے مانگتی ہیں کتنے حصے انکو دئے جائینگے۔

سرجان دس ہزار پونڈ کے حصے تو

کریگس ؎ جناب بیگم صاحبہ سرجان عرض کرتا ہے - کہ دس ہزار پونڈ کے حصے آپکی نذر کئے جائینگے -

سرجان ؎ یہ حصے مسٹر دیانڈ سونڈولاز کو ایک سوتیس پونڈ فیصدی کے نرخ پر انکے فائدہ کے لئے دئے جائینگے ؎

(جب ڈچیس نے یہ خبر سنی تو اسکی باچھیں کھل گئیں - اور آنکھوں میں چمک نظر آنے لگی)

ڈچیس ؎ مسٹر دیانڈ سونڈ میرا بھی دلال ہے - اسکو کہدیں میری خدمت میں حاضر ہو -

کریگس ؎ جناب وہ آپکی خدمت میں فی الفور حاضر ہوگا -

ڈچیس ؎ سرجان کو کہدو کہ میں شاہ کے سامنے اسکی سفارش کرنے میں اپنی سعی کا کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرونگی -

اس بات کا یقین دلائے جانے پر سرجان اور اسکے رفیق اٹھے اور ڈچیس کو تعظیم سے سلام کرکے کمرے سے چلا کوئٹ برنسڈورف دروازہ تک انکے ہمراہ آیا - کوئٹ ڈبلنٹ سے سرجان میں نے سنا ہے آپ بحر جنوبی کی کمپنی کے ذریعے حیرت انگیز باتیں کرنا چاہتے ہیں - میں بھی تھوڑے سے حصے لینا چاہتا ہوں -

سرجان ؎ آپ کو ایک ہزار پونڈ کے حصے بخوشی دئے جائینگے -

کریگس ؎ یہانتک تو معاملہ خوب نپٹ گیا - آپ کونٹیس کی طرف چلنا چاہئے - وہاں ہمکو زیادہ روپیہ دینا پڑیگا - کیونکہ اسکی دو بھتیجیاں بھی ہیں -

پچیسواں باب

کونٹیس پلاٹن -

مصطفےٰ ان لوگوں کو کونٹیس پلاٹن کے کمروں کی طرف لے چلا - جو ڈچیس مذکور کے کمروں سے کس قدر فاصلہ پر محل شاہی میں واقع تھے -

کونٹیس اسوقت کھانا تناول کر رہی تھی - مگر اسنے ملاقاتیوں کو اندر آنے کی اجازت دی - تمام جنٹلمین ایک عالیشان دیوانخانہ سے گذر کر ایک کمرے میں پہنچے جسمیں کونٹیس اور اسکی دونوں بھتیجیاں ایک میز کے گرد کرسیوں پر بیٹھی ماحضر تناول کر رہی تھیں -

یہ دو نوجوان حسین اور دلفریب لڑکیاں کونٹ پلاٹن کی بیٹیاں تھیں - جو کونٹیس کا بھائی تھا - کونٹیس نے زردوزی ڈھیلا لباس پہنا ہوا تھا - اور وہ اسقدر فربہ تھی کہ ایک صوفے پر بمشکل سما سکتی

تھی ۔ اسکے فربہ ہونے کا باعث کاہلی و عیش پسندی تھی ۔ اسکی موٹی انگلیوں پر قیمتی انگشتریاں
اور چھلے تھے ۔ اسکی آنکھیں اسوقت نشیلی تھیں ۔ ہوائیں وال پول کے مطابق تیز اور مہیب
نہ تھیں ۔ اسکے رخسار کشادہ و ابرو گھنے دار اور خمدار تھے ۔ اسکے منہ پر غازہ ملا ہوا تھا۔
جب یہ لیم و شحیم کونٹیس ہنستی تھی ۔ سو وہ ہلنے لگتا تھا ۔
کونٹیس پلاٹن میں تکلف یا وضعداری نام کو نہ تھی ۔ اسکے سامنے آداب
مجلس کا کوئی خیال نہ کرتا تھا اس امر اور دیگر امور میں وہ پابند وضع وچیس کنڈال سے
بہت کچھ مختلف تھی ۔
اسنے ملاقاتیوں کا بلا تکلف استقبال کیا ۔ اور کرگیس اور سٹانہوپ کو دیکھ
کر بہت خوش ہوئی ۔ اور سر جان بلنٹ کو اپنے قریب ایک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا ۔
یہ لیڈی انگریزی بات بخوبی بولتی اور سمجھ سکتی تھی ۔ اسلئے کسی ترجمان کی ضرورت
نہ تھی ۔ سر جان اس کی خوش خلقی سے بہت خوش ہوا ۔ اور اسکے سوالات کا بے تکلف جواب دینے
لگا ۔
اسنے سر بلیک سے بھی بے توجہی نہ کی ۔ بلکہ ایسے پیرایہ میں اُسنے باتیں اس سے بھی
کیں کہ وہ بہت خوش ہُوا ۔
کرگیس نے سر جان کا کونٹیس سے تعارف کرایا ۔ اور اسنے باتوں میں اسکے
آنے کا مدعا بیان کیا ۔ کہ بحر جنوبی کی کمپنی کے متعلق ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہے اس سے کونٹیس
نے اس مضمون پر گفتگو شروع کی ۔
کرگیس اور سٹانہوپ اسکی دونوں بھتیجیوں سے گفتگو کرکے خوش ہوتے تھے
سر جان نے کونٹیس کو دچیس کنڈال کے برابر رشوت پیش کی ۔ اور اسنے بخوشی قبول کی ۔
مگر کونٹیس نے کچھ رقم طلب کی ۔ جسکے دینے کے لئے سر جان پہلے سے ہی تیار تھا ۔
کونٹیس (مسکرا کر) سر جان یقین جانو کہ تمہارا ایل شاہ عالم پناہ منظور فرمائینگے ۔ لیکن ان لڑکیوں کو
بھی کچھ ملنا چاہئے ۔
سر جان ۔ بیشک میں نے پہلے سے انکا حصہ نکال رکھا تھا ۔ میں نے دس ہزار پونڈ کے حصے ۔
خاص انکے لئے رکھے ہیں ۔ آپ ان دونوں کے درمیان تقسیم کر سکتے ہیں ۔
کونٹیس (خوش ہوکر) سر جان تمہاری فیاضی قابل تعریف ہے ۔ میں آپکی ہمیشہ ممنون ۔

احسان مند ہونگی — میں ان لڑکیوں کو یہ خوشخبری سناتی ہوں - (جرمن میں) پیاری لڑکیو! تمہارا کیا خیال ہے - تم بہت مالدار ہو جاؤ گی - میں نے ایک انگریزی کمپنی کے ساتھ جسکا گورنر شاہ عالم پناہ ہے - اور یہ شریف آدمی سب گورنر ہے - ایک سودا کچھ حصے لینے کا کیا ہے - میں اس سے تم کو بھی حصے دینا چاہتی ہوں - تم میں سے ہر ایک کو پانچ پانچ ہزار کے حصے ملینگے - سرجان کیا یہی رقم لکھی تھی ؟"

سرجان :- ان حصوں کی قیمت اور سود ملا کر اس سے زیادہ رقم بنیگی - آپ سات ہزار لکھ دیں -

دونوں لڑکیاں خوش ہو کر کونٹیس سے لپٹ گئیں - اور نظروں سے سرجان کا شکریہ ظاہر کرنے لگیں -

بڑی :- پیاری خالہ یہ اس لاٹری سے جسکا ہم ذکر کر رہی تھیں - ہزار درجہ بہتر ہے -

چھوٹی :- (سرجان کی طرف دیکھ کر) ہم کو حصے کب ملینگے ؟"

سرجان :- ابھی - مسٹر وینانڈ سولڈ تمہارے حصوں کا محافظ ہے گو ابھی انکا فروخت کرنا بہتر نہیں -

کونٹیس :- میں سمجھتی ہوں "

مسٹر متیھو خزانہ کا ایک افسر کونٹیس کے کمرے میں بیٹھا تھا - اور ملاقاتیوں کے آنے پر ایک گوشہ میں چلا گیا تھا - وہ شانوپ کو آہستہ آواز میں کہنے لگا "

تم لوگوں کو نقل کرنا خوب آتی ہے - میرے خیال میں ڈچیس کے کمرہ میں ایک مرتبہ نقل دکھانے سے سرجان کو اپنا کرتب کھانے کا خواب دیکھ آ گیا ہے -

شانوپ نے قہقہہ لگایا مگر کچھ جواب نہ دیا -

تھوڑی دیر بعد سرجان اور اسکا دوست کمرے سے چلے گئے - مگر کونگس اور شانوپ کو کونٹیس نے ٹھیرا لیا -

بیلیک اور سرجان اس افسر کی کاروائی سے نہایت خوش اور شاد ہو کر محل شاہی سے چلنے کی تیاری کرنے لگے - مگر ابھی انکو ایک اور ملاقات کرنے کا موقع ملنے والا تھا -

چھبیسواں باب

شاہ چارلس اول

یہ دوست مصطفیٰ کی رہبری سے محل شاہی کے طویل برآمدوں ۔ اور عالیشان کمروں سے گذرتے ہوئے جا رہے تھے ۔ کہ یکایک مقابل سمت سے تین شخص نمودار ہوئے ۔

انکو دیکھ کر ترک خادموں نے سرگوشی کی کہ یہ شاہ عالم پناہ ہیں ۔ مگر انہوں نے پہلے ہی حضور پر نور کو پہچان لیا تھا ۔ انکے ہمراہ اول سنڈرلینڈ اور کونٹ برلنڈ ورف تھا ۔ شاہ اور اسکے ہمراہی بائیں جانب ایک کمرے کی طرف لوٹے گذرنے سے پیشتر شاہ نے مصطفیٰ کی طرف اشارہ کیا ۔

مصطفیٰ (دونوں دوستوں سے) دو صاحبان آپ یہیں ٹھیریں ۔ حضور پر نور میرے خیال میں آپ سے گفتگو کرنا چاہتے ہیں کہ

چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔ مصطفیٰ شاہ کی طرف سے ہو کر واپس آیا اور اپنے گندمی چہرے پر تسکین ڈال انکو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا ۔

ارل سنڈرلینڈ انکو کمرے کے دروازے پر ملا ۔ اور شاہ عالم کی خدمت میں پیش کرنے سے پیشتر اسکی اور سرجان کی یہ گفتگو ہوئی ۔

سنڈرلینڈ ۔ حضور پر نور نے سنا ہے کہ تم محل میں آکے ٹھیرے ہو ۔ وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں ۔ میں نے صدر خزانچی سے ملاقات کی ہے ۔ اور اسنے مجھے یقین دلایا تھا کہ آپکا بل چند ترمیمیں کر کے پیش اور اسکی تائید کی جانی چاہیے ۔

سرجان ۔ یہ آپکی عین نوازش ہوگی ۔

اسکے بعد ارل سنڈرلینڈ انکو ایک کمرے میں لیگیا ۔ مصطفیٰ نے اسکا دروازہ بند کر دیا اور خود باہر کھڑا رہا ۔ یہ کمرہ پہلی منزل پر واقع تھا ۔ اور اسکے متصل کئی اور کمرے واقع تھے ۔ اور یہ دیوانخانے کا کام دیتا تھا اسکی دیواروں پر تاریخی مذاق کی بڑی بڑی تصاویر معلق تھیں ۔ ہنری ہفتم ۔ ہنری ہشتم ۔ شاہ ولیم ۔ ملاریں وغیرہ کی تصویریں سنہ حکومت کے لحاظ سے ترتیب دی ہوئی تھیں ۔ اور انگیٹھی کے اوپر شاہ جارج اول کی والدہ ایلکٹریس صوفیا کی تصویر تھی ۔ سنڈرلینڈ اور سرجان قریب پہنچے تو جارج اول آگ کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا تھا ۔ اسکے خط و خال اپنی خوبصورت والدہ کے مشابہ تھے ۔ اسکے خط و خال بڑے بڑے اور نمایاں تھے ۔ گوینتر سے فیاضی اور نکالی ظرفی مترشح ہوتی تھی ۔ اسکی پیشانی بلند ۔ ناک بڑی اور خوش وضع ۔ آنکھیں ٹیڑھی ٹیڑی ۔ بالائی ہونٹ ۔۔۔ پڑا منہ بھرا ہوا ۔ مگرور اور عیش پرستی پر دلالت کرتا تھا ۔ اسکی ناک بھدی جھری کی وجہ سے ناموزوں معلوم ہوتی تھی ۔ شاہ عالم پناہ کی عمر ساٹھ سال کے قریب تھی ۔ مگر

خاص شکست دی تھی - مگر چونکہ وہ انکو پارلیمنٹ میں نکال نہ سکتا تھا - اسکی طاقت کے لوگ بہت متعجب اور غصہ ہوئے تھے - اور بالاخر اسنے فریق مخالف کے زیر سایہ عہدہ قبول کر لیا تھا - اسکے بعد اسنے گورنمنٹ پر حملہ کرنا ترک کر دیا -

وال پول شہزادہ عالمیاں کا منظور نظر بنگیا تھا - اس شہزادہ کو اپنی عزت [illegible] اور راغب کرنے میں اسکی عاقبت بینی اور احتیاط کا آخر اسکو بہت عمدہ صلہ اور انعام ملا - اسکو اعلی درجہ کی مالی فراست اور سمجھ تھی - اور چند سال پیشتر اسنے قومی قرضہ کے تخفیف کرنیکا ایک بل (مسودہ) پیش کیا تھا - مگر اسکے پاس ہونے میں اسکو ناکامی حاصل ہوئی تھی - بظاہر وہ کمپنیوں کے حصے خریدنے وغیرہ کا مخالف تھا - مگر عملی طور سے اسکا اور شیوہ تھا - یعنے کمپنیوں کے حصے خرید کر اور پھر انکو دلالوں کے ذریعہ فروخت کر کے اسنے بہت سا روپیہ کمایا تھا - وہ اس اصول کا پابند تھا کہ ہر ایک شخص اپنی قیمت رکھتا ہے - اسلئے وہ ہر وقت ایک ہی اصول پر پابند رہنے کا خاکہ اڑایا کرتا تھا - وہ ہمیشہ مصلحت وقت کے معانی سے اپنے اصولوں کو تبدیل کرتا رہتا تھا - المختصر اسنے رشوت کے ذریعہ اپنا رسوخ پیدا اور اسکو قائم رکھا تھا - اسکو تاریخ میں رشوت دہی اور رشوت ستانی کا باپ قرار دیا گیا ہے -

اسکی شکل و صورت دلفریب اور دلپسند تھی - وہ وجیہہ اور خوش وضع آدمی تھا - گو اسکا قد بہت چھوٹا تھا - وہ دیہاتی شریف ہونیکا بہانہ کیا کرتا تھا - اسکا چہرہ گول اور رنگدار تھا - اور صحت تندرستی پر دلالت کرتا تھا اسکی طبیعت شگفتہ اور مذاق پسند تھی - اسنے سادہ بھورا لباس پہنا ہوا تھا - اور سر پر اس زمانہ کی معمولی وگ (ٹوپی) تھی -

شہزادہ کے کمرہ میں داخل ہونے پر سر جان ملبنٹ اور اسکا دوست رخصت ہونے لگے مگر [illegible] نے بھنوں سے اشارہ کیا تو وہ رک گئے -

شہزادہ اپنے والد کی ناراضگی سے کسیقدر ملول ہوا - مگر وہ بہت جلد آگے بڑھا اور زانو ٹیک کر بادشاہ کے ہاتھ کو اپنے ہونٹوں پر رکھا -

جارج اول (ترش رو ہو کر) "جناب منہ کہڑے ہو سیہ بتاؤ یہاں تم کیوں آگئے ہو؟"

شہزادہ ویلز "حضور میں یہاں کسی ضروری کام کیلئے نہیں آیا"

جارج اول "ٹھیک ہے پھر یہاں آنیکی کیا ضرورت تھی"

شہزادہ کے قریب آنے پر باقی حاضرین ادب ایک طرف ہو گئے تھے - بادشاہ اور شہزادہ جرمنی زبان میں گفتگو کرتے تھے - اور بظاہر شہزادہ نے ارادہ کر لیا تھا کہ بادشاہ کی باتوں [illegible] ...

کی تجویز میں کامیاب ہوئی - ہر شخص اسکے فوائد میں شریک ہونیکی خواہشمند ہوگا - اور تم بھی اس سے فائدہ اٹھا
شہزادہ" - امید ہے کہ یہ باتیں عرضی کرنمیں میں نے حضور پرنور کا دل نہیں دکھایا - میں نے مسٹر وال پول
کے اشارے پر عمل لیا ہے - میں اس تجویز کے حسن و قبیح کے متعلق رائے قائم نہیں کرسکتا ،،

شاہ" مجھے بخوبی معلوم ہے کہ مسٹر وال پول کس بنا پر اس تجویز کی مزاحمت کرتا ہے - لیکن میرے مشیر
اور صلاح کار اس سے بہتر لوگ ہیں - مجھے یقین ہے کہ وہ بل کی مخالفت کریگا مگر یہ اسکی مخالفت کے باوجود
پاس ہوجائیگا ،،

اس جملہ کے ساتھ ہی بادشاہ نے ایسا اشارہ کیا جس سے یہ معلوم ہوتا تھا - کہ اب تم چلے جاؤ
تمہارے یہاں رہنے کی ضرورت نہیں -

شہزادہ نے پھر بادشاہ کو جھک کر سلام کیا اور اسکے ہاتھ کو بوسہ دیا - اور پھر مسٹر سینڈر
اور اپنے ساتھیوں کو سلام کرکے پیچھے کے دروازے میں سے چلا گیا -

اس گفتگو کا بہت سا حصہ سنڈرلینڈ نے سن لیا تھا - وہ جرمن زبان بخوبی سمجھتا تھا - آج
اشاروں میں سرجان کو اسکا مطلب سمجھا دیا تھا -

شاہ (سرجان کو قریب آنیکا اشارہ کرکے) سرجان مسٹر وال پول تمہارے بل کی مخالفت کریگا - لیکن
تم اسکی مخالفت کی کچھ پروا نہ کرو - یہ پاس ہوجائیگا ،،

شاہ" تم ہی قرضہ ادا کردو - اور تم مسٹر وال پول سے زیادہ ملک کی خدمت کروگے ،،

پھر شاہ نے اپنا ہاتھ دراز کیا - سرجان اسکو بوسہ دیکر اپنے دوست سر بلنٹ - سنڈرلینڈ کے
ہمراہ اس کمرہ سے چلا گیا - ارل سنڈرلینڈ نے انکو ہاتھ پہ تہ دل سے مبارکباد دی -

ارل" وال پول اور شہزادہ نے ایسے بیوقت آنے سے اپنے منصوبہ کو خاک میں ملا دیا ہے - اب تم مخالفت
کی کچھ پروا نہ کرو تمہاری کامیابی یقینی ہے ،،

اسطرح مطمئن ہوکر دونوں دوست محل شاہی سے چلے گئے پال مال پر پہنچ کر سرجان نے اپنے خیالات
خوشی و ظفر کا اظہار کیا -

سرجان" آج کا کام نہایت عمدہ اور حیرت انگیز کام ہے - میں ڈائرکٹروں کے سامنے اسکی رپورٹ کرونگا
بل کے پاس ہونیکا یقین ہے ،،

سر بلنٹ" - ابھی وال پول کی طرف سے خطرہ ہے - کیا اسکی مخالفت کو خاموش کرنیکی
کوئی سبیل نہیں ،،

کونٹیس ۔ (مسکرا کر) سر جان یقین جانو کہ تمہارا بل شاہ عالم پناہ منظور فرمائینگے۔ لیکن ان لڑکیوں کو بھی کچھ ملنا چاہیئے۔"

سرجان :"بیشک ۔ میں نے پہلے سے انکا حصہ نکال رکھا تھا۔ دس ہزار پونڈ کے حصے خاص ان کے لئے ہیں۔ آپ ان دونوں کے درمیان تقسیم کر سکتے ہیں۔"

کونٹیس ۔ (خوش ہو کر) سر جان تمہاری فیاضی قابل تعریف ہے۔ میں آپکی ہمیشہ ممنون احسان رہونگی۔ میں ان لڑکیوں کو یہ خوشخبری سناتی ہوں۔ (جرمن میں) پیاری لڑکیو تمہارا اقبال ہے۔ تم بہت مالدار ہو جاؤگی۔ میں نے ایک انگریزی کمپنی کے شیئر کا گورنر شاہ عالم پناہ ہے۔ اور یہ آدمی سب گورنر ہے۔ ایک سودا کچھ حصے لینے کا کیا ہے۔ میں اس سے [illegible] کبھی حصے لینے چاہتی ہوں۔ تم میں سے ہر ایک کو پانچ پانچ ہزار کے حصے ملینگے۔ سر جان کیلئے بھی رقم کی تھی۔

سرجان ۔ ان حصوں کو قیمت اور سود ملا کر اس سے زیادہ رقم ملیگی۔ آپ [illegible] ہزار کہدیں۔"

دونوں لڑکیاں خوش ہو کر کونٹیس سے لپٹ گئیں اور نظریں سر جان کا شکریہ ادا کرنے لگیں۔"

ٹرڈی ۔ یہ پیاری خالہ یہ اس لاٹری سے جس کا ہم ذکر سنتی تھیں ہزار درجہ بہتر ہے۔"

چھوٹی ۔ (سرجان کی طرف دیکھ کر) ہم کو حصے کب ملینگے؟"

سرجان :"ابھی ۔ مسٹر ہیلنڈ سولڈ تمہارے حصوں کا محافظ ہے۔ مگر ابھی ان کا فروخت کرنا بہتر نہیں۔"

کونٹیس :"میں سمجھتی ہوں۔"

[illegible] ایک افسر کونٹیس کے کمرے میں بیٹھا تھا اور ملاقاتیوں کے آنے پر ایک گوشہ میں چلا گیا تھا۔ وہ سٹاپ ہوپ کو آہستہ آواز میں کہنے لگا "تم لوگوں کو نقل کرنا خوب آتی ہے۔ میرے خیال میں ڈچیس کے کمرے میں ایک مرتبہ نقل دکھانے سے سرجان کو اپنا کرتب دکھانے کا خوب ڈھب آگیا ہے۔"

[illegible]

تھوڑی دیر بعد سر جان اور اس کا دوست کمرے سے چلے گئے۔ مگر [illegible] اور سٹاپ ہوپ کونٹیس سے [illegible]

بلیک اور سرجان اس دونگی کارروائی سے نہایت خوش اور مطمئن ہو کر محل شاہی سے چلنے کی تیاری کرنے لگے کہ ابھی ان کو ایک اور ملاقات کرنے کا موقع ہتھے چڑھ گیا تھا۔

چھبیسواں باب (۲۶)

شاہ جارج اول

یہ دوست مصطفےٰ کی رہبری سے محل شاہی کے طویل برآمدوں۔ اور عالیشان کمروں سے گذرتے ہوئے جا رہے تھے۔ کہ دفعتاً بالمقابل تخت سے تین شخص نمودار ہوئے۔

ان کو دیکھ کر ترک خادم نے سرگوشی کی کہ یہ شاہ عالم پناہ ہیں۔ مگر انہوں نے پہلے ہی حضور پرنور کو پہچان لیا تھا۔ ان کے ہمراہ ارل سنڈرلینڈ اور کونٹ برنسڈروف تھا۔ شاہ اور اس کے ہمراہی بائیں جانب ایک کمرے کی طرف لوٹے۔ مگر اس سے پیشتر شاہ نے مصطفےٰ کی طرف اشارہ کیا۔

مصطفےٰ۔ دونوں دستوں سے) صاحبان آپ یہیں ٹھیریں۔ حضور پرنور میرے خیال میں آپ سے گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مصطفےٰ شاہ کی طرف سے ہو کر واپس آیا اور اپنے گندمی چہرے پر شکن ڈال ان کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔

ارل سنڈرلینڈ کمرے کے دروازے پر ملا۔ اور شاہ عالم پناہ کی خدمت میں ان کو پیش کرنے سے پیشتر اس کی اور سرجان کی یہ گفتگو ہوئی۔

سنڈرلینڈ۔ حضور پرنور نے شاہانہ کرم سے محل میں آپ کے ہونے سے [illegible] آپ نے شاہا بختے ہیں۔ میں نے حضرت تک اپنی سند ملاقات کی ہے۔ اور ان کو یقین دلایا ہے کہ آپ جانیں چند تحفے پیش کرنے پیش اور ان کی تابعداری بجا لائیں گے۔

سرجان۔ یہ آپ کی عین نوازش ہوگی۔

اس کے بعد ارل سنڈرلینڈ ان کو ایک کمرے میں لے گیا۔ مصطفےٰ نے اس کا دروازہ بند کر دیا اور خود باہر کھڑا رہا۔

یہ کمرہ پہلی منزل پر واقع تھا اور اس کے متصل کئی اور کمرے واقع تھے۔ اور یہ دیوانخانے

کا کام دیتا تھا۔ اس کی دیواروں پر تاریخی مذاق کی بڑی بڑی تصاویر معلق تھیں۔ ہینری ہفتم ہینری ہشتم۔ شاہ ولیم۔ ملڈائن وغیرہ کی تصویریں سنہری گلدستوں کے طاق سے ترتیب دی ہوئی تھیں۔ اور انگیٹھی کے اوپر شاہ جارج اول کی والدہ ایلیکٹریس صوفیا کی تصویر تھی۔"

سنڈرلینڈ اور سرجان قریب پہنچے تو جارج اول آگ کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا تھا۔ اس کے خط وخال اپنی خوبصورت والدہ کے مشابہ تھے۔ اس کے خط وخال بڑے بڑے اور نمایاں تھے۔ گو بشرہ سے فیاضی اور عالی ظرفی مترشح ہوتی تھی۔ اس کی پیشانی بلند۔ ناک بڑی اور خوش وضع آنکھیں بڑی بڑی۔ بالائی ہونٹ … منہ کھلا ہوا۔ کھردرا اور … پر سختی پیدا … کرتا تھا اس کی … بدمزاجی کی وجہ سے ناموزوں معلوم ہوتی تھی۔"

شاہ عالم پناہ کی عمر ساٹھ سال کے قریب تھی۔ مگر پیرانہ سالی کے آثار اس کی شکل سے نہ پائے جاتے تھے۔ رنگ زرد تھا۔ مگر اس سے بیماری نہ پائی جاتی تھی۔ اس کا انداز بارعب۔ اور قابل تعظیم تھا۔ گو عموماً سرد مہری اور کم گوئی کا عادی تھا۔ مگر بے تکلفی اور خوش طبعی بھی اختیار کر لیتا تھا اور اکثر مذاق اور ہنسنے میں … کرتا تھا۔

شاہ معظم نے بھورے کپڑے کا سادہ لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ بے پرنس یا آرائش کی کوئی اور چیز نہ تھی۔ سر پر مصنوعی بالوں کی ایک ٹوپی تھی۔ جس کے کاکل اوسط سے گردن اور کندھوں تک پہنچے ہوئے تھے۔"

جارج اول میں بہت اچھی قابلیتیں تھیں۔ جن کی وجہ سے وہ اپنے اعلیٰ عہدے کے لائق تھا۔ وہ دانشمند اور مستقل مزاج تھا۔ … لیکن … اپنی بات سے ہٹتا تھا۔ گو … نہایت سختی سے سزا دیتا تھا۔ عام طور پر وہ رحم اور مہربانی کو مدنظر رکھتا تھا۔ گو اس کے مذاق اور میلان جنگی تھے۔ مگر وہ صلح و امن کو دل سے پسند کرتا … وہ شاہی حقوق سے تجاوز نہ کرتا تھا۔ اور اس کی حدود سے بخوبی واقف تھا۔ مگر ان حقوق میں جو دخل دے ان کا جانی دشمن تھا۔ چونکہ اس نے ہانوور کے چھوٹے دربار میں تربیت پائی تھی۔ اس کے خیالات محدود تھے۔ اس نے انگلستان کے لوگوں کے خیالات سمجھنے اور ان کے … کی کوشش کی۔ اس کو اپنے بیٹے پرنس آف ویلز سے نفرت تھی۔ گو ان کے درمیان والپول کی وساطت سے ظاہری صفائی ہو گئی تھی۔ اس کے دل میں پرنس کی طرف سے ایک ویسی ہی کدورت باقی تھی۔

ارل سنڈرلینڈ کے متعلق بھی چند ریمارک کرنے ضروری ہیں - کیونکہ اس کا اس کے بیں پھر بھی ذکر کیا جائیگا ۔

یہ مشہور ڈیوک ... کا داماد تھا - اور اس کی بیوی ڈچیس کے رسوخ سے وہ وہگ فریق کا سرغنہ بن گیا - آخری لیڈی ماسٹم اور ہارسے کے فریبوں سے اس کو اپنے عہدہ سے علیحدہ ہونا پڑا جارج اول کی تخت نشینی پر کاری فریق کے وزرا معزول کئے گئے - اور سنڈرلینڈ آیرلینڈ کا لارڈ لفٹنٹ مقرر کیا گیا - پھر دیکھے بعد دیگرے حاتم شاہی کا محافظ چیف سکرٹری - آف سٹیٹ - شاہی کونسل کا میر مجلس - اور آخر خزانہ کا لارڈ ہو گیا - وہ بادشاہ کا اس قدر منظور نظر تھا کہ ہانور میں سیر کے اثنا میں حضور پر نور کے ہمراہ رہتا تھا ۔

یہ وزیر بہت فائق و فائق - انتظام معاملات میں ہوشیار اور سب تک بادیانت اور راستباز مشہور تھا - اسی وجہ سے لوگوں میں ہر دل عزیز مشہور تھا - اس کو پرنس آف ویلز کے خلاف ایک مسودہ پیش کرنے میں شکست ہوئی تھی - مگر شاہ پر اس کا اثر قائم اور ملک میں ہر دلعزیزی بدستور تھی ۔

سنڈرلینڈ طویل قامت - وجیہ اور بارعب و باوقار آدمی تھا - اس کا لباس بھولدار مخمل کا تھا - اور اس پر لیس کی سلائی ہوئی تھی "

ارل نے دونوں جنٹلمینوں کو بادشاہ کے حضور میں پیش کیا - شاہ جم جاہ نے سرجان بلینٹ کو پہلے بھی دیکھا ہوا تھا - اور پر نور نے اس کا تپاک سے خیر مقدم کیا "

شاہ - سرجان میں تمہاری ملاقات سے بہت خوش ہوں - میں تم سے چند سوال کرنا چاہتا ہوں - تم نے قومی قرضہ کی تخفیف کی تجویز سوچی ہے " بادشاہ اس وقت فرانسیسی زبان میں گفتگو کر رہا تھا - کیونکہ وہ انگریزی بہت کم بولتا تھا "

سر بلینٹ - بلکہ میں اس قرضہ کو بالکل کالعدم کرنا چاہتا ہوں "

شاہ - کالعدم کرنا چاہتے ہو - یہ بڑی بات ہوگی - واقعی بڑی بات ہوگی لیکن کیا یہ امر ممکن ہے - مجھے تو اس میں شک ہے - میں مالی امور سے واقف نہیں - مگر یہ تجویز عملی طور سے ممکن نہیں ہوتی - میں جانتا ہوں کہ مسٹر لانے فرانسیسی گورنمنٹ کو ۵ کروڑ لاکھ روپیہ دینے کا قومی قرضہ ادا کرنے کے لئے دیئے ہیں - لیکن اس کا روپیہ کاغذ کی صورت میں ہے "

بلینٹ - خداوند نعمت میں پچاس کروڑ پونڈ نقد جمع کرنا چاہتا ہوں اس روپیہ سے ایک

ثلث قومی قرضہ کے بیباق کرنے میں صرف کیا جائیگا۔ میں حضور پرنور کو اپنی تجویز کی تفصیلی باتیں بتانا مناسب خیال نہیں کرتا۔ لیکن حضور کے وزرا کے سامنے میں نے تمام حالات بالتفصیل بیان کر دئے ہیں۔ اور میری رائے میں انہوں نے اس تجویز کی تائید کی ہے۔

شاہ - (سنڈرلینڈ سے) کیا یہ ٹھیک ہے ؟

سنڈرلینڈ - سر جان کی تجویز میرے خیال میں عملی پہلو سے ممکن ہے جن نے صدر خزانچی سے مشورہ لیا تھا اور اس کی بھی یہی رائے تھی۔ سر جان ملیٹ ایک خاص عرصہ کے اندر تمام قومی قرضہ کو ادا کر دینا چاہتا ہے۔ گو مجھے پورا اطمینان نہیں تاہم یقین ہے کہ یہ عملی طور سے ممکن ہے۔ اگر قومی قرضہ بیباق ہو جائے۔ تو حضور کی عہد حکومت تاریخ میں ہمیشہ کے لئے یاد رہیگی۔

شاہ - میں اس امر کو فتح پر ترجیح دونگا۔ اگر سر جان سلطنت کو اس بھاری بوجھ سے سبکدوش کر دے۔ اور مالگذاری سرکار میں اضافہ کر دے جیسا کہ اس نے تجویز کی ہے۔ ملک کے لوگ بہت اچھا خیال کرینگے۔

سر جان نے بادشاہ کے اس حسن ظن ظاہر کرنے پر نہایت ادب سے سلام کیا۔

اس وقت ملاقات میں ایک غیر متوقع خلل واقع ہوا۔ جس کمرے میں شاہ اور سر جان وغیرہ بیٹھے تھے۔ اس کا ایک کمرہ کھلا۔ اور پرنس آف ویلز بمع مسٹر وال پول کے بغیر اطلاع دیئے کمرے میں داخل ہوئے۔

ستائیسواں باب

(ولیعہد اور وال پول)

جارج آگسٹس پرنس آف ویلز جو اپنے والد کے بعد موجودہ تاریخ سے سات سال بعد انگلستان کے تخت پر جلوہ گر ہوا۔ اس وقت سینتیس سال کا تھا۔ وہ بہت پستہ قامت تھا۔ مگر اس کے اعضا متناسب تھے۔ اس کی شکل اپنے والد کے مشابہ تھی۔ گو اس کے خط و خال زیادہ دلکش تھے۔ اور اس کے چہرہ سے خشونت زیادہ پائی جاتی تھی۔ وہ اپنی مرحوم والدہ سوفیہ ڈوروتھی سے بہت محبت کیا کرتا تھا۔ اور وہ اس بے رحمانہ سلوک کو جو اس کے والد نے اس کی ماں سے کیا تھا [illegible] تھا۔

ولیعہد سلطنت یا پرنس آف ویلز بادشاہ کا ہم شکل تھا۔ اس کی پیشانی بلند۔ آنکھیں نمایاں
خط و خال موزون۔ اور ناک ستواں اور سیدھی تھی۔ مگر شہزادہ اپنے باپ کے برابر وجیہہ نہ تھا۔ البتہ
اس سے مغرور زیادہ تھا۔ اور وضعداری اور وضع کی پابندی کو خوب نبھا سکتا تھا۔

اس موقع پر اس نے نارنجی مخمل کا طلائی لہردار کوٹ پہنا ہوا تھا۔ اور زری کی صدری۔
چھاتی پر جواہرات جگمگ جگمگ کر رہے تھے۔ اور پاپوش پر بھی جواہرات نصب تھے۔

گو پرنس آف ویلز میں اپنے والد کے برابر قابلیت نہ تھی۔ مگر اس میں ایسے اوصاف بہت
تھے جن کی وجہ سے عوام میں زیادہ ہر دل عزیز تھا۔ وہ عام موقع میں زیادہ شریک ہوتا تھا
اس کے اطوار شائستہ۔ اور دلفریب تھے۔ وہ لوگوں کے ساتھ ملنساری اور اخلاق سے
پیش آتا تھا۔ اور انگریزی زبان سے بخوبی واقف تھا۔ اور اپنی آئندہ رعایا کے خیالات
بخوبی سمجھ سکتا تھا چونکہ شہزادہ لوگوں میں بہت ہر دل عزیز تھا اس باعث سے بادشاہ اس
سے بہت حسد کرتا تھا۔ اور پہلے سے زیادہ متنفر ہو گیا تھا۔

اس کے ساتھ یہ مشہور مدبر تھا اس وقت صرف مسٹر والپول کے نام سے مشہور تھا۔
اس مقام پر اس مدبر کے کچھ حالات بیان کرنے بھی ضروری معلوم ہوتے ہیں۔

گو والپول نے وہگ وزارت کے زیر سایہ عہدہ سرکاری قبول کیا تھا۔ اور شاہ ہنوور
اور سنڈرلینڈ نے اس کو افواج انگلستان کا پے ماسٹر (تنخواہ تقسیم کرنے والا) مقرر
کیا تھا۔ وہ دراصل [illegible] فریق کی طرح [illegible] تھا۔ اور ہوس آف کامنز یعنی دار العوام
میں اس کو اتنی فوقیت حاصل تھی۔ کہ اسکا تھوڑے عرصہ میں لیڈر بننا قرین قیاس تھا
[illegible] فریق کا مشہور دشمن رہا [illegible] شہزادہ کی موافقت کرنے میں اس
[illegible] نکال سکتا تھا۔ اس [illegible]
[illegible] تھے۔ اور [illegible]
[illegible] قبول کر دیا تھا۔ اس کے بعد اس نے [illegible]

والپول شہزادہ کا [illegible] ہو گیا تھا۔ اس شہزادہ کو اپنی طرف [illegible]
[illegible] اس کی عاقبت [illegible] اور احتیاط کا [illegible]
اس کو [illegible] اور [illegible] تھی۔ [illegible] سال پیشتر [illegible]
[illegible] ایک بل (مسودہ) پیش کیا تھا۔ مگر اس کے پاس کرانے میں اس کو ناکامی حاصل

ہوئی تھی۔ بظاہر وہ کمپنیوں کے حصے خریدنے وغیرہ کا مخالف تھا۔ مگر عملی طور سے اس کا اور شیوہ تھا۔ یعنے کمپنیوں کے حصے خرید کر اور پھر انکو دلالوں کے ذریعے فروخت کر کے اس نے بہت سا روپیہ کمایا تھا۔ وہ اس اصول کا پابند تھا۔ کہ ہر ایک شخص اپنی قیمت رکھتا ہے اس لئے وہ ہر وقت ایک ہی اصول پر پابند رہنے کا خاتمہ اڑایا کرتا تھا۔ وہ ہمیشہ مصلحت وقت کے لحاظ سے اپنے اصولوں کو تبدیل کرتا رہتا تھا۔ المختصر اس نے رشوت کے ذریعے اپنا رسوخ پیدا اور اس کو قائم رکھا تھا۔ اس کو تاریخ میں رشوت دہی اور رشوت ستانی کا باپ قرار دیا گیا ہے"

اس کی شکل وصورت دلفریب اور دل پسند تھی۔ وہ وجیہ اور خوش وضع آدمی تھا گو اس کا قد بہت چھوٹا تھا۔ وہ دیہاتی شریف ہونے کا بہانہ کیا کرتا تھا۔ اس کا چہرہ گول اور گلابی۔ اور صحت و تندرستی پر دلالت کرتا تھا۔ اس کی طبیعت شگفتہ اور مذاق پسند تھی۔ اس نے سادہ کپڑے الباس پہنا ہوا تھا۔ اور سر پر اس زمانہ کی معمولی وگ (ٹوپی) تھی۔

شہزادہ کے کمرے میں داخل ہوتے ہی سرجان ملینٹ اور اس کا دوست رخصت ہونے لگے مگر بادشاہ نے پیچھے کے اشارہ کیا تو وہ رک گئے"

شہزادہ اپنے والد کی ناراضگی سے کسی قدر ملول ہوا۔ مگر وہ بہت جلد آگے بڑھا۔ اور زانوں جھکا کر بادشاہ کے ہاتھ کو اپنے لبوں پر رکھ لیا۔

جارج اول۔ (سرد مہری سے) جناب اٹھ کھڑے ہو۔ یہ بتاؤ یہاں تم کیوں آئے ہو۔

شہزادہ ۔(کھڑے ہو کر) میں یہاں کسی ضروری کام کے لئے نہیں آیا"

جارج اول۔ ٹھیک! اچھا۔ سرے۔ سے آنے کی کیا ضرورت تھی۔

شہزادہ کے قریب آنے پر باقی حاضرین ادب سے ایک طرف ہو گئے تھے۔ بادشاہ اور شہزادہ جرمنی زبان میں گفتگو کرتے تھے۔ اور بظاہر شہزادہ نے ارادہ کر لیا تھا۔ کہ بادشاہ کی باتوں سے ناراض نہ ہو"

شاہ۔ میں پھر پوچھتا ہوں۔ تم یہاں کیوں آئے ہو"

شہزادہ۔ میں حضور پر نور سے کچھ خلوت میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ یہاں ایک شخص موجود ہے جس کے سامنے میں ہر گز کچھ بول نہیں سکتا"

شاہ۔ اگر [illegible]

کی مخالفت کی کچھ پرواہ نہ کرونگا"

شاہ - قومی قرضہ ادا کردو - اور تم سر ڈوال پول سے زیادہ ملک کی خدمت کرو گے -

پھر شاہ نے اپنا ہاتھ دراز کیا - سر جان اس کو بوسہ دیکر اپنے دوست سر بلیک اور پیڈن کے ہمراہ اس کمرے سے چلا گیا - ارل سنڈرسینڈ نے ان کو دروازہ پر تہ دل سے مبارکباد دی "ارل ڈوال پول اور شہزادہ کے ایسے موقت آنے سے اپنے منصوبہ کو خاک میں ملا دیا اب تم مخالفت کی کچھ پرواہ نہ کرو - کامیابی یقینی ہے"

اس طرح مطمئن ہو کر دونوں دوست محل شاہی سے چلے گئے - پال مال پر پہنچ کر سر جان نے اپنے خیالات کا بخوشی اظہار کیا -

سر جان - آج صبح کا نہایت عمدہ اور حیرت انگیز کام ہے - میں ڈائریکٹروں کے سامنے اس کی رپورٹ کرونگا - اب بل کے پاس ہونیکا یقین ہے"

سر بلیک - ابھی وال پول کی طرف سے خطرہ ہے - کیا اس کی مخالفت کو خاموش کرنے کی کوئی سبیل نہیں"

سر جان - نہیں - اگر اس سے مصالحت کرنے کی کوشش کی گئی وہ ہارا اور مخالف ہو گا اب یہ بتاؤ کہ اس بدمعاش کا تم نے تم کو دھمکی آمیز خط لکھا تھا کیا بندوبست کیا میری رائے میں تم لوگ وصیت نامہ حاصل کیا ہے"

سر بلیک - اس شخص کو قابو کرنا ذرا دشوار ہے - تاہم اندیشہ کی کوئی بات نہیں"

سر جان - وصیت نامہ اس کے قبضے میں خطرہ ہی خطرہ ہے - تمہاری حفاظت اس کے قبضہ حاصل کرنے میں ہے - خواہ کسی ذریعہ - اور خواہ کتنا ہی روپیہ دیکر حاصل کرو"

اس وقت وہ سر بلیک کے مکان کے قریب پہنچ گئے تھے - اس نے اپنے دوست کو کچھ ناشتہ کرنے کے لئے کہا - مگر سر جان لیفٹ ویاٹ سوالڈ سے ملاقات کرنیکا عذر کرکے ایک گاڑی میں سوار ہو کر تبادلہ کے بازار کی طرف چلا گیا

اٹھائیسواں باب

لیڈی نادیرا

لیڈی نادیرا ... [illegible]

لنڈن کے نوجوان سکوائر کی غارت تھی - اس کا اصلی نام ایمیریا مانسفورد تھا - اور پچیس سال پیشتر اس کے حسن خداداد کی اس قدر شہرت تھی کہ لنڈن کے شوقین اس کی صحت کے جام پیا کرتے تھے - شاہ ولیم اور ملکہ ان کے عہد میں یہ ماہ جبین حسن و جمال میں اپنا نظیر نہ رکھتی تھی - گو اس وقت اس کے حسن و جمال میں وہ دلفریبی نہ تھی - جو پچیس سال پیشتر تھی - پھر بھی وہ معمولی حسینوں کو خاطر میں نہ لاتی تھی - گو اس کے قدرتی حسن و جمال میں فرق آگیا تھا - مگر لباس اور مصنوعی فریبوں سے وہ اپنی دلفریبی کو قائم رکھتی تھی جب وہ غازہ ملتی اور فاخرہ لباس زیب تن کرتی تھی - رات کو لیمپوں کی روشنی میں خاص دلفریب معلوم ہوتی تھی - اس کے حسن و جمال کے اظہار کے لئے روز روشن کی روشنی مناسب نہ تھی یعنی دن کے وقت اس کے نقص ظاہر ہوتے تھے -

لیڈی ناریا کو لوگ بہت پسند کرتے تھے - وہ کسی قدر کمزور طبیعت اور بیوقوف بھی تھی مگر اس کے اخلاق بہت عمدہ تھے - اور نوجوانوں کی صحبت کو وہ بہت پسند کرتی تھی - وہ بہت مالدار تھی - اور عموماً ضیافتیں اور رقص کے جلسے کیا کرتی تھی جن میں لنڈن اور اس کے مقامات کے تمام طرحدار بانکے شامل ہوتے تھے - اس کا بازار سٹرانڈ میں ایک عالیشان ایوان تھا - اس سے پارک ہوس کے باغات بخوبی نظر آتے تھے -

لیڈی ناریا اپنے آراستہ و پیراستہ کمرے میں اکیلی بیٹھی تھی اکیلی اس لئے کہا گیا کہ حبشی خادم پامپی کا ہونا نہ ہونا برابر تھا - جو لیڈی موصوف کے کمرے میں آبنوس کی زندہ تصویر یا بت کی طرح پروں کے مورچھل سے میزوں - پلنگوں - سندوقچوں - الماریوں - ظرفوں - اور دیگر اشیاء کو صاف کرتا پھرتا تھا -

لیڈی ممدوحہ ایک آرام چوکی پر نیم غنودگی کی حالت میں ایک رقص کے جلسہ پر جو لیڈی ناڈ نسہیٹڈ نے گذشتہ رات کو دیا تھا غور کر رہی تھی - اس نے نیلی ساٹن کا گون جس کے دامن پر چاندی کی بیلیں لگی ہوئی تھیں پہنا ہوا تھا - اس کی ٹوپی اعلیٰ درجہ کی لیس کی تھی - اور ایک لیسدار رومال چھاتی پر ڈالا ہوا تھا - اس کی قمیص اعلیٰ درجہ کے قیمتی کپڑے کی تھی - انگلی اور چٹیوں کی پاپوش پر جواہرات کے پھول بنے تھے - وہ اپنے خیالات میں محو تھی کہ پامپی نے اس کو چونکا دیا -

پامپی - جناب بیگم صاحبہ -

لیڈی - (آنکھیں کھول کر) کیا معاملہ ہے -

پامپی - [illegible]

بیدار کرنا مناسب سمجھا "

لیڈی - اچھا کیا - پرچیٹ کو چاہئے تھا کہ مجھے قیلولہ کرنے دیتا -

اس وقت ایک قامت مضبوط خادم نے کمرے میں آکر مسٹر ہانٹفورڈ کے آنے کی اطلاع دی +

لیڈی - کون آیا ہے "

پرچیٹ - جناب آپکا ہمشیرہ زاد مسٹر ہانٹفورڈ آیا ہے "

لیڈی - ہیں - وہ یہاں کیسے آیا "

مسٹر ہانٹفورڈ - (کمرے میں آکر) میں آپ کی ملاقات کے لئے آیا ہوں - آپ کچھ ناراض سی ہیں اس لئے صحت وغیرہ کا حال کیا پوچھنا - اس وقت آپ بالکل نوجوان معلوم ہوتی ہیں "

لیڈی - تم اپنی بوڑھی خالہ کی خوشامد کرتے ہو - آئینہ مجھے اور ہی حال بتاتا ہے - بیٹھو اور بیان کرو - تم شہر میں کیسے آئے - تم کہاں ٹھیرے ہو - اور یہاں کیوں نہ ٹھیرے -

سکوائر - میں ابھی آیا ہوں - اور شاہ برڈ تا ؤ قسم سر شفورک میں قیام کیا ہے "

لیڈی - (حیرت سے) میں تو اس کا نام تک نہیں سنا -

سکوائر - نہ سنا ہوگا - یہ ایک آرام دہ سرائے ہے - اور لنڈن کے مغربی حصہ کے اکثر ہوٹلوں سے بہت ارزان نرخ پر کھانا وغیرہ دیتے ہیں - اچھی ہے - مگر اس سرائے میں میرے جانے کی خاص وجہ تھی - وہاں ایک لیڈی ٹھیری ہے - جس سے ——— "

سکوائر چونکہ بتانے میں متردد ہوا -

لیڈی - (جیسے کہ پورا اپنے کے خیال سے) تم کو محبت ہے - تمہارا مدعا مطلب بھی ہے - اچھا وہ کون ہے "

سکوائر - وہ دیہاتی لڑکی ہے - شہر کی کوئی لڑکی میری قسمت میں نہیں - اس کا نام مارگریٹ ریٹکلفٹ ہے - آپ نے اس کی دادی مسٹر ریٹکلفٹ کو جو کس سٹیٹ میں رہتی ہے دیکھا ہوگا

لیڈی - ہاں مجھے بخوبی یاد ہے - اس بڑھیا کا ایک بیٹا ولیم تھا اور وہ بدمعاش اور فضول خرچی کی وجہ سے فی زمانہ قلعہ بند میں مرا تھا - کیا یہ لڑکی اس کی بیٹی ہے -

سکوائر - ہاں حضور کا خیال درست ہے - مارگریٹ اسی کی بیٹی ہے "

لیڈی - اور تم حماقت سے اس پر عاشق ہو گئے ہو "

سکوائر ۔ ابھی نہیں بلکہ میں نے اس سے شادی کی درخواست بھی کی ہے "

لیڈی ۔ اور تمہاری درخواست قبول ہوئی ہے "

سکوائر نے سر ہلایا "

لیڈی ۔ ہیں ! رد ہو گئی ہے ۔ یہ لڑکی مفلس ہوگی ۔ لوسیلے رینکرافٹ تمام جائداد اڑا گیا تھا بیٹہ اپنی والدہ کی جائداد پھر بھی ہاتھ صرف کرنے لگا تھا "

سکوائر ۔ ہاں ۔ مارگریٹ کی سوائے حسن کے اور دولت نہیں ۔ لیکن میرے لئے یہی کافی ہوتی ۔ میں ابھی اس کی طرف سے مایوس نہیں ہوا ۔ جب وہ شہر کی طرف چلی آئی ۔ میں نے اس کا تعاقب کیا "

لیڈی ۔ کیا وہ تمہارے سے گریز کرنے کے لئے شہر آئی تھی "

سکوائر ۔ ہاں ۔ لیکن ممکن ہے وہ اپنا ارادہ تبدیل کر دے ۔ اس کی دادی کا بھی خیال ہے کہ وہ اپنا ارادہ تبدیل کر دیگی ۔ اور مجھے اس سے شادی کرنے کی بار بار درخواست کرنے میں حوصلہ دلاتی ہے ۔ اب میں اصل مطلب بیان کرتا ہوں ۔ میں اس لڑکی کے معاملہ میں آپ سے امداد چاہتا ہوں "

لیڈی ۔ پیارے میں بخوشی امداد کرونگی بتاؤ میری امداد کس طرح مفید ہوگی "

سکوائر ۔ اسکو دعوت دو ۔ اس سے توجہ سے پیش آؤ ۔ اس کو اپنے جلسوں اور رقصوں میں شریک کرو ۔

لیڈی ۔ لیکن جب حسن اور اطوار کے بارہ میں میرے اور تمہارے خیالات مختلف ہیں ۔ اس لڑکی کو شائد تم پسند کرو ۔ لیکن میں ـــــــ "

سکوائر ۔ تم خود اس کی صورت دیکھ کر فیصلہ کر سکتی ہو ۔ وہ نا بہ [illegible] کہیں بے تکلف ہنستی ہے ۔ مسز نیڈن ہتم اعلیٰ خیال لیڈی ہے ۔ اور مارگریٹ سے بچپن سے واقف ہے ۔ وہ بھی شہر لنڈن میں تھوڑے عرصہ بعد آنیوالی ہے "

لیڈی ۔ (غور کے بعد) میں تمہارے پر احسان کرنے کی کوشش کرونگی ۔ میں اس لڑکی سے ملاقات کرنے جاؤنگی ۔ اگر اس کی صورت ویسی ہی دلفریب ہوئی جیسا تم نے بیان کیا ہے میں اس کو اپنے ہاں بلا لونگی "

سکوائر ۔ خوش ہو کر مجھے بھی آپ سے یہی توقع تھی ۔ آپ نہایت نیک دل [illegible]

لیڈی ۔ [illegible] میں عشق کے [illegible]

لیڈی نار برا کے اس جلسے میں لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا۔ کہ دیوان خانہ میں تل رکھنے کو جگہ نہ تھی۔
اس میں اعلیٰ اعلیٰ سرکاری عہدہ دار۔ مدبّر۔ امیر۔ بانکے۔ ادیب اور نامی آدمی شامل تھے
مسٹر نوپ مشہور شاعر کے ٹکوٹنہم سے آنے کی توقع تھی۔ مگر وہ اس جلسہ میں شریک نہ ہوا۔
مسٹر میگ شاعر۔ یوسٹیس بجیٹ آئرلینڈ کا سیکرٹری آف سٹیٹ اس [illegible] سے ملے اور اس کے
حسن وخوبی سے نہایت خوش ہوگئے۔

چار بجے کے قریب دیوان خانہ کھچا کھچ بھر گیا۔ ہر ایک صوفہ اور آرام کرسی جنٹلمینوں اور
لیڈیوں سے بھر گیا تھا۔ ہر ایک کمرے میں تاش۔ گنجفہ اور دیگر کھیل کھیلنے والے تھے۔ باقی کمروں
میں چائے نقل کی چیزیں تھیں۔ جو مہمانوں کو کوئی حسین لیڈی تقسیم کرتی تھیں۔

نوجوان لیڈیوں اور جنٹلمینوں کے درمیان عشوہ وناز ہوتے تھے۔ ہر طرف تمسخر۔ مذاق
قہقہے وغیرہ کی آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ لیڈی نار برا اپنے جلسہ کی کامیابی پر نہایت خوش
تھی۔ اس کو حاضرین کے استقبال کرنے کی کیفیت کا مطلق خیال نہ تھا۔ مارگریٹ نے تمام
مردوں کے دل پر فتح پائی تھی۔ اور اس کو تمام مردوں نے حسینوں کی سرتاج تسلیم کیا تھا۔ اس
کے حسن کا یہ عمل اور مسٹر [illegible] وغیرہ کے دل پر اس قدر اثر ہوا تھا کہ جلسہ سے رخصت ہونے پر
اپنی کلبوں میں اس کی جام صحت پینے کے فکر میں تھے۔

لیڈی نار برا مارگریٹ کا اپنے مہمانوں سے تعارف کراچکی تو وہ ایک کمرے میں گئی اور ایک
میز پر سے چینی کا [illegible] مسالہ دار چائے مہمانوں میں تقسیم کرنے لگی
تھی۔ بانکے نوجوان اس کے گرد جمع ہوگئے تھے۔ اور وہ اس سے بات کرنے پر شیدا اور فریفتہ
ہو رہے تھے۔ لیڈی نار برا بھی اس کے قریب ایک کرسی پر بیٹھی تھی۔

مارگریٹ کی جب جنٹلمین تعریف کرتے تھے تو مسکراتی تھی۔ لیکن وہ چاہتی تھی کہ
اس جلسہ کا خاتمہ ہو۔ کہ لیڈی نار برا نے ڈیوک نوبل ہرٹن کا اس سے تعارف کرایا۔

ڈیوک نے شاندار اور قیمتی لباس پہنا ہوا تھا۔ اور اس کی شکل وصورت بہت دلفریب
معلوم ہوتی تھی۔ [illegible] نہایت تعجب سے خیال کیا تھا۔ اور اس [illegible] جب اس کا
[illegible] حسن نہایت [illegible] معلوم ہوتا تھا۔ [illegible] کو اپنا سرمست
خیال [illegible] خالی کرکے چلے گئے۔

[illegible] نے ڈیوک کو سردمہری سے خیر مقدم کیا۔ مگر اس نے اضطراب کے [illegible]

ہونے دئے۔ اور اشارہ یا کنایہ سے اس امر کا اظہار نہ کیا کہ اس سے پہلے واقف تھی۔ ڈیوک نے اپنی طلاقت لسانی اور خوش تقریری سے اس کو اپنا گرویدہ کر لیا۔ مارگریٹ ایک حد تک اس کی تقریر اور اطوار سے خوش ہوئی۔ کچھ وقت تک اس کا مارگریٹ پر جادو چل گیا۔ اور جب اس کا طلسمی اثر دور ہوا تو مارگریٹ کو اطمینان ہوا۔ بہت کم عورتیں ایسی تھیں جو ڈیوک مذکور کے مردانہ حسن اور اس کی ظرافت وغیرہ سے خوش نہ ہوئی تھیں۔

ڈیوک۔ (آہستہ آواز میں) مس رینکرافٹ ہماری یہ پہلی ملاقات نہیں ہے میں نے اس امر کا اس لئے ذکر کیا ہے۔ کہ میں اس تکلیف کی بابت جو پہلے موقع پر آپکو میری خاطر کو اٹھانی پڑی تھی معافی چاہتا ہوں۔ میں نے اس وقت آپ کے ساتھ نامناسب سلوک کیا تھا اور اس کا میں عرض یہ عذر پیش کرتا ہوں۔ کہ میں آپکے بے حد حسن سے بے اختیار ہو گیا تھا۔

مارگریٹ۔ (بے چینی سے) براہ نوازش اس واقعہ کا ذکر نہ کیجئے۔ میں نے اس کو بھلا دیا ہے۔

ڈیوک۔ میں نے آپ سے معافی مانگی ہے۔ اور اگر میری درخواست قبول ہوگئی ہے۔ میں خوش ہوں۔ میں آپکے حسن ظن حاصل کرنے کا خواہشمند ہوں۔

ڈیوک۔ (مضمون کے تبدیل کرنے کے خیال سے) اس قسم کا نظارہ آپنے پہلے نہ دیکھا ہوگا۔ آپکی اس کے بارہ میں کیا رائے ہے۔ کیا یہ لوگ جو اسمیں شامل ہیں آپکے منشا و توقع کے مطابق ہیں۔ کیا وہ آپکے خیال میں اچھے یا برے ہیں۔ اپنی رائے صاف صاف طور پر بیان کرو۔

مارگریٹ۔ واقعی یہ نظارہ نہایت شاندار ہے۔ لیکن میں ان لوگوں کے بارہ میں جو اس میں شامل ہیں کوئی رائے قائم نہیں کر سکتی۔

ڈیوک۔ آپ اپنے خیالات ظاہر کرنے سے پہلو بچاتی ہیں۔ اگر میں ان لوگوں کے اصلی حالات بیان کروں تو آپ حیران بلکہ دنگ رہ جائیں گی۔

مارگریٹ۔ بہتر ہے کہ آپ ان کے اصلی حالات سے چشم پوشی کریں۔ ظاہری طور پر وہ بہت اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ اور میرے اس خیال کو دور کرنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

ڈیوک۔ [illegible] جب کرنے [illegible] بیٹھ جائیے

ہتک اور غیبت کرتے ہیں۔ لوگوں کی نسبت چہ میگوئیاں کرنا ان کا معمولی ہے۔ یہ لیڈیاں ہماری شکل و صورت پر نکتہ چینی کر رہی ہیں۔ تو ان کے تمہارے عیوب معلوم کرنے میں بڑی دقت پیش آتی ہوگی۔

مارگریٹ۔ میرے خیال میں ان کی بابت ان خوشامدوں سے جو میں اب تک سنتی رہی ہوں زیادہ صحیح ہوگی۔ اگر میری عیب نکالنے سے ان کو خوشی ہو تو نکالا کریں۔ یہ کون شخص ہے جو اس وقت لیڈی نارا سے گفتگو کر رہا ہے۔ میں نے پہلے اس کو کہیں دیکھا ہے۔"

ڈلوک۔ وہ میرا ایک دوست سر بلیک نار بلیڈن ہے۔ اگر اجازت ہو تو اس کا آپ سے تعارف کرا دوں۔"

ڈلوک نے مارگریٹ سے سر بلیک کا تعارف کرایا۔ وہ اس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھ رہی تھی۔ مگر اس نے اپنی نفرت اس طرح چھپائی کہ کسی کو معلوم نہ ہوا۔"

سر بلیک چاہتا تھا کہ اس نوجوان لیڈی پر اپنا عمدہ اثر پیدا کرے۔ چنانچہ اس امر میں اس کو ایک حد تک کامیابی بھی ہوئی۔ مارگریٹ اس کی چند باتوں سے کسی قدر خوش معلوم ہوتی تھی۔"

سر بلیک اب نوجوان نہ تھا پھر بھی اس کی وجاہت کا عورت کے دل پر ضرور اثر پڑتا تھا اور وہ ڈلوک جیسے بیکار اور خوش رو نوجوان کے مقابلہ میں مارگریٹ سے عشق کرنے میں متامل نہ تھا۔ وہ مارگریٹ کے حسن دل افروز سے دنگ تھا۔ اور اس کو اپنی بیوی بنانے کی آرزو میں تھا۔ کیونکہ اس طرح اس کی تمام مشکلات کے سلجھنے کی امید معلوم ہوتی تھی۔"

وہ خیال کرتا تھا کہ اگر میں اس عورت پر اپنی وجاہت اور خوش اطواری کا اثر پیدا کر دوں۔ تو میری تجویز معرض عمل میں آ سکتی ہے۔ اس کو ڈلوک ٹرین اور مسٹر شفورڈ کی رقابت کی مطلق پروا نہ تھی۔ مگر مسٹر ٹیبل کیمیون کی طرف سے کسی قدر اندیشہ تھا۔

ڈلوک اس وقت موجود نہ تھا۔ اس لئے اس کی طرف سے سر بلیک کو خطرہ نہ تھا۔ وہ مارگریٹ سے گفتگو کرنے کا شائق تھا اس سے شادی کرنے کا مشتاق

مانسفورڈ بھی اس مضحکہ خیز لڑائی کے دیکھنے کے لئے کھڑکی میں آکھڑے ہوتے"

جب اس لوگوں کو خادموں نے دیکھا خوشی کا نعرہ بلند کیا۔ جب پالکی بردار اس فکر میں تھے کہ پہلوان کو پالکی سے کس طرح نکالیں۔ اجاکس نے اس کا ڈھکنا اٹھا دیا۔ اور سر نکال کر کھڑا ہو گیا۔ خادموں نے خوشی کا نعرہ بلند کیا۔ پالکی بردار اس کے گرد حلقہ کرکے کھڑے ہو گئے۔ اور اس کو تنگ کرنے لگے۔ ایک خادم نے اس کو تلوار دیدی اور ان کا مقابلہ کرنے لگا۔

ڈیوک مارٹن۔ (کھڑکی سے آواز دیکر) پالکی میں ہر ایک منٹ رہنے پر تم کو ایک اشرفی انعام دونگا۔ لونڈے حوصلہ نہ ہارو"

اور یہ کہکر ڈیوک نے وقت کا اندازہ کرنے کے لئے اپنی جیب گھڑی نکال لی۔

ایک پالکی بردار۔ یہ ڈیوک مارٹن ہے۔ اس کے بہادر بدمعاش ہم پر حملہ آور ہونگے"

دوسرا پالکی بردار۔ پہلوان کی کیا پروا ہے۔ ہم ان سے بھی بہادر ہیں۔

یہ کہکر اس نے اجاکس پر حملہ کیا جس نے تلوار کی نوک سے اس کو پرے کر دیا۔

ڈیوک۔ ایک منٹ ہو گیا ہے۔ یاد رکھو ہر ایک منٹ پالکی کے اندر رہنے کی ایک اشرفی ملے گی۔

ایک پالکی بردار۔ (خادموں کا قہقہہ سنکر) میں پھانسی پانا قبول کرونگا اگر یہ لونڈا ایک منٹ تک پالکی میں رہا۔

لیکن اجاکس نے تلوار کی نوک اس کے جسم میں چبھو دی تو وہ چیخ کر پیچھے ہٹ گیا۔

ڈیوک۔ (زور سے) دو منٹ گذر گئے ہیں"

اب پالکی برداروں نے کھسیانا ہو کر سوچا کہ زچ ہونے کا جرمانہ چاہئے مگر کوئی تجویز کرنے سے پیشتر تیسرا منٹ بھی گذر گیا"

اس وقت تک اجاکس پالکی برداروں کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا اور کسی کو پاس نہ پھٹکنے دیتا تھا۔ مگر اس نے بیچارے میں مارگریٹ کو کھڑی دیکھا۔ وہ اس کی طرف دیکھ کر [illegible] لگا۔ مگر خوش قسمتی سے اس کی بات کسی نے نہ سنی تھی۔

مسٹر منسفورڈ۔ (مارگریٹ سے) یہ تو بڑی مزاح کی بات ہے۔ [illegible] مرنے میں [illegible]

مارگریٹ اس بات سے واقف تھی۔ اور اگر پیچھے ہٹ سکتی تو وہ مدت سے چل گئی ہوتی مگر ہجوم کی وجہ سے واپس نہ جا سکتی تھی۔

اس وقت ایک پالکی بردار نے اجاکس سے تلوار چھین لی۔ اور پھر چند آدمیوں نے ملکر اس کو پالکی سے نکال لیا۔

مارگریٹ نے پھر کچھ نہ دیکھا کیونکہ لیڈی ناربرا و مسٹر ماشفورڈ چلے گئے تھے اور وہ بھی ان کے ہمراہ کمرے میں واپس چلی گئی۔

مگر ڈیوک تھوڑی دیر تک کھڑکی میں کھڑا رہا۔ اس نے دیکھا کہ ہلڈ بیرینڈ خونی خادموں کے گروہ میں کھڑا ہے۔ ڈیوک نے اپنے اس بدمعاش کو بلا کر اجاکس کی مدد کرنے کا اشارہ کیا جس کی پالکی بعد خوب خبر لیتے مگر ہلڈ بیرینڈ نے مداخلت کی اور اس کو ان لوگوں سے چھڑا لیا۔

پھر یہ بدمعاش اجاکس کو کھڑکی کے نیچے لے آیا۔ اور ڈیوک نے اس لونڈے کی ٹوپی میں چار پانچ اشرفیاں گرا دیں۔

ہلڈ بیرینڈ۔ (چیخ کر) یہ لونڈا حضور سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہے"

ڈیوک۔ اس وقت نہیں۔ اس کو ہجوم سے نکال لے جاؤ"

یہ کہکر ڈیوک دریچے سے چلا گیا۔

اس طرح خادم اور پالکی بردار خوب بغلیں بجا رہے تھے مگر اس طرف کسی نے وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھا کیونکہ لنڈن میں اس قسم کے واقعات آئے دن ہوتے تھے اکثر لوگ یہی خیال کرتے تھے کہ ڈیوک کی شرارت سے تمام کارروائی ہوئی تھی خود لیڈی ناربرا کی بھی یہی رائے تھی۔ وہ کہنے لگی "ڈیوک اس قسم کے ہنگامے کرانے کا عادی ہے"۔

اس کے تھوڑی دیر بعد لیڈی ناربرا کا جلسہ ختم ہوا۔ ڈیوک اور سر بلیک دوسرے مہمانوں کے ساتھ رخصت ہوئے۔ ان میں سے ہر ایک یہی خیال کرتا تھا کہ مارگریٹ اس کو مہربانی سے دیکھتی تھی۔

دونوں دوست ہوٹل کی طرف جا رہے تھے۔ کہ ان کو ہلڈ بیرینڈ خونی پھر ملا۔ تھوڑا سا پیچھے ہٹ کر کہا کہ ہلڈ بیرینڈ اس سے کچھ کہنا چاہتا ہے۔ سر بلیک سے کسی قدر علیحدہ

سوچ رہا تھا۔ مارگریٹ کے حسن کا اس پر جادو بہت کچھ چل چکا تھا۔
مارگریٹ بھانپ گئی تھی۔ کہ سر بلیک اس کو خوش کرنے کی غرض سے آیا ہے اور حزم و احتیاط کی خاطر اس نے اس کو ملامت کرنی مناسب نہ سمجھی۔

لیڈی ناربرک کے جلسے میں مسٹر ماٹفورڈ سکوائر بھی شامل تھا۔ دبوجہ جبلی حیلے کے شہر کے بانکے ترچھے لوگوں کی صحبت میں داخل ہونے کے لائق نہ تھا۔ وہ مارگریٹ کے قریب آنے کی جرات نہ کرتا تھا۔ گو اس پر دل و جان سے فدا تھا۔ بلکہ ایک طرح سے اس کی پرستش کر رہا تھا۔

مارگریٹ سر بلیک سے سرگرم گفتگو تھی کہ ڈیلوک وارٹن کرنگیس اور سٹاہنوپ سے کچھ باتیں کرنے چلا گیا۔ گے۔ بچیل وغیرہ سب ایک گوشے میں بحث کر رہے تھے مضمون زیر بحث بحر جنوبی کی کمپنی کی حیرت انگیز اور انوکھی تجویز تھی۔ کرنگیس اور سٹاہنوپ اس تجویز کی بیحد تعریف کر رہے تھے۔ اور ڈیلوک وارٹن انکی مخالفت کرنے لگا۔ کیونکہ وہ اس کو قمار بازی کے برابر سمجھتا تھا۔

کرنگیس ۔ سر جان بلینٹ کا بل ضرور پاس ہو جائیگا۔ میں آپکو صلاح دیتا ہوں۔ کہ کمپنی کے بہت سے حصے خرید لیں۔

ڈیلوک ۔ میں اس سے کسی قسم کا تعلق پیدا کرنا نہیں چاہتا۔

گے ۔ میں چند ہزار پونڈ کمانا چاہتا ہوں۔

کرنگیس ۔ تو اسی صلاح پر جو میں نے ڈیلوک وارٹن کو دی ہے عمل کرو۔ بحر جنوبی کی کمپنی کے حصے خرید کرو۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ میں نے اور سٹاہنوپ نے بہت سے حصے خریدے ہیں۔

ڈیلوک ۔ بیشک کے ہمہیں! خریدے ہیں! لیکن یہ بتاؤ۔ تم نے ان حصوں کی کس قدر قیمت دی ہے۔

کرنگیس ۔ ہمارے دلال مسٹر ویمانڈ سولٹ سے پوچھو۔ مسٹر گے بحر جنوبی کی کمپنی کے حصے خریدو۔ یہ تمہاری داستانوں اور سطروں سے زیادہ مفید ثابت ہونگی۔

گے ۔ میں آپ کا مشکور ہوں۔ اور اس مشورہ پر عمل کرونگا۔ کل صبح میں جب بازار کھلیگا مسٹر ویمانڈ سولٹ دلال سے ملاقات کرونگا۔

بچیل ۔ میں تمہارے ہمراہ چلونگا۔ مجھے اس کی کامیابی کی امید ہے۔ مارگریٹ

اور مسٹا ہنوپ اس میں شریک نہ ہوئے گے

ڈیوک - اگر تم اپنا روپیہ خواہ مخواہ برباد کرنا چاہتے ہو میں تم کو روکنا نہیں چاہتا اگر تم برباد ہو جائے تو یہ نہ کہنا کسی نے خبردار نہ کیا تھا -

مسٹا ہنوپ - بربادی کیسی! اس تجویز سے ہم سب مالدار ہو جائینگے"

ڈیوک - سوائے احمقوں کے یاد رکھے ان کے گروہ سے خیال نہ کرنا"

وہ مارگریٹ کی طرف واپس جانا چاہتا تھا - کہ بازار کی جانب سے بیحد شور کی آواز آئی اور وہ ایک کھڑکی میں کھڑا ہو کر دیکھنے لگا کہ کیا معاملہ ہے"

سٹرائن سٹریٹ میں لیڈی نادیرا کے مہمانوں کی گاڑیاں پر پالکیاں رتھ وغیرہ کھڑے تھے - خادم اور نوکر چاکر طرح طرح کی وردیاں پہنے ادہر ادہر پھرتے تھے بعض پالکی بردار جو آئرلینڈ کے باشندے تھے - مذاق کر رہے تھے -

بازار میں ان لوگوں کی دو جماعتیں ہو گئی تھیں - کیونکہ ایک پہلوان بازار میں اپنے کرتب دکھلانے چاہتا تھا - پالکی بردار اس کو منع کرتے تھے - اور گاڑیبان اور دیگر ملازم اس کے کرتب دیکھنے کے خواہشمند تھے -

ان دونوں فریقوں میں مناقشہ شروع ہوا اور بازار میں ہلڑ مچ گئی - جس وقت ڈیوک کھڑکی میں آکر کھڑا ہوا - لڑائی عنقریب ہوا چاہتی تھی - اور بعض خادموں نے تلواریں سونت لی تھیں -

یہ پہلوان اوباش تھا - وہ نہ صرف اس مناقشہ سے فائدہ اٹھا کر ایک عمدہ پالکی میں جو کسی [illegible] درجہ کی لیڈی کی تھی گھس گیا - اور اس کی کھڑکیاں بند کر کے باہر نکلنے سے انکار کیا - اور اب سوال یہ تھا کہ پالکی توڑنے کے بغیر کس طرح باہر نکالا جائے"

(۳۱) اکتیسواں باب

چند ضروری باتوں کا انکشاف

[illegible] لارڈ [illegible] کے نظارہ سے خوش ہو کر لیڈی نادیرا اور مارگریٹ کو اس کھڑکی [illegible] خادم وغیرہ دو [illegible] کرنے کو تیار تھے - مسٹر [illegible]

اور مسٹر مانٹفورڈ کے دل کی کیا حالت تھی۔ کیا وہ اس مہ جبین کے عشق میں ناکامی کے خیال سے اس سے بہرہ ور ہو گیا تھا۔ نہیں ابھی باوجود ناامیدی کے وہ اس پری شکل کے عشق میں غلطان و پیچان تھا۔ مارگریٹ گو اس سے محبت نہ رکھتی تھی مگر انکم دوستانہ سلوک کرتی تھی۔ وہ اپنی خالہ اور مارگریٹ کے ساتھ رقصوں میں شریک نہ ہوتا تھا نہ مارگریٹ سے اظہار عشق کرتا تھا۔ لیڈی ناربرا اس کی بہبودی کی خواہشمند تھی۔ مگر اس کے معاملہ دخل دینا مناسب نہ سمجھتی تھی۔

مارگریٹ نے مسٹر رینکرافٹ اپنی دادی کو لکھ بھیجا تھا۔ کہ وہ لیڈی ناربرا کے ہاں مقیم ہے اور جلسوں اور رقصوں میں شریک ہوتی ہے۔ اس وجہ سے اس کی بوڑھی دادی نے شہر میں آنا ملتوی کر دیا تھا۔

اعلیٰ درجہ کے لوگوں میں شامل ہونے کے زمانہ سے مارگریٹ نے ٹریور کریون کی صورت دیکھی نہ اس کی کچھ خبر رکھی تھی۔ مگر وہ اس کو فراموش نہ ہوا تھا۔ مارگریٹ کی نظروں کے سامنے ہر وقت اس کی صورت پھرتی تھی۔ جو اس کو سہل انگاری پہ ملامت کرتی معلوم ہوتی تھی۔ وہ اس نوجوان سے گو محبت نہ کرتی تھی۔ تاہم اس سے دلچسپی ضرور رکھتی تھی۔"

ٹریور مارگریٹ کی یاد میں تڑپا کرتا تھا۔ لیکن اس سے ملاقات کرنے کا کوئی ذریعہ نہ رکھتا تھا +

ایک روز اس نے مسٹر بلیک سے اپنا درد دل بیان کیا۔ کیونکہ یہ جنٹلمین بھی جنیوا کے ایلون میں اکثر آیا کرتا تھا۔ یہ اس اس نے بڑی بھاری ناعاقبت اندیشی کی۔ مسٹر بلیک بظاہر اس سے ہمدردی کرتا تھا۔ دراصل اس کا دشمن تھا۔

بلیک" لو نڈے مس رینکرافٹ تم کو نہیں مل سکتی تم کو اس کی محبت دل سے دور کر دینی چاہئے۔ اس کے مداح شہر کے تمام بانکے اور امیر آدمی ہیں میں نے سنا ہے اس کی مسٹر مانٹفورڈ سے شادی ہونیوالی ہے۔ اس کے پاس بہت سی جائداد ہے گو اس کا باپ بیمہ کا چوڑ ہے۔ مگر مارگریٹ کو اس سے بہتر خاوند مل سکتا تھا۔"

ٹریور۔ کیا سچ مچ مارگریٹ کی اس سے شادی کی قرارداد ہو چکی ہے؟"

بلیک۔ مجھے لیڈی ناربرا نے بتایا تھا۔ اس کو ضرور اس معاملہ کی خبر ہوگی۔"

ٹریور۔ میں مارگریٹ سے پھر ملاقات کرونگا۔ میں اپنی قسمت خود اس کی زبان سے

سننا چاہتا ہوں۔ سر بلیک تم مجھے اپنا کسی قدر دوست خیال کرتے ہو۔ اب میں تمہارا امتحان کرتا ہوں۔ مجھے لیڈی نار بیرا کے ایک جلسے میں لے چلو۔ تاکہ میں مارگریٹ سے گفتگو کر سکوں۔ اگر آپ میری مدد کریں میں آپکا نہایت مشکور رہونگا۔"

بلیک "میں لیڈی نار بیرا سے اس امر کی اجازت نہیں لے سکتا۔ اس کے علاوہ مسٹر ناٹسفورڈ میرے سے غصے ہو جائینگے۔ میں تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں لیکن یہ امر ممکن نہیں۔"

اس سے سر بلیک نے خیال کیا کہ نوجوان ٹریور کی تمام امیدیں یاس میں تبدیل ہو جائینگی اس کو ایک کپتان کرجفایڈ سے بھی کم اندیشہ نہ تھا۔ اس سے ملاقات کئے چودہ ہفتے گذر گئے تھے۔ وہ خیال کرتا تھا کہ اب اس ظالم شخص سے نجات ہوئی۔ مگر اس کا یہ خیال غلط تھا۔"

ایک روز صبح کو وہ لباس زیب تن کر رہا تھا۔ کہ سنگروڈ نے اطلاع دی کہ ایک ملاقاتی کتبخانہ میں اس کا منتظر ہے۔ وہ یاں خانے جلد جلد لباس تبدیل کر کے کتبخانہ میں جو پہلی منزل پر تھا گیا۔ بنظر احتیاط اس نے اپنی جیب میں سو پونڈ کے نوٹ ڈال لئے تھے کیونکہ اس کو یقین تھا کہ اس سے روپیہ طلب کیا جائیگا۔"

بلیک - (صاحب سلامت کے بعد) اخاہ کپتان صاحب ہیں! میں نے کچھ عرصے سے جناب کی کوئی خبر نہ سنی تھی۔

کپتان - میں نے حضور کو تکلیف دینی مناسب خیال نہ کی تھی۔ اس وقت مجھے ایک سو پونڈ کی ضرورت ہے۔"

سر بلیک - (اس کو نوٹ دیکر) مجھے پہلے ہی اس بات کا خیال تھا۔

کپتان - (نوٹوں کو پاکٹ بک میں ڈال کر) آپ معاملہ کے بہت صاف ہیں۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ ہماری تکرار درمیان میں خلل ڈالنے والا کوئی واقع نہ ہوگا۔ لیکن ــــ"

بلیک - لیکن کیا ــــ"

کپتان - تم میرے ساتھ اس تکرار کے بارہ میں صاف نہیں ہو۔"

بلیک - تمہارے اس شک کی کیا وجہ ہے۔"

کپتان مجھے آپ کی حسن حرکت کی برابر خبر پہنچ رہی ہے۔ میں بہت سی ایسی باتیں کھی باتیں چھپی نہیں رہ سکتیں۔ آپ لیڈی نار بیرا کے ہاں آتے ہیں۔ اور وہاں پر

سوکہ کہنے لگا "کیا بات ہے"
ہلڈبرینڈ - میں نے ایک عجیب بات سنی ہے - گو میں اس کی صحت کا ذمہ دار نہیں وہ لونڈا جس کو حضور کے کہنے سے میں نے پالکی برداروں سے چھڑایا ہے - میرے دوست فرانڈ پہلوان کا بیٹا ہے"
ڈلوک "کیا یہی بات تھی"
ہلڈبرینڈ - نہیں - ابھی حیرت انگیز بات میں نے بیان نہیں کی - یہ لونڈا کہتا ہے کہ وہ مہ جبین جو حضور کے ساتھ کھڑکی میں کھڑی تھی اس کی ہمشیرہ ہے -
ڈلوک "اس کی ہمشیرہ! یہ بات قرین قیاس نہیں -
ہلڈبرینڈ - میرا بھی یہی خیال ہے - لیکن اجاکس نے یہ بات حلف اٹھا کر بیان کی ہے اگر اس کو تسلیم کیا جائے وہ فرانڈ کی بیٹی ہے"
ڈلوک "ناممکن"
ہلڈبرینڈ - شائد درست ہو اجاکس کو اس بات پر پورا پورا یقین ہے"
ڈلوک - وہ لونڈا کہاں ہے - اس کو میرے پاس لے آؤ - میں اس سے سوال کرونگا
ہلڈبرینڈ - میں اس کا پتہ جانتا ہوں - اس کو حاضر کرونگا -
ڈلوک - ہلڈبرینڈ اس بات کو خفیہ رکھنا - اس کا اس لڑکی کی خاطر کسی سے ذکر نہ کرنا چاہئے - اجاکس کو بھی تاکید کر دو کہ کسی سے نہ کہے"
ہلڈبرینڈ "یہ بات کسی قدر دشوار ہے - تاوقتیکہ ہم اس کا منہ بند نہ کر دیں"
ڈلوک "تو بند کر دو"
خونی سلام کر کے رخصت ہوا"
ڈلوک سر بلیک کی طرف جو کسی قدر فاصلے پر کھڑا تھا جلد جلد چلا - اور دل میں سوچنے لگا - اگر یہ بات سچ ہو تو وہ میرے بس میں آجائیگی"
اس امر کا ڈلوک نے سر بلیک سے ذکر نہ کیا"
آخر وہ ایک ہوٹل میں پہنچے جہاں اول درجہ کے رند جمع تھے - کھانا تیار نہ تھا - اس کے انتظار میں وہ شراب پینے لگے"

(۳۲) بتیسواں باب

مارگریٹ کا اعلےٰ طبقہ میں داخل ہونا

اب مارگریٹ لنڈن کے اعلےٰ درجہ کے لوگوں میں شامل ہوگئی تھی - وہ ہر مجلس میں جاتی اور ہر جگہ اس کی تعریف ہوتی تھی - لیڈی ناریدا اس کی تفریح کے لئے نت نئی تجویز سوچتی تھی - مارگریٹ سے ملنے سے لئے لنڈن کے بانکے ترچھے ہر روز آتے تھے اور دوپہر تک اس کو ان لوگوں کی ملاقات سے بمشکل فرصت ملتی تھی - سہ پہر کو بگھی پر سوار ہوکر مشہور بازار سپال مال کی سیر کرتی تھی - رات کو رقصوں اور جلسوں میں شریک ہوتی تھی - جب رقص نہ ہوتے تھے کسی تماشہ گاہ میں لیڈی ناریدا کے ہمراہ ناٹک دیکھنے چلی جاتی تھی۔

مارگریٹ عیش و عشرت کے وسط میں ایسی پھنسی کہ اس سے نکلنا مشکل ہوگیا اب اس کے بغیر کوئی جلسہ بارونق خیال نہ کیا جاتا تھا جس رقص میں وہ شریک نہ ہوتی تھی - وہاں کوئی لیڈی یا جنٹلمین نہ جاتا تھا جہاں وہ ہوتی تھی وہاں بیشمار لیڈیاں و جنٹلمین خوشی سے شامل ہوتے تھے - لیڈی ناریدا کو نوجوان مارگریٹ کے طفیل وضعدار لوگوں کے جلسوں اور رقصوں میں شریک ہونے کے آئے دن نیوتے آتے تھے اعلیٰ درجہ کی لیڈیاں اس ماہ جبین کو ایک نظر دیکھنے کی مشتاق تھیں - اس طرح عیش و عشرت کے جلسوں میں ایک مہینہ سے زیادہ عرصہ گذر گیا ۔

اس عرصہ میں ڈیوک وہارٹن اور سر بلیک ارمیٹیڈن جب موقع پاتے تھے - اس غیرت حور سے محبت کا اظہار کرتے تھے - ڈیوک وہارٹن کو غیر متوقع مشکلات کا سامنا کرنا پڑا - نیسے کو مارگریٹ باوجود اس کی ملاطفت اور خوش کلامی کے اس کی طرف مطلق خیال نہ کرتی تھی - اچانک کسی کے بارہ میں اس نے جو منصوبہ سوچا تھا - وہ اس عجیب و غریب لونڈے کے غائب ہو ... فٹ سے خاک میں ملگیا - باوجود بڑی کوشش کے اس کا کچھ پتہ نہ ملا -

سر بلیک کو بھی مارگریٹ سے تعشق میں کامیابی نہ ہوئی تھی وہ اس سے شادی کی درخواست کرنے میں متردد تھا - کیونکہ اس کی نظروں سے پایا جاتا تھا کہ وہ دست کش ہوگی مگر

بھی ... اس ... ...

مجھے تمہارے ساتھ جو الفت ہے میں نے اس کو کم کرنے کی کوشش کی مگر ناکامی ہوئی۔ میں جانتا ہوں کہ میں تمہارے لائق نہیں ہوں۔ تم کو اعلیٰ درجے کے شریف لوگوں کی سوسائٹی میں ملنے کا موقع حاصل ہے اور میں ان میں جا نہ سکتا تھا۔ تمہارے ہزاروں مداح ہیں مگر کوئی تم سے میری طرح محبت نہ ہوگی۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہاری کسی شخص سے شادی ہونے والی ہے مجھے یقین نہیں۔ میرے پر رحم کرو۔

مارگریٹ۔ تم کو کسی نے غلط خبر بتائی ہے۔ میری کسی سے شادی ہونے والی نہیں

ٹرلیور۔ میں آپ کا مشکور ہوں۔ گویا میرے لئے امید ہے۔

مارگریٹ۔ افسوس میں تم کو کچھ امید دلا نہیں سکتی۔ میری پیدائش پر اسرار ہے اور جب تک اس کا بھید یا پتہ نہ مل جائے میں تمہاری درخواست سن نہیں سکتی۔ میں جس کو اپنی دادی کہتی ہوں وہ میری رشتہ دار نہیں۔

ٹرلیور۔ لیکن اس سے میری محبت میں فرق نہیں آ سکتا۔

مارگریٹ۔ لیکن یہ سنکر کہ میں پہلوان کی لڑکی ہوں تمہاری محبت کافور ہو جائیگی۔

ٹرلیور۔ ناممکن! تم میرا امتحان کرتی ہو۔

مارگریٹ۔ تم کو یاد ہوگا کہ نائیڈ کی سرائے میں ایک گستاخ لونڈے نے کیا کہا تھا

ٹرلیور۔ ہاں۔

مارگریٹ۔ وہ لونڈا میرا بھائی تھا۔

ٹرلیور۔ مگر مجھے اس بارہ میں شک ہے۔

مارگریٹ۔ اگر تم کو یقین ہو جائے کہ واقعی میں ایک رذیل پہلوان کی بیٹی ہوں

پھر کہے۔

مسنگو۔ میری پیدائش کا کچھ حال معلوم نہیں۔ البتہ یہ یقینی امر ہے کہ میں فرانڈ پہلوان کے کرتبوں میں جھانجھ بجایا کرتی تھی۔

ٹرلیور۔ مجھے یقین نہیں کہ تم فرانڈ کی بیٹی ہو۔ تم خاندانی معلوم ہوتی ہو۔ یہ بات تمہاری صورت سے پائی جاتی ہے۔ بالفرض اگر وہ لونڈا تمہارا بھائی ہو۔ میری محبت تمہارے سے کم نہ ہوگی۔ مگر وہ تمہارا بھائی ہرگز نہیں ہے۔

مارگریٹ۔ وہ بوڑھا شخص جس کے گھر سے بچپن میں مجھے کوئی چرا لایا تھا مجھے اپنی بیٹی کہتا تھا

جاسوس۔ (مکاری سے) مسٹر ٹریلا اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری گفتگو نہ سنی جائے
تم کو اس سے آہستہ آواز میں باتیں کرنی چاہئے تھیں۔
ٹریلور۔ (غصہ سے) کیا تمہارا مدعا یہ ہے کہ تم میری اور نوجوان لیڈی کی گفتگو
سنتے رہے ہو۔
جاسوس۔ بیشک بہت توجہ سے سنتا رہا ہوں اور مجھے تمہاری تمام گفتگو ازبر ہے
ٹریلور۔ تم کو سب باتیں معلوم ہو گئیں۔
جاسوس۔ میں اس کے اور حالات بھی جانتا ہوں۔ میں اس کی پیدائش کے متعلق
تم کو تمام ضروری حالات بتا سکتا ہوں۔
ٹریلور۔ (شوق سے) آؤ بتاؤ۔
جاسوس۔ میں اس وقت تمہارے دفتر میں جانا نہیں چاہتا۔ تم کو میں جلدی ہی
اپنی خبر دونگا۔ اور پھر ہم تنہائی میں بیٹھ کر اس امر پر بات چیت کرینگے لیکن میرے
پیچھے آنے کی کوشش کی تو کچھ معلوم نہ ہوگا۔
پھر اس نے اپنی سر گوشہ ٹوپی اٹھائی اور چلا گیا۔

(۳۴) چونتیسواں باب

بنک انگلستان اور بحر جنوبی کی کمپنی کا مقابلہ

اس اثنا میں سر جان بلینٹ کا بل جس میں بحر جنوبی کی کمپنی کے سرمایہ کے بڑھانے اور
عام قرضوں اور کفالتوں کے منیجنگ ۳۱ لاکھ پونڈ خزانہ عامرہ میں داخل کرنے پر چپاق
کرنے کی ایجاد کی ہے نے ہوس آف کامنز میں پیش کیا تھا۔ وال پول نے اس کی سخت مخالفت
کی۔ اور یہ تجویز پیش کی کہ دیگر کمپنیوں کو مقابلہ کرنے کی اجازت دیجائے۔ صدر جنرل ایچی
ایسلابی نے اس پر اعتراض کیا کہ اس سے قومی قرضوں کا نیلام کرنا مترشح ہوگا۔ مگر طویل
مدت تک مباحثہ کے بعد وال پول کی تجویز منظور ہوئی۔
اس پر بنک انگلستان نے بحر جنوبی کی کمپنی کے مقابلہ میں بوسہ دینے کا
ارادہ ظاہر کیا۔

سر جان کو اس امر کی پہلے سے توقع تھی۔ اور اس نے خوب پیش بندی کر رکھی تھی۔ وہ چاہتا تھا خواہ کتنا ہی روپیہ ادا کرنا پڑے۔ بل پاس کرا کے چھوڑونگا۔ بنک انگلستان عرصے سے کمپنی کا رقیب تھا اور اب اس کی رقابت صاف طور پر ظاہر ہو گئی تھی۔

آخر وہ دن آیا جب کہ دونوں رقیب کمپنیوں نے ایک دوسرے کے مقابلہ میں بولی دینی تھی۔ صدر خزانچی ایڈلابی اور بنک انگلستان کا گورنر سر جان ہینگر اور سیکریٹری عہدہ دار سابق قرارداد کے بموجب بحر جنوبی کے ایوان میں گئے۔ سر جان نے ان کو دیوانخانے میں چھوڑا اور خود سر جان بلنٹ سے ملاقات کرنے گیا۔ جو اپنے خاص کمرہ میں کمپنی کے ڈائریکٹروں کے ساتھ مشورہ میں مشغول تھا۔ یہ سب لوگ تیار اور مستقل ارادہ کئے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔

ایڈلابی ۔ (سر جان کے قریب ایک کرسی پر بیٹھ کر) بنک انگلستان نے تمہارے سے دس لاکھ پونڈ زیادہ کی بولی دی ہے۔ میں ۵۰ لاکھ کی تمہاری بولی منظور کر لیتا جو گورنمنٹ کے لئے بہت مفید تھی۔ مگر میں مجبور تھا۔ اب تم فیصلہ کر سکتے ہو کہ اپنی رقم کو بڑھانا چاہتے ہو۔

سر جان ۔ (ڈائریکٹروں سے مشورہ کر کے) ہم کو ذرا تامل نہیں۔ (ایک فارم پھر کر) یہ لیجئے۔

ایڈلابی ۔ اچھا آپ پچاس لاکھ کی بولی دیتے ہیں۔ میں بنک کے گورنر کو اطلاع کرتا ہوں۔ کیا کوئی اس سے بیشتر کچھ کہنا چاہتا ہے۔

سر جنیوو ور جانسن ۔ نہیں۔ یہ بولی ہم نے اتفاق رائے سے دی ہے۔

ایڈلابی ۔ (ٹریور کو اشارہ کر کے) بنک کے گورنر کو فوراً اطلاع دو۔ (ٹریور فارم لیکر چلا جاتا ہے۔ آہستہ لہجہ میں سر جان سے) امید ہے کہ بنک بولی نہ بڑھائیگا۔

سر جان ۔ میرا یہ خیال نہیں۔ مگر ہم بنک سے ہارنے والے نہیں۔

اس وقت ٹریور واپس آیا اور اس نے ایک فارم ایڈلابی کے حوالے کیا۔

ایڈلابی ۔ بنک پچاس لاکھ کی بولی دیتا ہے۔

سر جان ۔ اب کیا کیا جائے۔

چند آوازیں زور سے ۔ ان لوگوں سے بڑھ کر بولی دو۔

ایڈلابی ۔ مگر اس سے بڑھ کر بولی دینا مناسب نہ ہوگا۔

سر جان نے مسکرا کر کہا ایک فارم اور پیش کیا۔"

ایڈلائی - ستر لاکھ! میرے خیال میں یہ آخری بولی ہوگی۔"

ٹریڈ اس فارم کو لیکر پیچھے والے دفتر خانے کی طرف چلا گیا۔

حاضرین کو اس بات کا تعجب تھا کہ آیا بنک انگلستان دب جائیگا۔ مگر اس کا جواب توقع کے خلاف آیا۔

اس وقت سر جان کے کمرے کا دروازہ کھلا اور ٹریڈ نے بنک کے گورنر اور دیگر عہدہ داروں کو اندر داخل کیا۔ ان کی صورت سے پایا جاتا تھا۔ کہ اب اور بولی نہ دینگے۔ سر جان اور ڈائریکٹروں نے افسران کو باقاعدہ طور پر سلام کیا۔ اور ایڈلائی گورنر کی طرف مخاطب ہوئے۔

مسٹر سینگلر - میں بذات خود یہ خبر دینے آیا ہوں۔ کہ بنک انگلستان مقابلہ کرنا نہیں چاہتا۔ ہم ستر لاکھ سے زیادہ بولی نہیں دے سکتے۔ بلکہ یہ بولی بھی نہیں دینگے۔ اس لئے ہم التماس کرتے ہیں۔ کہ جیفری کی کمپنی کے ساتھ معاہدہ ہو جائے اور اس کو حقوق اور قرضہ اور مراعات دے دئے جائیں۔"

ایڈلائی - صاحبان اب اس معاملہ کا تمہارے حق میں تصفیہ ہو گیا ہے۔ لیکن مجھے ابھی ایک خیال آیا ہے۔ گو تم کو تمام حقوق خریدنے کا حق حاصل ہے۔ کیا تم اس معاہدہ میں بنک انگلستان کو شریک نہیں کرنا چاہتے؟"

مسٹر سینگلر - میں بنک انگلستان کی طرف سے اس معاہدہ میں شریک ہونے کی تجویز پیش کرتا ہوں

ایڈلائی - سر جان تمہاری کیا رائے ہے؟

سر جان - میں اس تجویز کو منظور نہیں کرتا۔ ہمارے مالی ذرائع اس مطالبہ کے مساوی ہیں۔ جو ہماری کمپنی پر کیا جائیگا۔ ہم کو کسی غیر کی امداد کی ضرورت نہیں۔ ہم اس سودے سے خوش ہیں۔ ہم اس کو کسی کے ساتھ تقسیم کرنا نہیں چاہتے۔"

اس بل کی دارالعوام میں دوسری پڑھائی ہوئی۔ اس کے معاونوں نے افسران حکومت کی مدد سے ٹریڈ اور ایڈلائی کی سفارش سے یہ بل پاس ہو گیا۔ اور بادشاہ نے بھی اس کو منظور کر لیا۔

اس نئے تجارتی معاہدے کی خوشی میں جو جیفری کی کمپنی کے ایوان میں ایک عالیشان

کی گئی تھیں۔ اور ہر شخص اس میں شامل ہونا چاہتا تھا۔

ڈلیوک اور سر بلیک نے اس رقص میں صرف تین سو آدمیوں کو بلانا مناسب خیال کیا۔ اور ہزاروں درخواستوں کو رد کر دیا۔ اعلےٰ درجہ کے لوگ اس وجہ سے جلسہ کے ٹکٹ حاصل کرنے کے نہایت مشتاق تھے۔

لیڈی ناربرا اور اس کی نوجوان مہمان کو سب سے پہلے دعوت دی گئی ڈلیوک اور سر بلیک نے مشہور کیا تھا۔ کہ یہ رقص نوجوان مس رینالفٹ کی عزت افزائی کے لئے دیا گیا ہے۔ اور وہ اس جلسہ کی ملکہ ہوگی۔

مارگریٹ کو اس امر کی خبر نہ تھی۔ مگر وہ رقص کی آمد کی بخوبی منتظر تھی۔

لیڈی ناربرا نے سر بلیک کی درخواست کے مسترد ہونے کی خبر پہنچا دی تھی مگر اس نے چنداں افسوس نہ ظاہر کیا تھا۔ وہ اپنے مکان سے بوجہ مایوسی کے غائب نہ رہتا تھا۔ اور غالباً اس کو انجام کار کامیاب ہونے کی امید تھی۔

یہ بھی ممکن تھا کہ اس نے اپنی تدابیر میں ترمیم کر کے رقص کا جلسہ کسی خاص وجہ سے کیا تھا۔ جیسا کہ بعد میں معلوم ہوگا۔ اور ڈلیوک و مارٹن نے بھی اپنی ایک خفیہ تجویز سوچ رکھی تھی۔

جب کہ لیڈی ناربرا نے پیشین گوئی کی تھی۔ مارگریٹ کا کوئی عاشق اپنی درخواست کے رد ہونے پر اس کی محبت سے باز نہ آیا۔ مسٹر باسٹفورڈ کا رستہ میں واپس نہ گیا تھا۔ بلکہ اپنی معشوقہ کے گرد اس طرح پھرا کرتا تھا جس طرح پروانہ شمع پر پھرا کرتا ہے۔ اس کو بھی رقص کے جلسہ میں مدعو کیا گیا تھا کیونکہ ڈلیوک مارٹن اور سر بلیک اس کو اپنا بڑا رقیب خیال نہ کرتے تھے۔

مگر سر بلیک کو ایک شخص کے رقص کے جلسہ میں آنے کی خبر ہوتی وہ اس کو ہرگز نہ آنے دیتا یعنی سٹیورٹ پیٹن کو۔ یہ نوجوان اب لیڈی ناربرا کے مکان میں جایا کرتا تھا۔ اور بلیک نے لیڈی موصوف کو اس بارہ میں ملامت کی تھی۔ مگر اس کو ملامت سے کچھ فائدہ نہ ہوا۔ سٹیورٹ لیڈی کی حمایت سے مارگریٹ سے بدستور ملاقات کرتا رہا۔

لیڈی ناربرا نے سر بلیک سے سٹیورٹ کے لئے جلسہ کا ٹکٹ مانگا۔ تو اس نے

صاف جواب دیدیا۔ اس سے لیڈی موصوفہ کو چنداں حیرت نہ ہوئی۔

ٹریور کو اس سے بہت اداسی ہوئی۔ کیونکہ وہ رقص میں شریک ہونا چاہتا تھا اس کو ایک روز سخت حیرت ہوئی کہ گبس نے اس کو ایک چھوٹا پیکٹ دیا جس میں رقص میں شریک ہونے کا ایک ٹکٹ اور مصنوعی گلاب کا ایک سفید پھول تھا۔ اور اس کے ساتھ ایک رقعہ میں تاکید کی گئی تھی۔ کہ مصنوعی پھول کو اپنی ٹوپی پر لگا لینا مگر راقم الحروف کا پتہ نشان کچھ تحریر نہ تھا۔

گبس نے بیان کیا کہ یہ پیکٹ ایک منحوس صورت گندمی سا آدمی دے گیا ہے اس سے ٹریور نے قیاس کیا کہ یہ وہی شخص ہوگا جس نے اس کی [illegible] کے حالات بتانے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر اب تک کچھ بتایا نہ تھا۔

نوجوان ٹریور نے لیڈی [illegible] اور مارگریٹ کو یہ خبر سنائی۔ مگر اس کا سر بلیک یا ڈیوک سے مطلق ذکر نہ کیا۔ کیونکہ اس کو یقین تھا۔ کہ ٹکٹ انہوں نے نہیں بھیجی

ہم ناظرین کو یہ راز بتائے دیتے ہیں۔ پیکٹ کے ٹریور کے پاس ایک [illegible] پہنچنے سے پیشتر کپتان اچفیلڈ سر بلیک سے ملنے گیا۔ اور ایک ٹکٹ اپنے لئے اور ایک کسی دوست کے لئے طلب کیا۔

سر بلیک نے خیال کیا کہ یہ ایک ٹکٹ اپنے اور دوسرا اپنے معاون کے لئے مانگتا ہے۔

بلیک۔ میں تمہاری درخواست منظور کرتا ہوں لیکن تم کو میرا شکرگذار ہونا چاہئے۔ میں نے بڑے بڑے امرا کی درخواستوں کو رد کر دیا ہے میں [illegible] کا نام پوچھنا نہیں چاہتا۔ مگر احتیاط کے خیال سے اس کو [illegible] اس کو چاہئے کہ اپنی ٹوپی پر گلاب کا مصنوعی سفید پھول لگا لے۔ اور تم بھی یہی اختیار کرنی چاہئے۔

کپتان۔ اس سے تمہارا کوئی خاص منشا تو نہیں۔

بلیک۔ نہیں۔ صرف غلطی کی پیش بندی کے خیال سے میں نے ایسا کہا ہے کیا تم دونوں اکٹھے آؤ گے۔

کپتان۔ نہیں۔ ہم اپنی ٹوپی پر مصنوعی سفید پھول لگا لینگے۔

"آخر رقص کی شام آ پہنچی۔ سپرنگ گارڈنس کے روشوں۔ اور مکان کے بر آمدوں وغیرہ میں لوگوں کا اس قدر ہجوم ہوا کہ کھوے سے کھوا چھلتا تھا گاڑیوں پالکیوں رتھوں۔ خادموں۔ پالکی برداروں۔ کوچبانوں کی کثرت سے تل رکھنے کو جگہ نہ ملتی تھی۔"

لیڈیاں جب پالکیوں اور گاڑیوں وغیرہ سے اترتی تھیں۔ حاضرین آوازے کستے اور پھبتیاں کہتے تھے۔"

مگر مارگریٹ کو کسی نے مذاق نہ کیا۔ اس کے حسن وجمال۔ اور لباس کی شان و شوکت سے۔ اس نے گذشتہ کی بیوی کا نہایت قیمتی اور فاخرہ لباس زیب تن کیا تھا۔ تمام حاضرین اور تماشائی خوش تھے۔ اور جب تک وہ رقص کے کمرہ میں داخل نہ ہو گئی تمام لوگ اس کی تعریف و ثنا کرتے رہے۔"

مہمانوں کا ڈیوک اور سر بلیک نے ایک مخصوص کمرہ میں جو رقص کے ہال کے متصل تھا۔ استقبال کیا۔ کسی کو مصنوعی چہرہ اتارنے کی ضرورت نہ تھی۔ گو بعض لوگ استقبال کے موقع پہ مصنوعی چہرے اٹھا دیتے تھے۔

بہ حیثیت مجموعی رقص میں شریک ہونے والے مرد و زن کا لباس نہایت قیمتی نہایت فاخرہ نہایت شاندار تھا۔ اور رقص کے کمرہ کی روشنی میں یہ سماں نہایت عجیب اور دلکش معلوم ہوتا تھا۔"

لیڈیوں کے سر کے ٹوپیوں۔ اور چھاتی پر جواہرات کی آب و تاب سے آنکھیں خیرہ ہوتی تھیں۔ لیڈی ہنارئیرا نے زرد و زری لباس پہنا ہوا تھا۔ جس کی سیونوں پہ جواہرات ٹانکے ہوئے تھے۔ اس کے سر پر نہایت شاندار الماس جگمگا رہے تھے۔

لیڈیاں سلطانہ حسن کی دیوی۔ کوہ قاف کی پریوں۔ وغیرہ کے لباس میں ملبوس تھیں۔ ان کے بھیس بہت موزوں اور دلفریب معلوم ہوتے تھے مصنوعی چہروں کی وجہ سے کوئی یہ نہ کہ سکتا تھا۔ کہ فلاں لیڈی یا جنٹلمین دراصل کون ہے جنٹلمینوں کی پوشاکیں لیڈیوں کے برابر قیمتی نہ تھیں۔ مگر پھر بھی عمدہ اور

انہوں نے بادشاہوں مشہور وزیروں۔ ڈاکٹروں جنوں۔ دیوؤں شیطانوں

وغیرہ کے مصنوعی چہرے اور بھیس بدلے ہوئے تھے۔ اکثر جنٹلمین شام کے معمولی لباس میں ملبوس تھے۔ اور انہوں نے چہروں اور رومالوں سے اپنی صورت بخوبی چھپائی ہوئی تھی"۔

اس رقص کا لطف اور خوبی مصنوعی چہروں سے دوبالا ہوگئی تھی مصنوعی چہروں کی وجہ سے رند لیڈیوں کو جی بھر محبت کا پیغام دیتے تھے۔ اور ان کی آنکھوں سے بھی الفت و محبت کی داستان پائی جاتی تھی"۔

بعض من لیڈیوں کو مصنوعی چہروں کے طفیل ایسی عشقیہ باتوں کے سننے کا موقعہ ملا۔ جو دراصل زیادہ نوجوان لیڈیوں کے لئے سوچی گئی تھیں۔ اس قسم کی غلطیوں کا حال جب حاضرین کو معلوم ہوتا تھا۔ تو وہ خوب ہنستے تھے۔

اس رقص میں مطربوں اور قوالوں کی مجلس بھی تھی۔ جو طرح طرح کے انگریزی باجوں کی سریں اور تانیں لگا لگا کر حاضرین کو محو مسرت کر رہے تھے۔ سر لیبکنے یہ رقص پیرس کے ایک تازہ ترین رقص کے نمونہ پر دیا تھا۔ اور تمام مہمان اس کی تعریف کرنے میں مبالغہ اور غلو کر رہے تھے۔ لیکن اس میں کسی کو کلام نہ تھا۔ کہ لنڈن میں اس قسم کا رقص کبھی نہ ہوا تھا"۔

مارگریٹ اس جلسہ کو نہایت غیر معمولی۔ اور نہایت دلآویز خیال کرتی تھی کیونکہ اس کو ایسے رقص دیکھنے کا اول مرتبہ اتفاق ہوا تھا۔ لیکن اس پر کیا منحصر تھا سب مرد و زن اس کی تعریف کرنے سے کتاتے نہ تھے۔

رقص کا اختتاج یوں ہوا کہ ڈیوک ڈنارٹن اور جلسہ کی ملکہ نے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر ہال میں ایک چکر دیا۔ اور پھر تھوڑی دیر تک ناچتے رہے۔ اسوقت مارگریٹ نہایت دلفریب اور نہایت حسین معلوم ہوتی تھی"۔

حاضرین میں ایک شخص مصنوعی چہرہ پہنے الگ کھڑا تھا۔ اس کی ٹوپی پر ایک مصنوعی سفید پھول تھا۔ گو چہرہ کی وجہ سے اس کا غیض و غضب ظاہر نہ ہوتا تھا۔

رقص کے اختتاج پہ مارگریٹ نے اس شخص کو دیکھا تھا۔ لیکن ناچ کا ایک دور ختم ہونے سے پیشتر وہ بھیڑ میں مل گیا اور نظر نہ آیا"۔

اس نے دوسری مرتبہ سر بلیک سے رقص شروع کیا۔ اور چند منٹ بعد اس سے علیحدہ ہو کر لیڈی ناربرہ کے پاس آکھڑی ہوئی۔

اس وقت وہی شخص جس کی ٹوپی پر سفید پھول تھا۔ اس کے قریب آکر آہستہ سے کچھ کہنے لگا۔ اس کی آواز سنکر وہ چونک گئی۔

مصنوعی چہرہ والا شخص۔ مس رینگرافٹ ڈرو نہیں۔ میں وہ شخص نہیں جس کا تم کو انتظار تھا۔ لیکن شام سے پیشتر میں تمہاری بہت کچھ مدد کرونگا۔

مارگریٹ۔ تم کون ہو۔"

شخص۔ "وہی جس نے تم کو گمنام خطوط لکھے تھے۔ میں نے ہی وہ خط لکھا تھا جس کی وجہ سے تم ہالبسری سے لنڈن آئیں۔ اور میں نے ہی دوسرا خط تم کو متنبہ کرنے کے لئے لکھا تھا۔"

مارگریٹ۔ "اگر وہ خط تم نے لکھے تھے۔ تو اپنا وعدہ کیوں پورا نہیں کیا۔"

شخص۔ "بعض وجوہات سے تاخیر ہو گئی ہے۔ سر بلیک آتا ہے۔ اس سے اس امر کا ذکر نہ کرنا۔"

پھر وہ مہمانوں کے ہجوم میں غائب ہو گیا۔

سر بلیک۔ "اس شخص سے رقص نہ کرو گی۔

مارگریٹ۔ "نہیں۔ اس کی ٹوپی پر ایک سفید پھول ہے۔ اس لئے مجھے مغالطہ ہو گیا۔

سر بلیک۔ "کیا مغالطہ ہوا۔ کسی اور شخص کی ٹوپی پر بھی سفید پھول ہے۔"

مارگریٹ۔ "میں اس سوال کا جواب دینے سے معذور ہوں۔ یہ میرا راز ہے۔"

سر بلیک۔ اس رقص میں تم کو میرے سے کوئی راز نہ رکھنا چاہیے۔ میں معلوم کر لونگا۔ آہا وہ آتا ہے۔"

بلیک اس شخص کی طرف چلا گیا۔ جس کی ٹوپی پر سفید پھول تھا۔ اور مارگریٹ مسٹر مانسفیلڈ سے رقص میں مشغول ہوئی۔"

بلیک۔ "جناب آپنے نامناسب طور پر مارگریٹ سے گفتگو کرنے کی جرات کی ہے۔ رقص میں امر ہایت کی اجازت نہیں۔"

شخص۔ میں نے اس سے ابھی گفتگو نہیں کی۔ لیکن جب میں اس سے گفتگو کرنا

چاہونگا۔ تمہارے سے اجازت نہ لونگا۔"
بلیک "اہا اب مس رینگرافٹ کا راز معلوم ہوا۔ اپنا چہرہ اوتار دو تاکہ مجھے بخوبی پتہ ہو جائے تم کون ہو۔"
شخص "میں مصنوعی چہرہ اتارنے کے بغیر تمہارا اطمینان کر دیتا ہوں۔ میں ٹریور کہ یون ہوں"۔
سر بلیک "(حقارت سے) میں نے بھی یہی خیال کیا تھا۔ مسٹر ٹریور اس شخص کے ساتھ سازش میں کس طرح ——"
ٹریور۔ "تمہارے خیال میں میں کس کے ساتھ سازش میں شریک ہوں"۔
سر بلیک "جس نے تم کو رقص کی ٹکٹ بھیجی تھی۔ مجھے اس امر میں ذرا شک نہیں"
ٹریور "بلکہ اس کے ساتھ تم سازش میں شریک ہو۔ مجھے معلوم نہیں۔ اس رقص کی ٹکٹ مجھے کس نے بھیجی تھی۔ اس نے ٹکٹ تمہارے سے لی ہوگی۔ چونکہ تم اس کی تلاش میں ہو۔ وہ ضرور یہاں موجود ہوگا۔ اور میں اس کو تلاش کرونگا"
سر بلیک "میں تم کو اجازت نہیں دیتا۔ رقص سے بھی چلے جاؤ۔"
ٹریور "اگر میں انکار کروں تو ——"
سر بلیک۔ "میں تم کو زبردستی نکلوا دونگا"
ٹریور۔ "(دھمکی کے لہجہ میں) ایسا کرنا مناسب نہیں"۔
سر بلیک "(تردد کے بعد اس کی ٹوپی سے پھول توڑ کر) اچھا ٹھیرو۔ میں لڑائی کرنا نہیں چاہتا لیکن پھر مغالطہ ہونے نہ پائے)
اس نے پھول کو فرش پر گرا دیا اور اندر چلا گیا۔ ٹریور اس کے پیچھے جانا چاہتا تھا۔ مگر پھر وہ مارگریٹ کی طرف چلا گیا۔ جو مسٹر ہاشفورڈ کے ساتھ نہایت دلچسپی سے رقص میں مشغول تھی"۔

چھتیسواں باب (۳۶)

رقص کا خاتمہ

رقص کے ہال کے ساتھ ایک کمرہ قمار بازی کے لئے مختص کر دیا گیا تھا۔ اس میں مختلف میزوں پر مہمان کرسیوں پر بیٹھے تاش۔ گنجفہ شطرنج وغیرہ کے ذریعے جوا کھیلنے میں مشغول تھے۔ سر بلیک ڈلوک کی تلاش میں وہاں پہنچا۔

لیڈیاں اور جنٹلمین قمار بازی سے خوشی اور شور و غل میں مشغول تھے ڈلوک دہائی دے سر بلیک کو دیکھ کر قمار بازوں کے منتقد سے اٹھا۔

ڈلوک :- ایک شخص جو اپنے آپ کو تمہارا دوست کہتا ہے ایک ہزار پونڈ ہار گیا ہے۔ اور ادا نہیں کر سکتا۔ وہ لوگوں کے ساتھ جھگڑ رہا ہے۔ اور کہتا ہے۔ سر بلیک یہ رقم ادا کریگا۔ مگر یقین نہیں کرتے "

یہ کپتان کرچفیلڈ تھا وہ سر بلیک کے پاس آ کر کہنے لگا۔ صاحبان ادھر آؤ۔ سر بلیک تمہاری غلط فہمی کو دور کر دیگا "

لوگ - اگر وہ ایسا کریگا۔ ہم تمہارے سے معافی مانگینگے "

سر بلیک دل میں - یہ بڑا پاجی ہے مجھے توقع تھی کے ضرور کسی مشکل میں ڈالدیگا

کپتان - ان کو کہدیں۔ میرا اعتبار کریں۔ اور جو پھبتیاں کہتے رہے ہیں ان کی فی الفور معافی مانگیں "

آخر سر بلیک نے ایک ہزار پونڈ ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ اور قمار بازوں نے کپتان کرچفیلڈ سے معافی مانگی "

سر بلیک :- کپتان تم اس وقت یہاں سے چپ چاپ چلدو "

کپتان مصنوعی چہرہ اور بھول کو سنوارکرے سے چلا گیا "

ڈلوک :- کیا تمہارا دوست کمپنی کا حصہ دار ہے مجھے یہ خیال ہوا ہے کہ تم نے اس کا روپیہ فی الفور ادا کر دیا ہے۔ تم نے اس کو ٹکٹ کیوں دیا "

بلیک :- کیونکہ میں انکار نہ کر سکتا تھا۔ کیا اب پھر قمار بازی میں مشغول ہوتا ہے۔ اب کھانے کا وقت قریب آگیا ہے "

ڈلوک :- صرف ایک مرتبہ قسمت آزمائی کرنی ہے "

اس نے ہاکھی دانت کے مہرے جو قمار بازی میں استعمال کئے جاتے تھے۔ ڈالے اور فی الفور واپس آیا ؎

[illegible] کرتا تھا ۔

ان لوگوں نے شام پیں شراب کثرت سے پی ۔ اور ہنسی کھیل میں مشغول ہوئے نصف گھنٹہ کے بعد حاضرین رقص کے کمرہ کی طرف چلے ۔

اب ڈیوک کی تجویز کے معرض عمل میں لانے کا وقت آگیا تھا ۔ وہ بظاہر مارگریٹ سے صحبت میں جس قدر [illegible] کرنے میں جو عنایت کے اثنا میں اتار دیا گیا تھا مشغول تھا ۔ باقی [illegible] چلے گئے بعد وہ ڈیوک کے ساتھ اکیلی رہ گئی ۔ اس سے وہ بہت مضطرب ہوئی ۔ ڈیوک اس کے قدموں پر گر کر اظہار عشق کرنے لگا ۔ مگر اس کے التماس [illegible] کھڑا ہوں ۔ مگر اس کا ہاتھ پکڑ کر محبت آمیز الفاظ کہتا رہا ۔

مارگریٹ ۔ ڈیوک صاحب یہ الفاظ بیہودہ [illegible] میں تمہاری زبان سے ایسا ایک لفظ سننا نہیں چاہتی مجھے لیڈی نار[illegible] کے پاس لے چلو ۔

ڈیوک ۔ [illegible] تمہیں ایک بات بتاتا ہوں جس سے امید ہے کہ تم مجھے [illegible] سے نہ دیکھو گی یہاں ایک نوجوان تھا ۔ جو تمہارے سے انتقام لینا چاہتا تھا ۔ میں نے اس کو تمہارے خاطر منع کیا تھا ۔ وہ فرنانڈ پہلوان کا بیٹا ہے ۔ اور اپنے باپ کو [illegible] کرتب دکھاتا ہے ۔

مارگریٹ ۔ کیا وہ یہاں موجود ہے ۔

ڈیوک ۔ وہ یہاں ہے ۔ اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں اس کو یہاں [illegible] لیا ۔ وہ اس مجمع کے سامنے تمہارے ساتھ اپنی رشتہ داری کا اعلان کر [illegible] اس امر کے علانیہ بیان کرنے کی نتائج کے بیان کرنے کی ضرورت [illegible]

لیڈی نار[illegible] اور تمام لوگ تمہارے سے نفرت کرینگے ۔ اگر میں تمہارے بھائی کو خاموش کر دوں ۔ تم نا شکر گذار نہ ہوگی ۔ اور میرے سے حقارت نہ کروگی

مارگریٹ ۔ میں تمہارے منصوبہ کو سمجھ گئی ہوں ۔ وہ تو میرا بھائی نہیں ایک [illegible] بات [illegible] کوئی اس پر یقین کریگا ۔ مگر اس سے حضور کو میرے بے [illegible] نقصان ہوگا ۔ میں تمہاری پاجیانہ درخواست کو نہایت حقارت سے رد کرتی ہوں ۔ مجھے لیڈی ناریرا کے پاس لے چلو ۔

لیڈی تارپرا "بہتر ہے مذاق کا خاتمہ ہوا۔ (ڈیوک کی طرف) چونکہ بقول تمہارے
اس کا بچاؤ تمہارے کہنے سے کبھی نہیں آتا ہم کو یہاں ٹھیرنے کی ضرورت نہیں
آؤ رقص کے کمرے میں چلیں"۔

مارگریٹ "میں اب رقص کرنا نہیں چاہتی۔ بہتر ہے ہم گھر چلیں۔

لیڈی تارپرا "اس قدر جلدی۔ گاڑی چار بجے آئیگی۔

ڈیوک "میں نے یہ کیا حماقت کی۔ مارگریٹ تمہارے جانے سے رقص کی
رونق آدھی رہ جائے گی"۔

مارگریٹ "پہلوان کی بہن سے بھلا رقص کو کیا رونق ہو سکتی ہے"۔ (لیڈی
تارپرا سے) آؤ گھر چلیں"۔

لیڈی تارپرا "پیاری میں تمہاری خوشی چاہتی ہوں۔ مگر پالکی میں سوار ہو کر جانا
پڑیگا۔ میں سر بیک اور ڈیوک سے معافی چاہتی ہوں۔ کہ ایسے عجیب رقص سے
اس قدر جلد جانا پڑا"۔

لیڈی تارپرا اور مارگریٹ ٹریور اور مسٹر ہائٹ فورڈ کے ہمراہ رقص کے کمرہ سے نکلیں

ڈیوک "ان کے جانے کے بعد میری تجویز خاک میں مل گئی۔ سونے کی
چڑیا اڑ گئی"۔

سر بیک "لیکن میرے پنجے سے نہیں نکلی۔ وہ آج رات سٹرانڈ سٹریٹ میں
پہنچے تو پالکی میں ایک پالکی کے منزل مقصود کا پتہ۔ پالکی برداروں کو خاص طور پر
بتا دوں گا"۔

ڈیوک "میں تمہاری تجویز کی کامیابی کی دعا کرتا ہوں"۔

سر بیک فوراً اس جگہ گیا جہاں پالکی بردار منتظر تھے۔ اور دو پالکیاں لیڈی
تارپرا اور مارگریٹ کے لئے کرایہ کیں۔ ایک میں لیڈی موصوفہ اور دوسری میں
مارگریٹ بیٹھی۔ اس کے بعد اس نے اپنی تجویز کے عمل درآمد کرنے کے لئے پالکی
برداروں کو بہت خاص ہدایتوں کی تاکید کی۔ اور پھر [illegible]
[illegible] کمرا چھوڑ چلا گیا۔

دونوں جنٹلمین [illegible] پالکیوں سے [illegible] لیڈی [illegible]

جانے کا ارادہ کیا تھا۔ مگر بیل کی وجہ سے وہ کہیں اور پالکیاں کہیں چلی گئیں۔ آخر ہجوم سے نکلے تو ایک پالکی جس میں بزعم ان کے لیڈی ناربا تھی۔ غائب ہوگئی تھی انہوں نے اس پالکی کی ہرچند تلاش کی مگر پتہ نہ ملا۔ آخر جب لیڈی ناربیا کے مکان کے سامنے پہنچے۔ پالکی کی کھڑکی کھلی۔ اور لیڈی ناربا نمودار ہوئی۔"

لیڈی ۔ دوسری پالکی کہاں ہے۔ مارگریٹ کو کیا ہوا؟"

کسی کو معلوم نہ تھا۔ کہ وہ کدھر گئی۔ پالکی برداروں نے یقین دلایا کہ اس کی پالکی ابھی آیا چاہتی ہے۔ مگر باوجود انتظار کے مارگریٹ کی پالکی نہ آئی۔"

لیڈی ناربرا نے مسٹر ہاٹفورڈ اور رڈیورکو مارگریٹ کی تلاش کے لیے بھیجا۔ انہوں نے پکاڈلی۔ ہے مارکیٹ محل سینٹ جیمز کا ملحقہ بازار پال مال اور لنڈن کے اور کوچے اور بازار چھان ڈالے اور آخر سپرنگ گارڈن میں دونوں کی پھر ملاقات ہوئی۔"

پالکی برداروں سے جو مختلف سمتوں میں پالکیاں لے جارہے تھے سوال آئے اور بالکل مایوس ہونے کے بعد یہ دونوں آخر سٹرائن سٹریٹ میں واپس آئے ابھی مارگریٹ واپس نہ آئی تھی۔ اور لیڈی ناربرا نہایت مشوش تھی پھر یہ ڈیوک وارٹن کے مکان واقع چوک سینٹ جیمز اور بیک کے مکان واقع پال مال پہ گئے مگر مارگریٹ وہاں بھی نہ تھی۔"

المختصر مارگریٹ کا کچھ پتہ نہ ملا +

تمام شد حصّہ اوّل

محمد امین کاتب از سلہبہ کے ڈاک خانہ خاص

دُوسرا حصّہ

حباب کا پھُولنا

پہلا باب

بازار تبادلہ

جون کے اختتام کے قریب بحر جنوبی کی کمپنی کے حصوں کی قیمت فیصدی نو سو تک بڑھ گئی۔ اور انگلستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک اس کے حصّے خریدنے کا خبط مرض متعدی کی طرح پھیل گیا۔ ہر شخص یہی سُنتا تھا۔ کہ فلاں فلاں آدمی اس کمپنی کے حصّے خرید کر مالدار ہو گئے ہیں۔ لوگوں کو اس کے حصّے خرید کر بلا محنت و مشقت متمول بننے کا شوق ہوا۔ اس خبط کو ایک افواہ سے اور بھی تحریک ہوئی۔ یعنی اس وقت یہ مشہور ہوا کہ جبل الطارق اور بعض اور جزائر کے معاوضے میں گورنمنٹ انگلستان سپین کے ایسے اضلاع لینا چاہتی ہے جہاں سونا پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے بحر جنوبی کی کمپنی کے حصوں کی قیمت اور بھی بڑھیگی جسے پیرو کی تجارت کا ٹھیکہ ملا ہوا ہے۔ اس قسم کی افواہیں سر جان کے کارندے مشتہر کرتے پھرتے تھے۔ اور لوگ اندھا دھند ان پر یقین کرتے تھے۔

عام خبط اور اشتعال میں دن دونا رات چوگنا اضافہ ہو رہا تھا۔ لنڈن کے

عام مجمعوں ہوٹلوں محلوں ۔ بازاروں میں ۔ امیروں اور غریبوں کے گھروں میں
اس کمپنی کے حصوں کی قیمت کے سوا کسی چیز کا خیال نہ تھا ۔
بحر جنوبی کے حصوں کی قیمت کے سوا کسی چیز پر گفتگو نہ ہوتی تھی ۔ پایہ تخت
لنڈن کے گرد دیہات میں ۔ جو اس وقت سرسبز اور مالدار تھے ۔ انہی حصوں کی قیمت
کا چرچا تھا ۔

انگلستان کے تمام علاقوں میں اس مضمون پر بحث ہوتی تھی ۔ مدبروں کی جھرا
بندیاں اس دلچسپ مضمون کی وجہ سے کم ہو گئی تھیں ۔ وہگ اور ٹوری فریق نے مناقشہ
چھوڑ دیا ۔ اور جیکوبائٹ یعنی خاندان سٹوارٹ کے حامیوں نے سازش کرنی
ترک کر دی ۔ ہر ایک سرائے ۔ ہر ایک شہر اور گاؤں میں یہی گفتگو ہوتی تھی ۔ المختصر
جس طرف نظر کی جاتی تھی ۔ ادھر اس خبط کے آثار نمودار تھے ۔

انگلستان کے ہر ایک حصہ سے جوق در جوق لوگ اس کمپنی کے حصے خریدنے
چلے آتے تھے ۔ لوگوں کو کرایہ کی گاڑیاں ۔ گھوڑے اور ٹٹو تک میسر نہ ہوتے تھے
اور اکثر آدمی دور دراز مقامات سے پیدل حصے خریدنے آتے تھے ۔ بلکہ دیگر ممالک کے
باشندے اس طلائی فصل سے مستفید ہونے کے لئے لنڈن آرہے تھے ۔ روپیہ بہم پہنچا
کرنے کے لئے لوگ کھالنوں ۔ زیورات ۔ جواہرات ۔ مکانات ۔ جائدادیں وغیرہ
فروخت رہن یا گرو کرتے تھے ۔

سر جان نے عام اشتعال سے فائدہ اٹھانے کے لئے دس لاکھ پونڈ کی رقم
جمع کرنے کے لئے چندہ کھولا ۔ پہلے ہی روز اس سے دگنی رقم جمع ہو گئی ۔ پھر دس
لاکھ پونڈ کی اور رقم جمع کرنے کا اعلان کیا گیا ۔ تھریڈنیڈل کے بازار میں اس قدر
ہجوم ہوتا تھا ۔ کہ الامان معمولی لوگوں کا تو کوئی پرسان حال نہ تھا ۔ بڑے بڑے
امیر تاجر اور ساہوکار چیونٹیوں کی طرح حصے خریدنے کے لئے پھرتے تھے ۔ تیسری
مرتبہ دس لاکھ پونڈ کا پھر چندہ کھولا گیا ۔ یہ رقم بھی آناً فاناً جمع ہو گئی ۔

بحر جنوبی کے ایوان کا ایک طرح سے محاصرہ کر لیا گیا تھا ۔ ہجوم کو خاموش رکھنے
اور دنگہ فساد سے روکنے کے لئے کانسٹیبلوں کی ایک کثیر تعداد تعینات تھی ۔ کئیں
نقیب ہجوم میں چت ہو گیا ۔ اور کمپنی کے نئے اور حصہ دار لوگوں کی دھکم پیل سے

بمشکل ہانپتے ہوئے ۔

لوگ کمپنی کے بڑے ہال میں جانے کے لئے ایک دوسرے کو دھکیل رہے تھے ۔ گالی گلوچ ۔ جھگڑے اور سب وشتم کی کوئی حد نہ تھی ۔ کمپنی کے کلرک ایک بند شیشہ کے ہال کے اندر بیٹھے تھے ۔ سر جان بلنٹ ۔ کمپنی کا صدر خزانچی مسٹر نائٹ لوگوں کے طوفان بے تمیزی کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے تھے ۔ ٹریوکریون چندہ کی فہرست دیکھنے میں مشغول تھا ۔ اس کو دھکم پیل کے دیکھنے کی فرصت نہ تھی ۔ البتہ شور سے اس کے کان پھٹے جاتے تھے ۔

ایک گھنٹہ بعد رقم مقررہ جمع ہوگئی ۔ لوگوں نے مایوسی سے واویلا شروع کیا ۔ سر جان نے مسٹر نائٹ کی معرفت یہ اعلان دیا کہ دوسرے روز دس لاکھ پونڈ کا چندہ چوتھی دفعہ کھولا جائیگا ۔ اس سے لوگ مطمئن ہوکر منتشر ہوئے ۔

دوسرے روز انتظام قائم رکھنے کے لئے زیادہ گارد تعینات کی گئی ۔ مگر اس چوتھے چندے کے اثنا میں بھی شور و غوغا پہلے سے کم نہ تھا ۔

سر جان بلنٹ کو توقع تھی کہ جن لوگوں کو سالانہ وظائف اور پنشین وغیرہ مستقل رقمیں ملتی ہیں ۔ وہ کمپنی کے حصے معمولی سود پر نہ خریدینگے ۔ مگر اس کا یہ خیال غلط ثابت ہوا ۔ ان لوگوں نے اپنی مستقل رقوم کو فروخت کرکے کمپنی کے حصے بخوشی خرید لئے ۔

اس کامیابی کی وجہ سے سر جان بلنٹ مغرور ۔ متکبر اور لاپرواہ ہوگیا ۔ اور اس نے اپنے بہت سے دیرینہ دوستوں کو ناراض کر دیا ۔ جن لوگوں کو وہ پہلے حد سے زیادہ خوشامد کرتا تھا ۔ اب ان سے بالخصوص سرد مہری سے پیش آنے لگا ۔ دیگر ڈائریکٹروں نے بھی اس کی تقلید کی ۔ اور بہت مغرور اور گستاخ اور بیہودہ ہوگئے ۔ ان میں سے اکثر عیش پسند اور فضول خرچ ہوگئے ۔ لیکن جو عاقبت اندیش تھے ۔ انہوں نے بڑی بڑی جائدادیں خرید کر کمپنی کے حصوں کے ذریعے ان کی قیمت ادا کی ۔

بحر جنوبی کی کمپنی کی کامیابی سے سینکڑوں کمپنیاں اور قائم ہوگئیں ۔ کہ ہر ہفتہ ایک دو کمپنیاں مختلف مقاصد کے لئے قائم ہوتی تھیں ۔ پرنس آف ویلز ڈیلیٹر کی تائید اور پیسے کی کمپنی کے گورنر تھے اور انہوں نے اعتراض چالیس

[illegible]

اس وقت موسم بہت عمدہ تھا۔ اور لوگ اپنے کاروبار بازاروں اور شارع عام اور دوکانوں میں انجام دیتے تھے۔ رائل ایکسچینج یعنے شاہی ایوان تبادلہ کے بڑے بڑے کمروں میں لوگوں کی بھیڑ بھاڑ بے حد تھی۔ اس مشہور بازار میں دلال۔ صراف اور بیمہ کار زیادہ تر رہتے تھے۔ اس میں تین نہایت عمدہ قہوہ خانے۔ گاروے سوایپن چیپٹر اور جوناتھن کے تھے۔ یہ مقام بحر جنوبی کے حصوں کی خرید و فروخت کا مرکز بنا ہوا تھا۔ دلال بھاری فیصدی منافع پر سودا کیا کرتے تھے۔ اور تھوڑے عرصہ میں مالدار ہو جاتے تھے۔ شاہ اور صراف نہایت گراں شرح سود پر روپیہ قرض دیتے تھے۔ یہودی جو نہایت متمول تھے۔ اس لوٹ سے سب سے زیادہ روپیہ کماتے تھے۔ المختصر یہاں لوگ کار ہائے منصوبہ پرور صرافوں وغیرہ کو روپیہ دینے آتے تھے۔

لنڈن کے بازار تبادلہ میں اسقدر ہجوم تھا کہ اس زمانہ یا بعد میں کبھی دیکھا نہ گیا۔ رئیس۔ امیر۔ ممالک غیر کے سفیر۔ متوسط درجہ کے لوگ۔ لیڈیاں۔ جنٹلمین۔ مفلس اور نوکر چاکر الغرض ادنے و اعلیٰ ڈاکٹر۔ وکیل وغیرہ سب اس بازار کے مختلف حصوں میں پھرتے تھے۔

دلالوں نے اپنے اپنے دفتروں کے سامنے میزیں رکھی ہوئی تھیں۔ جو لوگوں کی آمد و رفت میں مخل ہوتی تھیں۔ اس بازار کے متوسط میں مسٹر میتھیو دیکا نیڈ سوالٹ کمپنی کا اعلیٰ دلال رہتا تھا۔ اس کے دفتر میں سر جان اور کمپنی کے ڈائرکٹروں کے بیچ کے کاروبار انجام پاتے تھے۔

اس بازار کے قہوہ خانوں کی تعریف ہم پہلے کر چکے ہیں۔ عام طور پر اعلیٰ طبقہ کے لوگ گاروے کے قہوہ خانہ میں ممالک غیر کے باشندے رہتے۔ اور دلال وغیرہ جوناتھن کے قہوہ خانے میں جاتے تھے۔ لیکن اس وقت افراتفری کی وجہ سے اس قسم کے امتیاز کا کسی کو خیال نہ تھا۔ جدھر کسی کا منہ اٹھا چل دیا۔ امیر، سفید پوش مفلس جہاں بیٹھک سمائے تھے جاتے تھے۔ ان قہوہ خانوں میں سے شاعر، بیضہ پوشیں مجیب نظر آتے تھے۔ انہوں نے کمپنی کے بہت سے حصے خریدے تھے۔

ایک مرتبہ لیڈی ماریا ابوگملی کے ہجوم کو چیرتی مسٹر دیکا نڈ سوالٹ کے دفتر میں گھس پڑی اس وقت بہت سی لیڈیاں لوگوں کے ہجوم میں پھرتی تھیں۔ [illegible]

مسٹر نائیٹ نے بھی یہی ظاہر کی۔

لیڈی ٹار برائٹ "ان کی قیمت بیس ہزار پونڈ آن کی گئی ہے۔ اب میں اپنا منشا ظاہر کرتی ہوں۔ سر بلیک کیا ان کے معاوضہ میں آپ بیس ہزار پونڈ کے حصے دینا چاہتے ہیں۔ یہ میرے خاوند مرحوم کی نشانی ہیں۔ لیکن عام ضبط کی وجہ سے میں انکو فروخت کرنے پر مجبور ہوں۔ میں کچھ جنوبی کے حصے خریدکر نالارڈ بننا چاہتی ہوں"

سر بلیک "میں آپ کو ممنون احسان کرنا چاہتا ہوں۔ لیڈی صاحبہ کو بیس ہزار پونڈ کے حصے دیدو۔ یہ اس نے ویسانٹ سولڈ دلال سے کہا تھا۔

ویکانٹ سولڈ "ان کو دوسرے چندہ کے حصے ملینگے جن کی قیمت اسوقت ۲۰ پونڈ فیصدی ہے۔ اور بھی بڑھ رہی ہے۔ کیا میں آپ کی طرف سے حصے فروخت کر دوں"

لیڈی ٹار برائٹ "چونکہ حصوں کی قیمت بڑھ رہی ہے۔ ابھی فروخت نہ کریں جب ان کی فیصدی ہزار تک قیمت بڑھے تک انتظار کرونگی"

دلال (مسکراکر) آپکو بہت دیر تک انتظار نہ کرنا پڑیگا"

سر بلیک "مسٹر ہانٹفورڈ فیہ نائی آپ کیا چاہتے ہیں کیونکہ آپ کے پاس کاغذات کا ایک بڑا پیکٹ ہے"

مسٹر ہانٹفورڈ "یہ میری پشتینی جائیداد کا رسٹن ہیں کی دستاویزات ہیں جو بحیثیت اب مجھکو بھی عام ضبط ہوگیا ہے"

سر بلیک "اس کو ضبط ہونے سے بچانے کیلئے یہی بہتر تھا۔ کہ بلا محنت و بلا خطرہ کوانکے روپیہ ہاتھ لگے اور یہ بات جنوبی کے حصے خریدنے سے ہو سکتی ہے"

لیڈی ٹار برائٹ "میں نے اس کو اپنی جائیداد فروخت کر کے نفع فائدہ کمانے کا مشورہ دیا تھا"

سر بلیک "بہت عمدہ مشورہ دیا۔ کارسٹن فیلڈ کیسی جگہ ہے"

سکواتر "وہ ولٹشائر میں اس سے بہتر کوئی مقام ہیں۔ اس کے متعلق ایک عمدہ باغ اور ایک عمدہ ... ہے۔ بڑے بڑے اور بلند درخت ہیں۔ ... ہزار ایکٹر زرخیز زمین ہے جو چار سو کاشتکار کاشت کرتے ہیں۔ میں اس مقام کو نہایت افسوس سے فروخت کرتا ہوں"

لیڈی تار بیرا نے افسوس کیا۔ ہر شخص اپنی جائداد فروخت کر کے کمپنی کے حصے خرید رہا ہے"

مسٹر بلیک "اس جائداد کی کیا قیمت لوگے"

ویاند سولڈ۔ "کیا مجھے دستاویزات دیکھنے کی اجازت ہے"

سکوائر "بیشک۔ بیٹھ کر دیکھ لیں۔ دستاویزات مکمل تھیں اور میرے الد وصیت نامہ ملحق ہے۔ میں تیس ہزار پونڈ سے کم نہ لونگا"

مسٹر بلیک "مسٹر ویاند سولڈ تمہاری کیا رائے ہے"

دلال "(دستاویزات دیکھ کر) میری رائے میں یہ قیمت زیادہ نہیں"

مسٹر بلیک "میں تمہارے سے صاف معاملہ کرنا چاہتا ہوں۔ میں تم کو پہلے چندہ کے بیس ہزار پونڈ کے حصے دیدونگا۔ یہ دوسرے چندے کے ساٹھ ہزار پونڈ کے برابر ہونگے"

لیڈی "قبول کر لو"

سکوائر "میں بیس ہزار نہ لونگا"

بلیک "میں تم کو مجبور نہیں کرتا۔ لیکن ایسا موقع پھر نہ ملیگا"

لیڈی "کیا ساٹھ ہزار سے انکار کرتے ہو"

سکوائر "میں اپنے خیالات کو بدلتا ہوں۔ سر بلیک مقام کارسٹن تمہارا ہے"

بلیک "اس جائداد کا انتقال میرے نام کرادو۔ مسٹر ویاند سولڈ ان کو بیس ہزار کے حصے دیدو"

مسٹر نائٹ "اس قیمت کے حصے ان کے نام کر دئے جائینگے"

دلال "مجھے کیا ارشاد ہے۔ کیا ان حصوں کو فروخت کر دوں"

سکوائر "نہیں میں جناب کے مشورہ پر عمل کرونگا"

بلیک "بہت عمدہ کیا۔ لیڈی موصوف کی قوت فیصلہ اچھی ہے حصوں کی قیمت چڑھ رہی ہے۔ تم نے کہا تھا چکور کا شکار نہاں بکثرت ہے"

سکوائر "افسوس کے لہجہ میں) بکثرت ہے۔ ہر قسم کا شکار موجود ہے۔ یہ مقام ولٹشائر میں عدیم المثال ہے"

مسٹر بلیک "میں ستمبر میں اس جائداد پر قابض ہو جاؤنگا۔ مس رینکرافٹ کی کیا خیریت ہے آج رات کے بعد اس کا ذکر خیر نہیں سنتا۔ میں نے اس رات

کے واقعہ کے تفصیلی حالات نہ سنے تھے۔ صرف یہ معلوم ہوا تھا۔ کہ پالکی بردار شراب کے نشہ میں کہیں کے کہیں سدھ گئے تھے"۔
لیڈی نار برا ؛ "وہ اس واقعہ سے نہایت خائف ہوئی تھی۔ اور کئی روز تک اس کو ہوش نہ آئی"۔
سر بلیک ؛ "لیکن بات کیا تھی"۔
سکوائر ؛ "میں بتاتا ہوں۔ پالکی بردار اس کو رمنہ سینٹ جیمز میں لے گئے تھے وہاں پہنچنے سے پیشتر وہ ایک جگہ درختوں کے نیچے پالکی رکھ ایک کھنڈ کھڑے رہے انہوں نے لڑکی کے شور وغل اور واویلا کا مطلق خیال نہ کیا۔ وہ مارے خوف کے نیم بیہوش تھی۔ پھر وہ ایک جوہڑ کی طرف چلے"۔
بلیک ؛ "کہیں ڈبونے کا ارادہ تو نہ تھا"۔
سکوائر ؛ "یہ تو خدا جانتا ہے۔ لڑکی کی چیخیں سنکر دو جنٹلمین جو وہاں پہنچ گئے تھے اس کی مدد کو آئے"۔ "پالکی بردار ان کے پہنچنے سے پیشتر اڑ گئے"۔
لیڈی نار برا ؛ "یہ وجہ ہے کہ یہ بیان نہیں کرتے۔ کہ مارگریٹ کے چھڑانے والوں میں سے ایک یہ بھی تھے"۔
سر بلیک ؛ "میں نے معلوم کر لیا تھا۔ دوسرا لڈیورڈ یون تھا۔ یہ عجیب اور پر اسرار سا معاملہ ہے"۔
لیڈی نار برا ؛ "مارگریٹ پر اس کا بہت مضر اثر ہوا ہے اسکے بعد وہ سوسائٹی میں جانا نہیں چاہتی"۔
سر بلیک ؛ "یہی وجہ ہے کہ اس کا دیدار نصیب نہیں ہوا۔ مگر وہ پھر بھی اپنا رخ روشن کہاں گئی"۔
لیڈی نار برا ؛ "وہ مانسبری میں واپس جانا چاہتی ہے۔ اس کی دادی لارڈ کی سرائے میں اتری ہے۔ اور مارگریٹ اس کے پاس چلی گئی ہے"۔
سر بلیک ؛ "ہیں۔ آپ کے ہاں سے چلی گئی"۔
لیڈی ؛ "میرے مکان سے کل چلی گئی تھی۔ لیکن رخصت ہونے سے پیشتر مجھے پھر ملنے آئیگی۔ میں اس کے بغیر اداس ہوں۔ دل بہلانے کی خاطر بازار تک دلہن آئی ہوں۔ سر بلیک ہم آپکی زیادہ تصدیع کرنا نہیں چاہتے۔ میرے خیال میں اس کلام کا تصفیہ ہو گیا ہے"۔

سر بلیک "وہاں مسٹر ویانڈسولڈ جواہرات اور دستاویزات کی حفاظت کریگا۔
اور مسٹر نائٹ مقررہ رقم کے حصے تمہارے اور مسٹر ماشفورڈ کے نام درج کر دیگا"
دلال "آپ جو حکم دینگی میں اس کی بخوبی تعمیل کرونگا۔"
لیڈی "(مسکرا کر) میں اکثر آپ سے ملاقات کرنے آیا کرونگی"۔
دلال "آپ کا آنا سر آنکھوں پر"
لیڈی نادیرہ اور مسٹر ماشفورڈ دلالوں کا سلام لیکر رخصت ہوئے۔ اور سر بلیک
برآمدے تک ان کے ہمراہ آیا"
یہاں انہوں نے پرچیٹ اور رنگروز کو دیکھا۔

دوسرا باب (۲)

"دو خادموں کا ناگہانی عروج"

دونوں خادموں کو حالت میں غیر معمولی انقلاب پیدا ہو گیا تھا۔ مسٹر پرچیٹ
نے لیڈی نادیرا کو خاندانی جنٹلمین کے طور پر سلام کیا۔
پرچیٹ "بیگم صاحبہ میں آپ کو گاڑی تک پہنچانے میں اپنا فخر خیال کرونگا۔ میں اب
گاڑی کے پیچھے بیٹھنے سے مطلق انکار کرتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ میں سٹرائن سٹریٹ میں
اپنی پہلی حالت میں واپس نہیں جا سکتا"
لیڈی "پہلی حالت! مجھے تمہاری باتیں سمجھ نہیں آتیں"
سر بلیک "(اس کی طرف سے جواب دیکر) میں سمجھ گیا ہوں۔ اس خوش قسمت
بدمعاش کو بحر جنوبی کے حصوں نے مالدار کر دیا ہے۔ اور اب یہ خادم رہنا پسند نہیں کرتا"
پرچیٹ "(لباس کی ڈبیاں نکالکر) ٹھیک۔ سر بلیک تم نے ٹھیک کہا۔ میں تھوڑی
دیر تک اس لباس کو گوارا کرتا ہوں۔ لیکن جلدی ہی مناسب لباس تبدیل کرونگا
میں سوسائٹی میں خاصہ شریف آدمی بن جاؤنگا"
لیڈی "(قہقہہ لگا کر) بیشک۔ یہ بڑی قباحت ہوئی"
پرچیٹ "(لباس کی چٹکی لیکر) بیگم صاحبہ آپ مذاق کرتی ہیں لیکن تمسخر کی وجہ سے

میں لباس فاخرہ پہننے سے باز نہ آؤنگا۔ میں اب جنٹلمینوں کی طرح پھرا کرونگا۔"
سر بلیک "شاباش پرچیٹ۔ میں تم کو بازار میں شریفوں کی طرح سیر کرتے ہوئے دیکھکر بہت خوش ہونگا۔"
رنگ ورڈ "میں بھی شریفوں کی طرح سیر کرتا نظر آؤنگا۔"
سر بلیک "کیا تم بھی اسی ہوائی گھوڑے پر سوار ہو۔ کیا تم بھی بحر جنوبی کے حصوں کو فروخت کرکے مالدار بن گئے ہو۔ تم خادموں کو حصے خریدنے سے روکنے کے لئے قانون نافذ ہونا چاہئیے۔"
رنگ ورڈ "بیشک ایسا قانون نافذ کردو۔ میں اب خادموں کے زمرہ میں نہیں آپ میری ایک بات مانیں تو میرے پر بڑا احسان کریں۔"
سر بلیک "کیا بات ہے۔"
رنگ ورڈ "میں بہادر بدمعاشوں کی جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ اگر اس کلب میں مجھے منتخب کریں میں آپ کا بڑا ممنون رہونگا۔"
سر بلیک "ڈیوک وارٹن کیا خیال کریگا۔"
رنگ ورڈ "وہ میرے ساتھ ہمیشہ عمدہ سلوک کرتے رہے ہیں۔ میری صورت اور میرے اطوار کلب کے ممبروں کو بدنام نہ کرینگے۔ میں ان لوگوں کی طرح شراب پی سکتا اور رونڈ کے سپاہیوں کو پیٹ سکتا ہوں۔ اپنے قماش کے لوگوں میں میں اول درجہ کا بدمعاش تصور کیا جاتا تھا۔ کیوں نہ پرچیٹ۔"
پرچیٹ "بالکل درست ہے۔ ہم تم کو بہت وجیہہ گھبرو خیال کیا کرتے تھے۔"
سر بلیک "آپ ایسے خوش رو ہو کر تمہارے سامنے ہمارا چراغ جلنا محال ہو جائیگا۔"
پرچیٹ "ناممکن نہیں۔"
رنگ ورڈ "چونکہ آپ مجھے اس کلب میں شامل نہیں کرتے میں اپنی علیحدہ کلب قایم کرونگا۔ اس کی جلدی شہرت ہو جائیگی اور پھر آپ اس میں شامل ہونے کی خواہش کرینگے۔"
پرچیٹ "پھر ہم کسی کو منہ نہ دکھا سکینگے۔"
لیڈی تارپرا "پرچیٹ میں تم کو گاڑی تک لے جانے کی تکلیف نہیں دیتی مسٹر

نا شکور ڈمیری حفاظت کریگا۔ تمہاری کچھ تنخواہ باقی تھی "
پرچیٹ "آپ اس کا ذکر نہ کریں۔ اگر آپ یا می خادم کو رکھنا نہ چاہیں میں اس کو اپنی ملازمت میں لے لونگا کیونکہ مجھے ایک حبشی خادم کی ضرورت ہے۔
لیڈی "میں اس کو علیحدہ کرنا نہیں چاہتی۔ اس کو میری ملازمت سے الگ کرنے کی کوشش نہ کرنا میں اس کو بازار تباد رہیں نہ آنے دونگی "
رنگروڈ "مگر اس نے یہ سمجھا تھا لئے ہیرا اور ساحل افریقہ کے ساتھ کرنیکی ایک ہے ید کمپنی کے حصے خرید ہے ہیں"
لیڈی "بیشک تجارت غلاماں کی ترقی دینے والی کمپنی کے ساتھ وہ اپنے ماں باپ کو بیچ ڈالیگا۔ فلپ آؤ یہاں سے چلدیں"
یہ کہکر وہ سر بلیک سے فلپ کے ہمراہ رخصت ہوئی۔
سر بلیک "صاحبان میں تم کو خوش قسمتی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ گو رنگروڈ مجھے تمہارے سا خادم نہ ملیگا۔ میں تم کو ملامت نہیں کرتا۔ بلکہ تمہاری تعریف کرتا ہوں۔ ہر ایک شخص کو دنیا میں مالدار بننے کی کوشش کرنی لازم ہے "
رنگروڈ "میرا بھی یہی مقصود ہے۔ میں اپنی طرف سے بہت کوشش کرونگا"
سر بلیک "اب کیا کرنے کے ارادے ہیں؟"
رنگروڈ "کسی مالدار بیوہ سے شادی کرونگا۔"
سر بلیک "عمدہ خیال ہے۔ اب تم عالی حوصلہ بننا چاہتے ہو"
رنگروڈ "ہاں بیشک۔"
سر بلیک "اس لیڈی سے جو ابھی یہاں سے گئی ہے شادی درخواست کیوں نہیں کرتے۔ وہ مالدار بیوہ ہے"
رنگروڈ "مجھے بھی یہ خیال آیا تھا۔ لیکن کیا وہ میری درخواست قبول کریگی؟"
سر بلیک "کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن آزمانے میں ہرج نہیں"
پرچیٹ "پہلے مجھے یہ خیال آیا تھا۔ لیکن چونکہ رنگروڈ نے اس کو ظاہر کردیا ہے۔ میں اس کو یہی قسمت آزمانے کا پہلا موقع دیتا ہوں۔ اگر لیڈی موصوف اس کو رد کردیگی میں قسمت آزمائی کرونگا"

سر بلیک "واقعی تم بہت سمجھدار آدمی ہو۔ زنگروڈ تم اس امر پر اعتراض نہ کرو گے"
(دولہا سے) اگر دولہن شادی کی درخواست کرے تو بڑا لطف ہو۔ (دلبندہ آواز میں) مجھے
بتانا تمہاری درخواستوں کو کیا انجام ہوا"

زنگروڈ "اچھا ہی انجام ہو گا کہ پہلے ہم دولہن خیاط کے ہاں جا کر عمدہ کپڑے پہنینگے
ہم نے کپڑوں کی فرمائش کی ہوئی ہے۔ ہم عمدہ لباس پہنکر جوناتھن کے قہوہ خانہ
میں کھانا تناول کرنے آئینگے"

سر بلیک "خوب۔ جوناتھن تم کو عمدہ کھانا اور عمدہ شراب دیگا۔ بشرطیکہ ان
کی قیمت ادا کرو"

پرجیٹ "اگر جناب تشریف لائیں ہم اس کو اپنا فخر خیال کرینگے۔

سر بلیک "مجھے معاف رکھو میں نے ایک دعوت ضیافت میں شریک ہونیکا وعدہ کیا ہوا ہے"
یہ کہکر وہ اندرونی کمرے میں چلا گیا۔ اور دولہن سابق خادم بازار میں چلے گئے

تیسرا باب

پیرو - گریس اور فلو

ناظرین اب جوناتھن کے قہوہ خانہ کی سیر کریں۔ دیکھیں اس میں لوگوں کی کس قدر
بھیڑ بھاڑ ہے۔ یہاں کس قدر مہمان کھانا تناول کرنے اور شراب پینے میں مشغول ہیں
ان کے درمیان دلال حصوں کی خرید و فروخت کر رہے ہیں۔ اس شور و غل کے مقام
میں ایک جماعت بہت دلچسپ معلوم ہوتی ہے"

بائیں طرف کی جانب ایک کھڑکی کے پاس ایک میز بچھی ہے اور اس کے گرد
کرسیوں پر ایک ریشمی پادری۔ اس کی بیوی۔ اور تین بیٹیاں بیٹھی ہیں۔ اس پادری
کا نام ریورنڈ پونٹ کیپلن ہے۔ [illegible]
عمر ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہے۔ اور بہت [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible]
[illegible]
اس سے [illegible] ہے۔ [illegible]

ہمیں پیدا ہوتا ہے ۔ اس کا نظارہ بہت عالیشان ہے ۔

فلو ۔ ابا جان یہ محل بڑا عالیشان اور دلکش ہے " بیٹا خوش ہو اسکو خرید لو ۔

پھر مسٹر ہانٹفورڈ اس کو ضرور خریدیو ۔ اور ابا جان کو اس کے پادری کی آمدنی سے حصہ دیا کرنا ۔

سکوائر ۔ شاید وہ مکان میری مالی حالت کے مناسب نہ ہو ۔

پادری ۔ پچاس ساٹھ ہزار پونڈ کو مل سکتا ہے ۔

مسٹر گریون ۔ میں نے بھی یہ مکان دیکھا ہوا ہے ۔ یہ یارکشائر کی قدیم عمارات میں سے نہایت نفیس ہے ۔

مسٹر ہانٹفورڈ ۔ مجھے کمپنی کے حصص کی قیمت بہت بڑھ گئی ہیں ضرور اس کو خرید لینگے ۔ مجھے اس کے تمام حالات بتائیں ۔ میں کسی دلال سے مشورہ کرونگا

مس ہلن ۔ کیا تم کو شکار کا شوق ہے ۔

مس فلو ۔ جی ہاں میں ٹھیک طرح شہسوار ہوں ۔

پھر سکوائر کی طرف ایسی نظر سے دیکھا جس سے پایا جاتا تھا میں بھی شکار کی شائق ہوں لیکن گھوڑے کی سواری خاص کر سکتی ہوں ۔

اس کی والدہ نے گریس کی سفارش کی ۔

مسٹر گریون ۔ گریس میری دونوں دوسری لڑکیوں سے گھوڑوں کی عادات اور سواری سے زیادہ واقف ہے ۔

گریس ۔ (مدہم عجیب انداز سے ہنس کر) ہاں میں خاصی سواری کر سکتی ہوں ۔

سکوائر بہت کشمکش میں تھا ۔ تینوں لڑکیاں حسین تھیں تینوں کے اوصاف قریباً یکساں تھے ۔ اب مشکل یہ ہے ۔ کہ وہ کس کو منتخب کرے ۔

چوتھا باب (۴)

پانچ شکٹ

اس وقت ایک تیس سالہ مفلس سا آدمی کھڑکی کے باہر کھڑا ہو گیا ۔ اور بلوری کی

بہت عجب اور ملنسار صورت دیکھ کر کہنے لگا:"

شخص: "کیا آپ بھی ٹکٹ خریدینگے۔ میرے پاس پانچ ٹکٹ ہیں۔ ہر ایک کی بیس پونڈ قیمت ہے۔ مگر میں سب پچاس پونڈ میں فروخت کر دونگا۔"

پادری: "مجھے دکھاؤ۔ تم دیانت دار آدمی معلوم ہوتے ہو۔ یہ ٹکٹ تم کو کس نے بھیجے؟"

شخص: "(ٹکٹ دیکر) یہ میرے باپ کے پاس تھے۔ اس کا نام نام جیمس [illegible] لکھا ہے۔ وہ محکمہ بحر میں ملازم تھا۔ اور اس کو حسن خدمات کے صلہ میں یہ ٹکٹ ملے تھے۔ پانچ سال ہوئے سر جان بلنٹ نے ان کے لئے پچاس پونڈ پیش کئے تھے۔ لیکن میرے والد نے ان کو صندوق میں بند رکھا۔ جب موت کا وقت قریب آیا میرے سے کہنے لگا۔ بیٹا میرے ان پانچ ٹکٹوں کے سوا میرے پاس کوئی جائداد نہیں گو ان سے مجھے فائدہ نہیں ہوا۔ تم کو بہت سی دولت ملیگی۔"

پادری: "مجھے امید ہے اس کی یہ خواہش پوری ہوگی۔"

شخص: "وہاں مجھے دو پونڈ فی ٹکٹ دیتے ہیں۔ لیکن میں پچاس سے کم نہیں لیتا مجھے بحر جنوبی کے حصے خریدنے کے لئے پچاس پونڈ کی ضرورت ہے۔"

مسٹر کریون: "میرے دوست میں تم کو دیتا ہوں (پچاس پونڈ کے نوٹ دیکر) میں یہ ٹکٹ خریدنا نہیں چاہتا۔ بلکہ تم کو پچاس پونڈ بطور قرض دیتا ہوں۔ جب یہ ادا کروگے ٹکٹ واپس لے لینا۔ یہ میرا پتہ ہے۔ اور اس کو ایک پرچہ پر اپنا نام اور پتہ لکھ دیا۔

نیڈ: "خدا آپ کو اس کا اجر دے۔ میرے والد کی پیشین گوئی درست ثابت ہوگی۔ میں ضرور مالدار ہو جاؤنگا۔ نیڈ جیروس پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوگا۔"

مسٹر کریون: "مجھے اندیشہ ہے کہ یہ شخص پھر منہ نہ دکھائیگا۔ لیکن تم اس قسم کی درخواستوں کو بغیر سوچے سمجھے سن لیتے ہو۔"

پادری: "مگر میں نے اس بارہ میں کچھ غلطی نہیں کی۔ اس شخص کو سب سے پہلے [illegible] جب بھی میں نے غلطی نہیں کی جب نیڈ جیمس [illegible] یہ ٹکٹ اس سے کہیں بہتر ہیں۔ مجھے میں نے قرض دیا ہے۔"

مسٹر گے نے جواب دیا کہ یہ ڈیوک وارن ہے۔"

گے "تم نے اس کا حال سنا ہوگا۔ یہ اول درجہ کا رند اور بدمعاش ہے۔"

بجیل "اگر وہ اپنی لیاقت کو اچھی طرح استعمال کرے تو اپنے زمانہ میں سب سے ہوشیار ہے۔ وہ دارالامرا میں نہایت فصیح اور خوش تقریر خیال کیا جاتا ہے۔"

فلو "وہ شکیل بھی ہے۔" جس وقت ڈیوک اس لڑکی کی طرف غور سے دیکھنے لگا۔ تو اس نے حیا کی وجہ سے آنکھیں جھکا لیں۔

ڈیوک وارن نے ان تینوں شگفتہ و شاداب۔ تر و تازہ اور حسین و جمیل تندرست لڑکیوں کو دیکھ لیا تھا۔ اور ان کی شکل و صورت سے اس کے دہان میں پانی بھر آیا تھا۔ وہ تینوں کو نیچ اور پادری اور اس کی بیوی کی بیٹیاں خیال کرتا تھا۔ وہ ان سب میں سے ایک یا بیک وقت سب پر عاشق ہونے کو تیار تھا۔ وہ فی الفور اس میز کے قریب آیا جہاں پادری اور اس کا کنبہ بیٹھا تھا۔

تینوں لڑکیاں بے چین ہو گئیں۔ مسز گریون بھی مضطرب تھی۔ لیکن پادری جاہ و منصب کا بہت پاس کرتا تھا۔ وہ ڈیوک جیسے ذی جاہ آدمیوں کی خواہ وہ رند ہی کیوں نہ ہوں بہت عزت کرتا تھا۔

گے اور بجیل سے باتیں کرتے اور لڑکیوں کے حسن کی تعریف کرتے ہوئے اس نے مسٹر ہاتھویڈ کو کہا کہ پادری اور اس کے کنبہ سے تعارف کرادو۔ سکوائر نے چار و ناچار ان کی واقفیت کرادی۔ ڈیوک کو اس امر سے نہایت حیرت ہوئی کہ یہ تینوں مسز گریون کی بہنیں ہیں۔ اس نے اپنی ظرافت اور طلاقت کے زور سے ان سب کو گرویدہ کر لیا۔ مگر اس نے ان میں سے کسی خاص کی طرف توجہ نہیں کی۔ گو فلو خیال کرتی تھی کہ وہ سب سے زیادہ اس پر مفتون ہے۔ پادری اور اس کی بیوی بھی اس سے بہت خوش ہوئے۔

ملے "جناب یا تارنیاورڈ میں کس طرح تشریف لائے۔"

ڈیوک "میں کمپنی کے حصے خریدنے کیلئے لنگ یہاں پہنچا ہوں اور آپ بھی یہاں اسی غرض سے تشریف لائے ہونگے۔ مگر آپ نے سرجان کے بل کی نہایت مخالفت کی تھی۔ آپ ان کمپنیوں کے مخالف ہیں پھر ان کے حصے کیوں خریدتے ہیں۔"

ڈیوک :- وال پول نے بھی حصے خریدے ہیں۔ میں کیوں نہ خریدوں۔ میں کسی قدر قمار باز ہوں۔ لیکن دارالامرا میں قمار بازی کو روا نہ رکھنا چاہتا تھا۔"

بجیل :- سر جان بلنٹ آپ کو ہرگز معاف نہ کریگا۔"

ڈیوک :- مجھے کچھ پرواہ نہیں۔ دیکھو اس کی تجویز کا کیا نتیجہ ہوا ہے۔"

سگے :- اس نے ہم سب کو مالا مال کر دیا ہے۔ میں سر جان کا ممنون احسان ہوں اور اس کو اعلےٰ درجہ کا مالی مدبر خیال کرتا ہوں۔ یہاں لاکھوں روپے کمائے جاتے ہیں مجھے پہلے یہ خیال نہ تھا۔ کہ ملک میں اس قدر سیم و زر موجود ہے۔ اب اس تجویز کے مخالف ہیں اس کے مداح ہیں۔"

ڈیوک :- اس میں سر جان کو کامیابی ہوئی ہے۔ اور کامیابی ہوتی بھی ایک بات ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ایسی حالت کب تک قائم رہیگی۔"

بجیل :- کب تک رہیگی۔ ابھی تو یہ عروج پر نہیں پہنچی۔ ابھی تیسرا چندہ کھلنے والا ہے۔ پھر حصوں کی قیمت ہزار تک بڑھ جائیگی۔"

ڈیوک :- اگر میرا یہ خیال ہوتا ــــــ"

بجیل :- یہ بالکل درست ہے۔ پادری صاحب آپ اس چندہ سے حصے خریدیں

پادری :- بہت اچھا۔ میرے رشتہ دار سر جان بلنٹ نے میرے فوائد کی حفاظت کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ میں اس تجویز کا مداح ہوں کیونکہ اس سے میری مالی حالت بہت اچھی ہو گئی ہے۔"

ڈیوک :- میں یہ سنکر خوش ہوں۔ تمہاری نوجوان بیٹیاں اس سے مستفید ہونگی سر جان کو چاہئیے کہ آئندہ چندے میں ان کو کچھ حصے دیدے"

غلو :- اس سے ہم سب کو بہت خوشی ہوگی۔ لیکن یہ تو قدر کیسی عمدت ہے!"

اسوقت بیس تیس آدمی چیختے چلاتے کھڑکی کے پاس سے گذرے۔

ڈیوک :- ان لوگوں کے شور کا کچھ مطلب معلوم نہیں ہوتا۔ میں نے ان سے ایک فہرست لی تھی۔ اس سے معلوم ہوا ہے۔ کہ قریباً سو جدید کمپنیاں طرح طرح کے مقاصد کے لئے قائم ہوئی ہیں۔ ان کا کل سرمایہ بارہ کروڑ اسی لاکھ پونڈ کے قریب ہے جو ملک انگلستان کے مروجہ سکے سے دگنا ہے۔ ایک کمپنی ہے کہ

نوپیشن فائر سنے کے لئے قائم ہوئی ہے سرمایہ بیس لاکھ۔ انکٹ کپنی کی دولت
اور دیا نتداری بڑھانے کے لئے سرمایہ تیس لاکھ۔ ایک چور داں اور فرکمپنیوں کے انتظام
کے لئے سرمایہ بیس لاکھ۔ پھر بیت سے چاندی۔ یا سے سے چاندی اور نیتی کی
کی کمپنیاں ہیں۔ غرض اس قسم کمپنیاں ہیں۔ کہ میں تمام فہرست پیش کروں میں مثال نہیں الغرض ہے
کہ ان کے دم میں بسہولت آرہے ہیں"

اس وقت دلالوں نے پھر آواز دی۔

"پرنس آف ویلز کی تلبنے اور بیت کی کمپنی کے حصے خرید و سرمایہ بیس لاکھ"

ڈیوک "سستا۔ پرنس آف ویلز کی کمپنی بھی یہاں مشہور کی جارہی ہے"

گے "ٹھیک ہے۔ پرنس آف ویلز نے اپنا نام استعمال کرنے کے عوض میں چالیس ہزار روپے
لئے ہیں"

ڈیوک "ایسے نظارہ کو دیکھ کر دیوجانس کلبی جیسا شخص ہنستا اور رو دیتا۔ پادری
صاحب آپ اس مضمون پر وعظ کر سکتے ہیں۔ بلکہ میں خود وعظ کہنا چاہتا ہوں"

یہ سنکر تمام حاضرین نے زور سے قہقہہ لگایا۔

گے "آپ اس وقت حسن اخلاق کی حمایت کر رہے ہیں۔ لیکن مضحکہ خیز کمپنیوں کا جلد
خاتمہ ہو جائیگا۔ سرجان نے ان کے بند کرنے کی درخواست دی ہے۔ اور یہ خلاف قانون ہیں"

ڈیوک "بہتر ہے کہ وہ دخل نہ دے۔ یہ اس کا عمارت کا حصہ ہیں۔ اگر وہ انکو مسمار
کردیگا۔ تو یہ عمارت اس کے سر پر گرے گی۔ یہ کون ہے" ایک شخص بھیڑ کو چیرتا ہوا
پادری کی طرف آرہا تھا"

گے "نیڈ جیوس ہے۔ اس کی صورت بتا رہی ہے۔ کہ اس کو دولت ملی ہے"

وہ پادری کے قریب آیا۔ ٹریور بھی اس کے قریب آکھڑا ہوا۔

نیڈ جیروس "میرے بوڑھے باپ کی پیشین گوئی درست ثابت ہوئی ہے۔ پل کے پل
میں مجھے دولت مل گئی ہے۔ اس نوجوان نے (ٹریور کی طرف اشارہ کر کے) میرے لئے حصے
خریدے۔ اور فوراً پیشگی روپیہ لے کر فروخت کر دیئے۔ اب میرے پاس ہزار پونڈ
موجود ہے"

ٹریور "خوش قسمتی ہے اس نے میرے پاس درخواست کی۔ اور وہ پر نہ دکھایا

بالا شخص باتیں کر رہے تھے۔"

سر جان "یہ آنڈ ڈیوک وارٹن بھی یہاں ہیں۔ آپ کی مخالفت کے باوجود اس تجویز میں کامیابی ہوئی ہے۔"

یہ سنکر تمام لوگ ڈیوک وارٹن کے نام پر تبرے۔ پھٹکار۔ اور گالیاں سنانے لگے۔ وہ ڈیوک پر حملہ آور ہونا چاہتے تھے۔ مگر سر جان بلیک اور شیو رکھرڈی کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اور کسی کو پاس نہ آنے دیا۔ آخر ڈیوک مجبور ہو کر ایک اندرونی کمرے میں چلا گیا۔"

پانچواں باب (۵)

نیڈ کا مکان

نیڈ جروس گھر کی طرف چلا تو اس کو ہر ایک چیز پہلے سے بہت مختلف معلوم ہوتی تھی۔ انسان۔ دوکانات۔ اور بازار متغیر معلوم ہوتے تھے۔ لیکن اصل وجہ یہ تھی کہ اس کی حالت میں تبدیلی واقع ہوئی تھی۔ زندگی میں یہ پہلا موقع تھا کہ اس کی جیب میں سونا بھرا تھا۔ اور اس کو بے حد خوشی ہوئی تھی۔"

فش سٹریٹ ہل سے اس نے ایک بڑا ٹوکرا خریدا اور اس میں طرح طرح کی مٹھائیاں میوے بھر لئے۔ ان چیزوں کے خریدنے میں اس کی دو اشرفیاں خرچ ہوئیں۔ بجائے ایک [illegible] رقم اس نے مٹھائیاں وغیرہ پر کبھی صرف نہ کی تھی۔ آخر وہ پل لنڈن سے گذر کر اپنے مکان میں پہنچا۔"

بینیڈی ٹیگ لین میں ہر طرح کے بدمعاش اور بدچلن لوگ رہتے تھے۔ یہ ایک تنگ قطار یا بازار یا کوچہ تھا۔ اور اس میں بہت ردی اور قریب الانہدام مکانات بنے ہوئے تھے۔ نیڈ کا مکان باہر سے تو خراب معلوم ہوتا تھا۔ مگر اندر سے صاف ستھرا [illegible] تھا۔ اس کی بیوی [illegible] چہرہ [illegible] تھی۔ اس کی عمر پچیس سال کے قریب تھی۔ مگر اس کا قد چھوٹا تھا۔

نیڈ نے مکان کی کھڑکی۔ [illegible]

مشغول تھے۔ اس کی بیوی نے اس کو دیکھا۔ اس لئے وہ اپنی شکیلہ بیوی کو بہت دیر تک غور سے دیکھتا رہا۔

آخر وہ مکان میں داخل ہوا۔

پالی "تم اس قدر جلد واپس کیوں آئے اور سامان بڑے ٹوکرے میں کیا ہے"

نیڈ "ان سوالات کے جواب دینے سے پیشتر میں ایک بوسہ لونگا"

اس سے پالی سمجھ گئی کہ کوئی اچھی سی خبر لایا ہے۔ وہ فوراً اس سے لپٹ گئی۔

پالی "میں سمجھ گئی۔ تم نے دکانیں فروخت کر کے کمپنی کے حصے خریدے ہونگے"

نیڈ "ہاں"

پالی "کتنا نفع لائے ہو"

نیڈ "تم ہی بتاؤ"

پالی "دو سو پونڈ"

نیڈ "زیادہ۔ بہت زیادہ پھر بتاؤ"

پالی "پانچ سو پونڈ تو نہیں"

نیڈ "اس سے دگنے"

پالی خوشی سے رونے لگی۔

نیڈ "یہ اچھا نہیں۔ میں تمہارا رونا برداشت نہیں کر سکتا"

پالی "پیارے مجھے اتنی امید نہ تھی۔ لیکن کیا یہ رقم تمہارے پاس موجود ہے"

نیڈ "ہاں۔ دیکھو میری جیب میں بنک انگلستان کے نوٹ ہیں۔ میں تم کو اس روپیہ کے حاصل کرنے کی داستان سناتا ہوں۔ واقعی یہ بہت عجیب ہے"

پھر اس نے تمام حالات تفصیل سے سنایا۔ جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہے"

پالی "یہ تعجب ہے۔ تم نے یہ روپیہ اس قدر جلدی کیا۔ تمام عمر کی محنت سے بھی اتنا روپیہ حاصل نہ ہوتا"

نیڈ "مجھے یہ روپیہ بھی پسند نہیں۔ جو روپیہ محنت سے نہ کمایا جائے وہ حلال کی کمائی نہیں ہوتا"

پالی "یہ تمہارا خیال درست ہو۔ لیکن تم اس روپے کو اپنے والد کی میراث خیال [illegible] کہ ان [illegible] ہو گی۔ ہم اس مکان

کو خوب آراستہ کر سکتے ہیں۔ ہم میز۔ کرسیاں۔ ۔ ۔ ی وغیرہ خرید ینگے۔ ہم کو ایک کٹلاک بھی لینا چاہیئے۔ بلکہ اس مکان کی بجائے کسی اندر بازار میں ستھرا سا مکان لینا چاہئیے"

نیڈ "میں ایسا نہ کرونگا۔ پہلے تم نے اس مکان یا پڑوس پر کبھی اعتراض نہ کیا تھا۔

پالی "اب ہم مالدار ہیں۔ اور ہم کو دولتمندوں کے ٹھاٹھ رکھنے چاہئیں۔ سب سے پہلے مجھے ایک نئی پوشاک بنوا دو۔ کیونکہ مجھے اس کی سخت ضرورت ہے۔

نیڈ "بخوشی۔ میں تم کو لباس بنوا دونگا"

پالی "کوئی عمدہ سا لباس ہو۔ میری چچا زاد بہن کا ئیٹ کو جانتے ہو جو لیڈی ناربرا کے ہاں خادمہ ہے"

نیڈ "ہاں۔ گو وہ میری پرواہ نہیں کرتی"

پالی "اب تم مالدار ہو گئے ہو۔ تمہارے سے اچھی طرح پیش آئیگی۔ وہ عمدہ کپڑے رکھتی ہے"

نیڈ "وہ لیڈی ناربرا کے پرانے کپڑے پہنتی ہے"

پالی "لیکن وہ اس کو بہت موزون معلوم ہوتے ہیں اور وہ یوں بھی شکیل ہے"

نیڈ "ہو گی۔ مجھے تو اچھی معلوم نہیں ہوتی۔ وہ بہت نانخرے کرتی ہے"

پالی "میں اس کی طرح عمدہ سی پوشاک بنونگی۔ میں سیاہ ریشم کی قمیص جس کی سنجاف سرخ اور سفید ہو۔ پیازی صدری۔ سائن کی گوان۔ ایک پیازی دوپٹہ رومال۔ دستانے اور جرابیں لینا چاہتی ہوں"

نیڈ "پیاری جب یہ چیزیں زیب تن کرو گی۔ تمہاری صورت بہت عمدہ معلوم ہو گی اب دسترخوان بچھاؤ۔ اس بڑے ٹوکرے میں کئی اچھی سی چیزیں ہیں"

پالی۔ میز پر سفید دسترخوان بچھایا اور چھریاں۔ کانٹے اور گلاس وغیرہ رکھدئے نیڈ نے عمدہ بسکٹ۔ بھرے۔ ملٹھی۔ گوشت اور انگریزی وضع کے اور خوش ذائقہ کھانے رکھے"

انہوں نے کھانا خوب سیر ہو کر کھایا۔ اور پیرابیل شراب کے دو تین گلاس زہر مار کئے۔ کیونکہ اس کا خادندایل کی دو بوتلیں اور ایک بوتل برگنڈی شراب لایا تھا۔

نیڈ "ہم کو بو مانٹ کرون کی صحت کا جام پینا چاہئیے"

پالی "میں تہ دل سے اس کا جام صحت نوش کرتی ہوں۔ یہ بہت ہی اچھی ہے اگر میرا اختیار ہو تو تمام عمر یہی شراب پیا کروں"
نیڈ "اس سے گوشت خوب ہضم ہوتا ہے۔ بسکٹ اور رکھاؤ"
پالی "میں تو اب خوب سیر ہو گئی ہوں"
نیڈ "ایک بات کی احتیاط رکھنا۔ مسٹر مارگس کو معلوم نہ ہو کہ ہم کو بحر جنوبی کے حصے خریدنے و فروخت کرنے سے دولت ملی ہے"
پالی "میں نہ بتاؤنگی۔ ورنہ وہ قرض مانگیگا۔ اب وہ ہم کو مفلس خیال کرتا ہے ایسا تو وہ اس مکان میں کم سوتا ہے۔ اکثر باہر ہی رہتا ہے"
نیڈ "یہ بڑا سازشی آدمی ہے۔ جیکو بائٹ لوگوں سے سازشیں کرتا رہتا ہے کاش ہمارے گھر سے چلا جائے۔ میں اس کو یہاں سے چلے جانے کے لئے صاف صاف اس لئے نہیں کہتا۔ کہ آدمی بیباک ہے۔ کہیں گولی اسے مار نہ دے۔ اس کے پاس ہر وقت پستول رہتے ہیں"
پالی "ایک بات یقینی ہے۔ وہ کرایہ اچھا دیتا ہے اور مکان میں کم رہتا ہے"
نیڈ "لیکن آخر ہم کو اس سے بہت نقصان ہوگا۔ وہ اپنے کاغذات اور خط وکتابت سونے کے کمرے میں چھپا رکھتا ہے۔ یہ لوگ اپنے معاونوں کو جو فرانس میں رہتے ہیں خط لکھا کرتے ہیں۔ وہ اس جگہ سوتا نہیں۔ مکان کیوں کرایہ پر رکھا ہے"
پالی "اس نے اپنے کمرے میں کچھ چھپا یا ہوا ضرور ہے"
نیڈ "دیکھو وہ مارگن کھڑکی میں کھڑا ہے۔ خاموش ہو جاؤ"

مسٹر مارگن کمرے میں داخل ہوا اور میاں بیوی کو سہ گوشہ زری لیس ٹوپی اٹھا کر سلام کیا۔

یہ شخص مضبوط تنومند۔ ادھیڑ عمر تھا۔ اس کی شکل بکہ وہ تھی۔ مگر اس نے سواری کا نیلا لباس پہنا ہوا تھا۔ کمر میں زری پیٹی تھی۔ اور زانوؤں تک کے بوٹ پہنے ہوئے تھے۔ اس کی جیبیں اس قدر فراخ اور گہری تھیں۔ کہ ان میں پستول وغیرہ بخوبی سما سکیں۔

مارگن "کیا پھرے اٹھ رہے ہیں۔ جیرد میں تم نے کمپنی کے حصوں سے روپیہ کمایا ہے

ورنہ یہ چیزیں تم کو میسر نہیں ہو سکتیں "

نیڈ - "دل میں ایمان پک گیا - (بلند آواز سے) میں نے بحر جنوبی کے حصوں سے دولت نہیں کمائی - میرے ایک دوست کو اس ذریعہ سے دولت ملی ہے - اور اس نے مجھے مٹھائی اور میوے کا ٹوکرا بھیجا تھا - آئیے آپ بھی کچھ ناشتہ کریں "

مسٹر مارگن نے بھی ان کے ساتھ شریک ہو کر کھانا - میوے اور مٹھائیاں کھائیں - اور شراب پی -

مارگن "یہ تو بڑی گندی شراب ہے - تمہارا دوست بہت با مذاق آدمی ہوگا - مجھے اس کا ایک اور گلاس دو - مسٹر جروس کی صحت کا جام نوش کرتا ہوں "

پالی تمہارے لئے پھر ایک کرسی میں اطمینان سے بیٹھ کر کہنے لگا -

پالی "ایک کام ہے - محنت کم اور معاوضہ معقول ہے "

نیڈ "تمہارا کیا مدعا ہے - کوئی سازش تو نہیں "

مارگن "سازش کیسی "

نیڈ "جناب غصے کیوں ہوتے ہیں - میں اپنی بیوی کو جیکو بائٹ سازش میں شریک کرتا نہیں چاہتا "

مارگن "یہ کس طرح معلوم ہوا کہ یہ جیکو بائٹ سازش ہے - یہ درست ہے - کہ بشپ آٹربری ارل اور سے - لارڈ الونزنیس وغیرہ میری معرفت اپنے دوستوں کو جو فرانس میں ہیں خفیہ پیغام پہنچایا کرتے ہیں - لیکن مجھے ان کی سازشوں سے کچھ تعلق نہیں - میں صرف یہ چاہتا ہوں - کہ ایک لیڈی کو نابرڈ کی سرائے میں اتری ہے ایک پیغام دے آؤ "

پالی "یہ میں بات ہے - تو میں بخوشی پیغام دے آؤنگی - وہ لیڈی کون ہے "

مارگن "اس کو نام مس انگلفنٹ ہے - نابرڈ کی سرائے میں اپنی دادی کے ساتھ رہتی ہے - مگر پیغام اکیلی کو دینا ہوگا - مسٹر ٹیسڈن یا ٹریور وغیرہ کو خبر نہ ہو "

نیڈ "مجھے تمہاری تمہید سے یہی امید تھی "

مارگن "اس کو کہے اس لو مکان میں کسی روز شام کے وقت آئے - جب بہت دیر تک بہت رہو گا - یہاں اس سے وہ شخص ملاقات کریگا - جس نے اس کو دو مرتبہ

خط لکھا تھا۔"

نیڈ:" فرضی بادشاہ کے نام ——"

مارگن:" نہیں خود اس کے نام لکھا تھا مس اینگرانٹ کو کہنا اکیلی آئے ۔ مس کو اپنی سلامتی کا اندیشہ نہ کرنا چاہیئے ۔ یہ بھی وعدہ کرے کہ پیچھے دق نہ کریگی ۔ اور نیز یہ وعدہ کرے کہ اس امر کا کسی سے ذکر نہ کریگی"

نیڈ:" یہ ضرور جیکوبائٹ سازش ہے"

مارگن:" خاموش رہو۔ پالی اگر میرا پیغام پہنچا دو ۔ اس سے اس نوجوان لیڈی کا اور میرا بھی فائدہ ہوگا ۔ میں تمہارا بہت شکرگذار ہونگا"

نیڈ:" کیا یہ پیغام میں نہیں لے جا سکتا"

مارگن:" نہیں ۔ یہ نازک معاملہ ہے ۔ تم براہ مہربانی خاموش رہو اور اس معاملہ کا کسی سے ذکر نہ کرو ۔ میں ایک خط لکھکر یہاں سے چلا جاؤنگا۔ پھر آکر معلوم کرونگا کہ اس نوجوان لیڈی سے کیا قرارداد کی ہے"

یہ کہکر وہ بالاخانے پر چلا گیا ۔

نیڈ:" پالی دیکھو وہ کیا کرتا ہے ۔ دالان میں جو روزن ہے اس سے جھانکتی رہو"

پانچ منٹ بعد پالی واپس آئی ۔

پالی:" میں روزن سے دیکھتی رہی ۔ وہ خط نہ لکھتا تھا"

نیڈ:" اور کیا کرتا تھا"

پالی:" وہ اپنے صندوق کو کھول رہا تھا ۔ اس نے اس سے کاغذات کا ایک پیکٹ نکالا اور اس کو دیکھا ——"

نیڈ:" پھر صندوق میں رکھدیا"

پالی:" نہیں ۔ ایک گوشہ میں تختہ بندی کا ایک تختہ نکالا"

نیڈ:" کس طرح"

پالی:" چاقو سے ۔ پھر اس نے فرش پر پیکٹ رکھدیا ۔ اور پھر تختہ کو اسی طرح رکھدیا"

نیڈ:" بیشبہ درست ہے ۔ اس پیکٹ میں جیکوبائٹ سازش کے کاغذات ہیں ۔ مس

کالیپٹ نے "اچھا حال نہیں ہے۔ میرے اعصاب پر بہت صدمہ ہوا ہے۔ میں اس سفر [illegible] خاندانی بیٹیوں کے لیے ہی پرہیز کیا تھا۔ جو خیالی بیماریوں میں مبتلا ہونے کا پیشہ کیا کرتی ہیں"

پیرس نے ایک شیشی سے کوئی خوشبودار سیال رومال پر چھڑکا اور اس کو ناک کے ساتھ لگا لیا۔

پالی نے "مسٹر کالیپٹ کو کچھ کمزوری ہے۔ دیکھتے نہیں [illegible] شیری [illegible] برانڈی شراب کا ایک گلاس پلا دو۔ [illegible] [illegible]"

کالیپٹ نے "[illegible] شراب نہ پیونگی۔ میں بہت خستہ حال اور مصیبت زدہ ہوں"

پالی نے "[illegible] تو [illegible]"

کالیپٹ نے "یہ بہت ہی افسوسناک داستان ہے۔ اور میرے میں اس قدر طاقت نہیں کہ اس کو بیان کر سکوں"

شیری نے "داستان شروع کرنے سے پیشتر شراب کا ایک گلاس نوش کر لو"

کالیپٹ نے بڑی دقتوں سے ایک گلاس پیا۔

شیری نے (اپنی بیوی کی طرف اشارہ کرکے) "اب کیا حال ہے۔ تمہاری طبیعت بحال ہو گئی ہے۔ برانڈی شراب اعصاب کی بیماری کے لئے بہت اچھی ہے"

کالیپٹ نے "پالی تم [illegible] ہو۔ اور تم میرے ساتھ ہمدردی کرتی ہو۔ مجھے اس پاجی اور ذلیل آدمی نے بہت دھوکا دیا ہے"

شیری نے "کون پاجی اور ذلیل ہے"

کالیپٹ نے "پیرپٹ نے۔ وہ میرے سے مدت تک اظہار محبت کرتا رہا مجھے امید تھی کہ اس سے شادی ہو جائیگی۔ وہ جانتا ہے کہ وہ مالدار آدمی ہے۔ اس کو [illegible] سے بہت دولت ملی ہے۔ چونکہ وہ میرے سے شادی کر سکتا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے۔ اس کو دولت ملی ہے۔ کالیپٹ مجھے بھی اس کمپنی کی [illegible]

اٹھائی جس کے جواب میں اس نے اشارہ سے بتایا کہ یہ اجنبی ہے۔"

نووارد مسٹر کالیبٹ کی شکل و صورت سے بہت خوش ہوا۔ اس نے ٹوپی اٹھا کر سلام کیا اور مسٹر کالیبٹ نے اس کا جواب دیا۔

اجنبی: "مسٹر مارگن کہاں ہے"

شیڈ: "اپنے کمرے میں ہے"

اجنبی: "اس کو اطلاع دو کپتان کمبرفیلڈ ملنے آیا ہے"

شیڈ: (دل میں) "یہ بھی باغیوں میں شریک ہوگا" وہ بالا خانہ پر جانے کو تھا۔ کپتان نے اس سے پوچھا "یہ لیڈی کون ہے"

شیڈ: (دھوکہ دینے کے خیال سے) "لیڈی نار ہے"

اور یہ کہہ کر خوش خوش اوپر چلا گیا۔

کپتان: "یہ لیڈی یہاں کیا کرنے آئی ہے؟ اس کا مارگن سے کام نہیں ہو سکتا

لیڈی صاحبہ: (مسٹر کالیبٹ سے) مجھے حضور سے رقصوں اور بال میں اکثر ملنے کا موقع حاصل ہوا ہے"

کالیبٹ: "ہوا ہوگا۔ میں اکثر رقصوں میں جاتی ہوں۔ لیکن میں نے تم کو کبھی نہیں دیکھا"

کپتان: "آپ کو [illegible] ...ت کا حال میرے سے پوشیدہ نہیں۔ میں نے سنا ہے [illegible] آپ تشریف لے گئی تھیں"

کالیبٹ: "شاید! مجھے خیال نہ تھا کہ ایسے ہجوم میں میرے جانے کا حال کسی کو معلوم ہو سکے گا"

کپتان: "آپ اپنا کام عمدہ طور پر انجام دے سکیں گے"

کالیبٹ: "ہاں بخوبی۔ میں نے صرف چند سو پونڈ کمائے۔ گویا اپنا روپیہ برباد نہیں کیا"

کپتان: "لیکن آپ کے خادم شیڈ نے خوب روپیہ کمایا ہے۔ وہ اب آپ کے ہاں ملازم نہ رہیگا۔ کیونکہ وہ جنٹلمین بننا چاہتا ہے"

کالیبٹ: "میں اس کے جانے پر افسوس نہ کرونگی۔ وہ اپنی خوش قسمتی کی وجہ سے مغرور ہو

کے گھوڑے پر سوار ہے۔ اور چند دنوں سے طرح طرح کی صورتیں اختیار کر رہا ہے۔"
کپتان ۔" رذیلوں کو دولت ملتی ہے۔ تو بہت مغرور ہو جاتے ہیں۔ مسٹر ملیٹ پلیسٹڈ کے خادم رنگ وڈ نے بھی خوب دولت کمائی ہے۔ اگر چند سے یہی حال رہا تو ملازم نہ مل سکیگا!"
مسز کالمیٹ ۔" میرے ملازم سب خوش قسمت ہیں۔ مسٹر ادرس اور مسٹر کالمیٹ نے بنگال کمپنی کے حصوں کے ذریعے بہت دولت پیدا کی ہے!"
کپتان ۔" تعجب ہے۔ کیا ابھی وہ آپکے ہاں ملازم ہیں!"
مسز کالمیٹ ۔" ابھی تک موجود ہیں۔ لیکن وہ تھوڑے دنوں بعد چلی جائینگی!"
کپتان ۔" ہاں انکو کوئی سے لڑیگا!"
مسز کالمیٹ ۔" ہاں میرا بھی یہی خیال ہے۔ پیاری پالی!"
پالی ۔" حضور کیا ارشاد ہے۔"
مسز کالمیٹ ۔" میں نے خادم کا اتنی دیر تک انتظار نہیں کر سکتی۔ کل صبح تک اس کو سٹرانڈ سٹریٹ میں بھیجدیا!"
پالی ۔" وہ نہ آئیگا!"
کپتان ۔" مجھے خادموں میں شامل کرلیں!"
مسز کالمیٹ ۔" کپتان صاحب آپ مذاق کرتے ہیں!"
کپتان ۔" نہیں جس کام پر مامور کریں میں وہی کرونگا۔ کیا آپ کو گاڑی تک پہنچا آؤں"
کالمیٹ ۔" میں اپنی گاڑی نہیں لائی۔ ہائی سٹریٹ میں کرایہ کی گاڑی کھڑی کرائی ہوں! تم کو معلوم ہوگا۔ کہ میرا خادم چلا گیا ہے!"
کپتان ۔" اس کا عہدہ مجھے دیدیں!"
نیڈ ۔" (بالاخانے سے آکر دل میں) انا نوبت بایں جارسید۔ بلند آواز میں مسٹر مارگن آپ کو اوپر بلاتے ہے!"
کپتان ۔" اس کو کہدو میں ابھی آتا ہوں!"
اس نے مسز کالمیٹ کو ہاتھ کا سہارا دیا جو نیڈ اور پالی کو سلام کرکے رخصت ہوئی۔ جب وہ چلی گئی نیڈ اور اس کی بیوی نے قہقہہ لگایا!"

مارگریٹ۔ (تعجب سے) مجھے!"
پالی "ایک ضروری پیغام ہے۔ لیکن تنہائی میں بیان کرونگی!"
مارگریٹ۔ "اس کو سیدھا مدفن کی جانب کی طرف جانے کا اشارہ کر کے) تو اٹھ آؤ
اتفاق سے مسٹر ٹیڈن بھی آمدہ کے عقب میں ایک کمرے میں کھڑی تھی چونکہ
سے اس نے ان کی تمام گفتگو سن لی
مارگریٹ "کیا کہنا چاہتی ہو! مجھے صرف ایک شخص سے پیغام آنیکی امید تھی یہ وہی ہے"
پالی "غالباً وہی ہوگا۔ جیکوبالسٹ ہے"
مارگریٹ۔ (مایوس ہوکر) جیکوبالسٹ! تو وہ شخص نہیں ہے۔ جس سے میری مراد تھی
پالی "میں تمہاری حفاظت کرونگی۔ اگر سازش بھی ہو سنکشف نہ کرونگی۔
مارگریٹ "سازش! وہ جنٹلمین کون ہے"!
پالی "پہلے یہ وعدہ کرو کہ جو بات میں بتانا چاہتی ہوں۔ ٹریمہ۔ مسز ٹیڈن یا
بیج ادادی کو نہ بتاؤگی۔
مارگریٹ "ہاں میں کسی کو نہ بتاؤنگی کیا مجھے اکیلی اس سات کے وقت جانا ہوگا۔
پالی "ہاں۔ میں اور میرا خاوند اس مکان میں ہونگے۔ اور تمہاری حفاظت کرینگے
اندیشہ نہ کرو"
مارگریٹ "میں ہر طرح کا خطرہ گوارا کرونگی۔ آج سے تیسری رات کو آدھی رات
ایک گھنٹہ پیشتر میں وہاں آؤنگی۔ لیکن مجھے اس مکان کا پتہ بتادو"
پالی "آپ کو مکان نہ ملیگا۔ میرا خاوند اور آکر تم کو لے جائیگا"!
مارگریٹ "اس کو تاکید کر دینا"
مسز ٹیڈن۔ (دل میں) بہتر ہے میں نے ان کی گفتگو سن لی ہے۔ چونکہ میں نے کسی قسم
کا وعدہ نہیں کیا۔ میں حفظ ماتقدم کی مناسب تدبیر کر سکتی ہوں۔ ٹریلیسکیون کو اس
کی حفاظت کے لئے بھیجونگی"!
پادری کریون کی لڑکیوں نے پالی سے پوچھا کیا بات تھی۔ مگر اس نے کچھ جواب نہ دیا
پالی اور رخصت ہوئے۔ تینوں بہنوں نے پالی کے گھر آنے کا وعدہ کیا۔ مگر اس نے
کہا چند روز بعد جب عاشق کا گھر صاف کرونگی۔

کر لیتے تھے ۔ ہرن اور مچھلی کے گوشت کے سوا کسی چیز کو خاطر میں نہ لاتے تھے انگوری شراب کے سوا تمام شرابوں سے ناک چڑھاتے تھے ۔

ایک روز وہ بلیرڈ اور شامپین پی رہے تھے ۔ کہ ایک سرخرو ۔ سرخ پوش شخص ان کے ساتھ کھیلنے میں شریک ہوا ۔ یہ مسٹر گبس بحر جنوبی کی کمپنی کا سابق نقیب تھا ۔ اس کی شکل و صورت دیکھ کر دربان کھل کھلا کر ہنسنے لگے ۔ مگر لباس کی بدولت وہ بھی جنٹلمین بنا ہوا تھا ۔

آخر یہ اس سے بشکل پیچھا چھڑا کر سلی مین کے قہوہ خانہ میں گئے ۔ جہاں دو تین سو پونڈ جوئے میں ہار کر اپنے گھر چلے گئے ۔

دوسرے روز سٹرانی سٹریٹ میں لیڈی نارمبا کے ایوان کے سامنے دوپہر کے وقت ایک پالکی اتری ۔ اور اس سے ایک خوش پوش نوجوان برآمد ہوا ۔ چارلس نے جو پرچیٹ کی جگہ خادم مقرر ہوا تھا ۔ اس کی شکل و صورت اور لباس فاخرہ سے حیران ہو کر اس کا نام پوچھنا بھول گیا ۔ اس جنٹلمین نے پوچھا لیڈی صاحبہ گھر ہیں ۔ تو چارلس نے مثبت میں جواب دیا ۔

یہ جنٹلمین بالا خانے کی سیڑھیوں پر چڑھنے لگا ۔ لیڈی صاحبہ کے کمرے کے قریب جا کر چارلس نے اس کا نام پوچھا تو اس نے رنگروزنہ بتایا ۔ جس سے یونڈ اونگ رہ گیا ۔ چارلس نے اندر جا کر مسٹر رنگروزنہ کے آنے کی اطلاع عدی ۔

لیڈی صاحبہ :۔ کون آیا ہے ۔

خادم :۔ جناب مسٹر رنگروزنٹ

لیڈی :۔ میں اس جنٹلمین سے واقف نہیں ۔ گو اس کے نام سے آشنا ہوں ۔

رنگروز نے مخمل کا لیسدار کوٹ ۔ ریشم کی صدری ۔ موتی کی رنگت کی جرابیں ۔ لف دار قمیص ریشم کی ۔ جواہرات والی پاپوش ڈانٹی ہوئی تھی ۔ اس کا پوشاک بہت عمدہ نہایت قیمتی اور خوشنما تھی ۔ وہ لیڈی موصوفہ کے کمرے میں داخل ہوا اور جانے کے رخصت ہونے تک خاموش رہا ۔ لیڈی نے بھی آخر اس کو پہچان لیا ۔

لیڈی :۔ (متعجب سے) یہ نہیں ہو سکتا ۔

رنگروزنہ :۔ (اپنے کالروں کو سنوار کر) لیڈی صاحبہ ہو سکتا ہے ۔ بلکہ یہ اصلی واقعہ ہے

آپ کا نہایت شیدا ملنساٹن رنگروز حاضر ہے۔
لیڈی :- (دل میں) دیکھوں یہ گستاخ کیا کہتا ہے (بلند آواز میں) مسٹر رنگروز کس طرح آنا ہوا؟"
رنگروز - افسوس آپ کو میرے آنے کی امید نہ تھی۔ میں اپنا مدعا اطمینان سے بیان کرتا ہوں حضور کو معلوم ہو گا کہ جنوبی کی کمپنی کے طفیل اپنی سابق رذیل حالت سے ترقی کر گیا ہوں۔ اور اب بہترین لوگوں کے ساتھ شمار ہو سکتا ہوں "
لیڈی :- تمہارا یہ خیال ہے "
رنگروز :- میں بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں کہ میری شکل و صورت خاص ہے۔ کیا یہ بے ادبی تو نہیں کہ میں اپنے آپ اور اپنی دولت کو حضور کے قدموں میں ڈالتا ہوں "

یہ کہکر وہ لیڈی کے سامنے دو زانوں ہو گیا۔
لیڈی :- قسم ہے کہ تم بہت بیباک ہو گئے ہو میں تم کو معذور خیال کرتی ہوں "
رنگروز :- (خوش ہے) میرا بھی یہی خیال تھا۔ میں اس وقت تک نہ اٹھونگا۔ جب تک حضور میری درخواست قبول نہ فرمائینگی "
لیڈی :- گویا تم مجھے مجبور کرتے ہو کہ چارلس کو بلا کر تم کو مکان سے باہر نکالدوں "
اس وقت چارلس بھی کمرے میں آیا۔ رنگروز اٹھ کھڑا ہوا۔
لیڈی :- مسٹر اورس کو میرے پاس بھیجدو۔ رنگروز افسوس سے ہونٹ چبانے لگا۔
چارلس :- حضور ابھی بلاتا ہوں "
رنگروز :- (بے) غضب کیا کہ اس لونڈے کو بلایا۔ میں خود چلا جاتا ہوں "
لیڈی :- میں تمہاری اس قدر بہت سے اس قدر خوش ہونگا اس کا معاوضہ دینا چاہتی ہوں "
رنگروز :- (معاوضہ کیا۔ میں مسٹر اورس سے ملاقات نہیں کر سکتا۔ یہ کہکر وہ کمرے سے باہر جانا چاہتا تھا لیکن لیڈی نار برانے اس کو روک لیا۔
لیڈی :- بہتر ہے مسٹر اورس سے صلح کر لو۔ تمہاری اس کو بھی کمپنی کے حصے فروخت کرنے سے دولت ملی ہے "
رنگروز :- میں! کس قدر دولت ملی ہے۔
لیڈی :- اس گوادہ کا ملیٹ کو دس دس ہزار پونڈ ملے ہیں "
رنگروز :- دس ہزار۔ گویا میں ملاقات کی صورت بالکل تبدیل ہو گئی "

لیڈی - میرا بھی یہی خیال ہے۔ اس لئے میں تمہاری صلح کرانی چاہتی ہوں ٭

اسوقت مسز ادرس کمرے میں آئی۔ یہ فربہ اور خوش رو سے عورت تھی۔ اس نے عمدہ لباس پہنا ہؤا تھا۔ رنگروز کو دیکھکر وہ حیران ہوئی ٭

لیڈی - ڈرکی ڈرو نہیں مجھے تمہاری خوشی مدنظر ہے۔ مسٹر رنگروز تمہارے معاملہ میں میرے سے سفارش کرانے آیا ہے۔ بہتر ہے تم گذشتہ واقعہ کو فراموش اور اس سے صلح کرو۔

ادرس نے آپ کا ارشاد سر آنکھوں پر۔

لیڈی نے مسٹر رنگروز اس سے باقاعدہ طور پر معافی مانگی۔ وہ ترانوں ہونے سے تم خوب واقف ہو گے۔

رنگروز نے ادرس کا فربہ سا ہاتھ چوم کر۔ مجھے معاف کر دو۔

ادرس نے جی یہ ٹھیک ہے۔ تمہارے کان پر ایک ٹکہ رسید کروں۔ تو ٹھکڑے ہو میں معاف کرتی ہوں

لیڈی نے چلو فیصلہ ہوا۔ اب تم دونوں خوش رہو گے۔ ادرس اگر میں تمہاری حالت میں ہوتی تو اس کو رات کے وقت ضیافت میں شریک ہونے اور پرچیٹ کو اپنے ساتھ لانے کے لئے کہتی۔ اب پرچیٹ بھی کاملیٹ سے صفائی کریگا ؟

رنگروز نے اس میں ذرا شک نہیں۔ لیکن ہم آج رات نہیں آسکتے۔

ادرس نے پھر کسی اور رات کو آنا۔ چونکہ لیڈی صاحبہ نے اجازت دی ہے ہم تمہارے لئے عمدہ کھانا تیار کرینگے ؟

لیڈی نے اپنے چند دوستوں کو بھی ساتھ لانا ؟

یہ فرمانکے رنگروز رخصت ہؤا۔ اور لیڈی تاریرا خوش خوش اپنی آرام چوکی پر دراز ہوئی ؟

نواں باب (۹)

ملاقات

مارگریٹ سب اس کشمکش میں تھی - کہ حسب وعدہ رات کی ملاقات کا حال مسز میڈون اور مسز بیکراف سے کس طرح چھپائے - لیکن ملاقات کی شام کو مسز ٹیپلٹن

نے اس کو مطلع کیا ہیں تمہاری پالی سے گفتگو سن چکی ہوں "

مسٹر ٹیپڈن "تم اس شخص سے باخوف ملاقات کرو۔ میں نے تمہاری حفاظت کی پیش بندی کر لی ہے۔ میرے سے کوئی سوال نہ کرو۔ لیکن تمہارے مددگار وہاں موجود ہونگے "

رات کے دس بجے جب وہ سونے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ ٹیپڈن حسب قرار داد سرائے میں آیا۔ مسٹر ٹیپڈن نے اس کو شراب دی۔ اور کہنے لگی مس رینگلرافٹ ابھی آتی ہے لیکن وہ نصف گھنٹے تک نمودار نہ ہوئی۔ لیکن یہ وقت نیڈ کو دوپہر معلوم نہ ہوتا تھا وہ شراب سے دل بہلاتا رہا۔

آخر مسٹر ٹیپڈن مارگریٹ کو ساتھ لے کر آئی جسنے معمولی لباس پہ ایک بڑا سا کوٹ اور سر پہ ایک ٹوپی رکھی ہوئی تھی۔ اس طرح پہ کہ اس کا ماتھا چھپا ہوا تھا۔ نیڈ اس کو دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور دونوں سرائے کے پھاٹک سے باہر نکلے۔

چاندنی رات میں تمام چیزیں۔ بازار۔ مکان وغیرہ بخوبی نظر آتے تھے۔ آخر یہ دونوں ایسی گلیوں اور کوچوں میں پہنچے جہاں چاندنی کی روشنی کے باوجود کچھ نظر نہ آتا تھا۔ مارگریٹ جب پیچھے دیکھتی تھی۔ اس کو ایک طویل شخص آتا دکھائی دیتا تھا جب نیڈ کے مکان کے قریب پہنچے مارگریٹ نے مڑ کر دیکھا تو یہ شخص شریورکریون کے ہم شکل معلوم ہوتا تھا۔ وہ مکان کے باہر کھڑا ہو گیا۔ اور مارگریٹ اور نیڈ اندر داخل ہوئے۔ اور نیڈ نے مکان کی کھڑکیاں بند کر دیں اور پردے ڈال دئے۔

پالی ان کا انتظار کر رہی تھی۔ اس نے ان کو اندر لے جا کر دروازہ بند کر دیا۔ کمرے میں ایک میز پہ کاغذ۔ قلم دوات موجود تھیں۔ اور دو تین موم بتیاں جل رہی تھیں

مارگریٹ "(ٹوپی اتار کر) کیا وہ یہاں ہے "

مارگریٹ کا رنگ اڑا ہوا تھا۔ گو استقلال کے آثار اس کے بشرے سے ہویدا تھے۔

نیڈ "ہاں مس صاحبہ وہ باورچی خانہ میں ہے میں اس کو پہلی آمد کی اطلاع دیتا ہوں "

لیکن اس وقت ایک شخص کے زینہ پہ سے اترنے کی چاپ سنائی دی۔ مارگریٹ اس کی آہٹ سے واقف ہو کر نیچے اتر آیا تھا۔

پالی: "مس صاحبہ ڈریں نہیں۔ میں اور سیٹھ تمہارے قریب ہی ہوں گے"

مارگریٹ: "میں تمہاری مشکور ہوں۔ میں ڈرنے والی نہیں۔"

مارگن کمرے میں آ گیا۔ اور مارگریٹ کو غور سے دیکھ کر مسکرایا۔

مارگن: "یہ وہی ہے۔ (رنیڈ اور تامس کی بیوی سے) ہم کو اکیلے رہنے دو۔ اور سنو میرے کمرے کے قریب نہ جانا"

پالی چپ چاپ ایک موم بتی ہاتھ میں لے کر چلی۔

مارگریٹ آگے بڑھی۔ گو مارگن دلیر بننے کی کوشش کر رہا تھا۔ مگر مارگریٹ کی تجسس نگاہ کے سامنے کانپ رہا تھا۔ وہ اس سے آنکھ نہ ملا سکتا تھا۔

مارگریٹ اس کو نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھ رہی تھی۔ اب اس کے رخسار اور آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

مارگن: "وسلام، بیٹھئے، مس صاحبہ تشریف رکھیں"

مارگریٹ نے غرور سے اس کی بات نہ مانی۔

مارگریٹ: "میں تمہاری درخواست پر اکیلی آئی ہوں۔ لیکن میں زیادہ دیر تک ٹھہر نہیں سکتی۔ اس ملاقات سے میرا دل بیزار ہے"

مارگن: "اتنی عجلت نہ کرو۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تم کو یہاں آنے سے افسوس نہ ہوگا اگر تم خالی ہاتھ جاؤ تو تمہارا ہی قصور ہوگا"

مارگریٹ: "مطلب کی بات کرو۔ کیا تمہارے پاس میرے والد کی وصیت موجود ہے"

مارگن: "ہاں بلکہ کچھ اور بھی ہے۔ میں تم کو سب دینے کو تیار ہوں۔ میں صاف گو آدمی ہوں۔ میرے معاون نے مجھے دھوکا دیا ہے۔ اس نے ایک شخص سے معقول رقم لی ہے۔ اور مجھے بہت کم روپیہ دیا ہے۔ اب میں اس کے دھوکے میں آنا نہیں چاہتا۔ میں کپتان کو ایک شلنگ نذر دے کر اس مشکل کام میں لگایا۔ لیکن مجھے روپیہ کم ملا ہے"

مارگریٹ: "کیا اس سے میں یہ نتیجہ نکالوں۔ کہ اس خوفناک واقعہ میں اصلی مجرم تم تھے۔"

مارگن: "اصلی مجرم نہیں۔ البتہ میری امداد کے بغیر کپتان وہاں سے نکل نہ سکتا تھا۔ مجھے اگر میں نے اس کو بچا لیا خطرہ مجھ میں نہ ہوتا تو اس کو چھوڑتا"

مارگریٹ: "تم نے اقبال کر لیا ہے۔ تم نے میرے والد کے قاتل کی [illegible] کیا ہے

مارگن ۔ میں نے اقبال جرم نہیں کیا۔ گو میں نے مدد ضرور کی تھی۔ مدتوں کا واقعہ ہے
اب اس پر بحث کرنے سے کیا فائدہ؟ تم یہاں ایک مدعا کے لئے آئی ہو۔ اب میں تم کو
وہ شرائط سناتا ہوں۔ جو وصیت دینے سے پیشتر تم کو پوری کرنی ہونگی۔"

مارگریٹ ۔ بدمعاش میں تم سے کوئی شرط نہ کرونگی۔ میں تم کو عدالت میں پیش کرونگی۔"

مارگن ۔ (قہقہہ لگا کر) تم مجھے دھمکانے نہیں آئی ہو۔ اگر میرے سے معاملہ کرنا ہے تو
اپنے طرز گفتگو کو بدل دو۔"

مارگریٹ ۔ میں تمہارے ساتھ صرف ایک ہی سلوک کرونگی۔ مدد۔ مدد۔"

مارگن ۔ (اس کا ہاتھ پکڑ کر اور کرسی پر بٹھا کر) خاموش رہو۔ اور جو میں کہتا ہوں
لکھو۔"

اس وقت مارگریٹ کو پالی نیچے کی سیڑھی پر نظر آئی۔ جو نیڈ کے انتظار میں تھی۔

مارگن ۔ (بلند آواز سے) لکھو جو میں کہتا ہوں۔ میں مسماۃ مارگن کی مندرجہ ذیل تحریر
اقرار نامے کا [illegible] کرتی ہوں۔"

مارگریٹ ۔ کبھی نہیں [illegible]۔"

مارگن ۔ مجھے غور کر لینے دو۔"

پالی نے اس وقت دبے پاؤں سے مارگریٹ کے ہاتھ میں ایک پستول دیدیا جسے
پستول مارگن کی طرف کر کے کہا۔ "کیا تم کو یہ کفایت کریگا۔"

بدمعاش خوف سے حیران و ششدر ہو گیا۔

مارگن ۔ میں نے سخت غلطی کی کہ پستول والا تھیلا نیچے چھوڑ آیا۔"

نیڈ ۔ (آواز دیکر) مس صاحبہ اگر پہلا نشانہ خطا ہو تو دیکھیں میں نے دوسرا پستول
بھی تیار کر رکھا ہے۔"

مارگریٹ ۔ میرے والد کا وصیت نامہ دیدو تو اس کے قتل کا قصہ قلیل معاف
ہو جائیگا۔"

نیڈ ۔ ہاں فی الفور دیدو۔ ورنہ میں تم کو جلاد تک پہنچا دونگا۔

مارگن ۔ میں بالا خانے پر سے لے آتا ہوں۔"

مارگریٹ ۔ میں تمہارے پیچھے پیچھے چلونگی۔ پالی نے آ [illegible]

مارگریٹ مت جانے نہ پائے۔ وہ وصیت نامہ لے گیا ہے۔"

مسٹر پور رٹ "ہم ابھی اس سے لینگے۔"

نیڈا اور ٹپور ریچھ غلنے سے بعجلت اترے۔ مکان سے باہر نکلے تو خون کا ایک جوہڑ اس جگہ نظر آیا جہاں ریچھ گرا تھا۔ لیکن وہ بھاگا جا رہا تھا۔ اور گلی کے اختتام پر پہنچ گیا تھا۔ باوجود زخم شدید کے وہ ٹکسال کے پیچ در پیچ کوچوں میں غائب ہو گیا۔ جن سے وہ بخوبی واقف۔

دسواں باب (۱۰)

نوکروں چاکروں کا جلسہ

بحر جنوبی کمپنی کے حصوں سے خریدنے کا ضبط ترقی کر رہا تھا۔ بازار تبادلہ میں نئے روز صدہا لوگ مالدار ہو رہے تھے۔ حصوں کی قیمت ایک ہزار فیصدی تک بڑھ گئی تھی۔ اور ابھی بڑھنے کی امید تھی۔ چند عاقبت اندیش لوگ حصے فروخت کر کے روپیہ وصول کرنے لگے تھے۔ اس سے قیمت میں قدرے تخفیف ہوئی۔ لیکن پھر اضافہ ہونے لگا۔ ابھی ناگہانی طوفان کے آثار نمودار نہ ہوئے تھے۔

ہیتھ کے ایکٹر نے سرجان کے مشورہ سے اپنے حصے ہزار فیصدی کے نرخ پر فروخت کر دئے۔ اور پھر نئے حصے خرید لئے۔ کیونکہ اس کو بھی زیادہ فائدے کی امید تھی۔ اس نے اپنی بیوی اور بیٹیوں کو عمدہ عمدہ جوڑے سلا دئے تھے۔ اور بڑے کروفر سے گاڑی میں [illegible] مع اہل و عیال کے سوار ہوتا تھا۔

بحر جنوبی کے ایوان میں نت نئی ضیافتیں ہوتی تھیں۔ پادری اور اس کی بیٹیاں اور مسٹر باشقوہ بھی ان میں سے شریک ہوتے تھے۔ سکوائر مذکور گو خلو پہ بہت مائل تھا۔ مگر ابھی اس سے شادی کی درخواست نہ کی تھی۔

سر [illegible] ہارپیٹن بحیثیت ڈائرکٹر کمپنی کے اکثر ضیافتوں میں شامل ہوتا تھا۔ [illegible] بیٹیوں سے بہت توجہ اور شائستگی سے پیش آتا تھا۔ جس سے انکا بھائی [illegible] جلتا تھا۔ لیڈی نادیرا۔ اور دیگر اعلےٰ درجہ کی لیڈیاں اور امیر کبیر ان ضیافتوں

میں شریک ہوتے تھے۔ ہر شخص کی زبان سے انہی ضیافتوں کی تعریف سنی جاتی تھی۔

مارگریٹ گذشتہ باب کے واقعہ کی وجہ سے مایوس ہو گئی تھی۔ گو اس کو بحر جنوبی کی کمپنی کی ضیافتوں میں مدعو کیا جاتا تھا۔ مگر وہ سرائے میں خلوت گزین رہتی تھی اور ملبوس میں جانیکی خواہش کرتی تھی۔ مگر اس کی بوڑھی دادی مسز رینکرافٹ کمپنی کے حصوں سے بہت کچھ فائدہ اٹھا چکی تھی۔ اور ابھی اس کو اور فائدہ کی امید تھی۔ اس لئے وہ ملبوس بھی جانے کا نام تک نہ لیتی تھی۔

مارگن کا ابھی کچھ پتہ نہ ملا تھا۔ وہ ٹکسال کے وسیع اور گنجان محلہ میں روپوش تھا۔ اس کو شدید زخم لگا تھا جس سے اس کے مرنے کا بھی اندیشہ تھا۔ لیکن اسوقت سوال تھا کہ اگر وہ مر گیا ہے وصیت نامہ کہاں گیا۔

ہم اس موقع پر لیڈی ناربرا کے مکان واقع سٹرائن سٹریٹ میں ایک ضیافت کا ذکر کرتے ہیں جو لیڈی موصوف بحر جنوبی کے ایوان میں تھی۔ اس کی دو ماماؤں نے اپنے دوستوں کے معمولی ضیافت دی تھی۔ اس ضیافت کے لئے لیڈی نے انکو اپنے دیوان خانہ کے استعمال کرنے کی اجازت دیدی تھی۔ لیڈی موصوف کے باورچی جنجر نے ماماؤں کے خرچ سے کھانا تیار کیا تھا۔ اور چار یس خادم اور پانچویں جیفی ملازم اس ضیافت کے اہتمام میں مشغول تھے۔ اس ضیافت میں نصف درجن اشخاص شریک تھے۔ کیونکہ اس کا ایک خاص مدعا تھا۔ اور زیادہ لوگوں کو ارادتاً نہ بلایا گیا تھا۔ دونوں ماماؤں نے لیڈیوں سا نفیس اور مزدون لیسدار لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ یہ دونوں یعنے مسز اورس اور مسز کالمیٹ بڑے نازو انداز سے دو کرسیوں پر ایک میز کے سامنے بیٹھی تھیں۔

مسز کالمیٹ نخرہ و انداز میں لیڈی ناربرا کو مات کر رہی تھی۔ پاپی ان کو چائے پلا رہا تھا۔ مسز اورس کا جوبن بھی بارونق پر تھا۔

مہمانوں میں سب سے پہلے مسٹر اور مسز جیروس آئے۔ جدیلو تھا نے میں داخل کئے جانے پر چاروں طرف حیرت سے دیکھنے لگے۔ نیڈ کرسی پر بیٹھنا چاہتا تھا۔ اس کا ہاتھ ایک ڈوری کے ذریعے گلے میں حائل کیا ہوا تھا۔ پالی کا لباس ستھرا تھا۔ مگر مسز پامپسن اور مسز اورس کے مقابلہ میں بہت گھٹیا تھا۔

نیڈ (مسز کالمیٹ سے) امید ہے کپتان آئیگا۔

مسٹر کالیبیٹ مجھے ان سے امید تو ہے۔

اس وقت دروازہ کھلا اور مسٹر سپچیٹ اور رنگرو ریڈی آن بان سے داخل
ہوئے۔ انہوں نے جنٹلمینوں کا لباس پہنا ہوا تھا۔ ان کی انگلیوں کی انگشتریوں
میں قیمتی ہیرے جواہرات جگمگاتے تھے۔ کوٹ صدری وغیرہ لباس قیمتی مخمل کے
بنے تھے۔ اور سیاہ حریر قیمتی ریشم کی۔ ہر ایک کی پیٹی سے جواہرات مرصع دستے والی شمشیر
آویزاں تھی۔ اور [illegible] کی مخروطی بڑی ٹوپی سر پر تھی۔

غرض ان کے قسم کے جیسے بانکے شہزادے بہت کم نظر آتے تھے۔ چونکہ خادموں
[illegible] اختیار کی تھی۔ لوگ ان کا خاکہ اڑایا کرتے
تھے۔

مسز [illegible] نے سپچیٹ کو خوب [illegible] بیٹے کی [illegible] کی تھی۔ وہ بدصورت منافق لگتا تھا
[illegible] وہ اس کی باتوں کی [illegible] شالاتی تھی۔ گو دل میں اس کی شکل و صورت سے خوش
تھی۔ اور مسز [illegible] مسٹر رنگرو پر فدا ہو رہی تھی۔ جنہوں نے بیشتر صلح کرائی تھی
[illegible] مالکوں کو یقین تھا۔ کہ ماؤں نے لیبی کے حصوں سے دولت کمائی ہے
[illegible] سے ان کے ساتھ نہایت شائستگی سے پیش آتے تھے۔ [illegible] اور پالی [illegible]
[illegible] کامیاب ہونے پر دل میں خوش ہو رہے تھے۔

[illegible] لفٹیننٹ محمود [illegible]۔ اس نے بھی نفیس لباس پہنا ہوا تھا۔
لیکن اس کی [illegible] شکل سے پالی اور پالس کو بے اختیار ہنسی آتی تھی۔ رنگرو نے
اس کا [illegible] اور مسز کالیبیٹ سے تعارف کرایا۔ گیس باوجود خوش پوش ہونے
کے [illegible] تھا۔ پالی چائے کی پیالیاں لایا تو گیس نے بے اختیار ہاتھ پھیلایا۔ اور چند
پیالیاں توڑ دیں۔ اور پالی کی ریشمیں گون چائے گرا کر خراب کر دی۔

اس وقت کپتان [illegible] کی آمد کی اطلاع ہوئی۔ پالی اور نیڈ ایک دوسرے کی
طرف [illegible] نگاہوں سے دیکھنے لگے۔ اور سپچیٹ اور رنگرو متحیر ہو گئے۔
[illegible] کپتان کو ان [illegible] سے ملنے کی توقع نہ تھی۔ اس نے سپچیٹ اور رنگرو کو باوجود
[illegible] لباس کے فوراً پہچان لیا۔ اور یہ خیال کر کے کہ لیڈی تاربہ [illegible] بطور صدر
[illegible] بیٹھی ہے۔ یہ پوچھا کہ یہ شیطان کس طرح یہاں آ گئے۔ اس نے بزعم خود لیڈی

صاحبہ کو بہت ادب سے سلام کیا۔ اس نے سلام کا جواب دے کر بیان کیا کہ میں لیڈی ڈریپا نہیں۔ کیونکہ وہ جا چکی تھی۔ کہ اب بھری مجلس میں چکمہ نہیں چل سکتا۔ بعد پھر ہنسنے لگی۔

کپتان بہت شرمندہ ہوا۔ آخر وہ بھی حاضرین کے ساتھ ہنسی میں شریک ہو گیا۔ پھر اس نے مسز کالیٹ اور مسز رس کی تعریف کی اور مسٹر رنگروڈ اور مسٹر چیٹ کو ان کی خوش قسمتی (دولت حاصل ہونے) پر مبارکباد دی۔ اس وقت چائے کا دور پھر چلنے لگا تھا۔

کھانے کے بعد شراب کا شغل بھی ضروری تھا۔ شراب سے فارغ ہو کر قمار بازی ہونے لگی۔ مسز کالیٹ نے کہا [illegible] پاس کچھ روپیہ موجود نہیں۔ اور مسٹر چیٹ سے شرطوں کا روپیہ قرض لینے لگی۔ اسی طرح مسز اورس نے [illegible] سے ادا کرایا۔

کپتان نے دونوں مسز کالیٹ اور مسز اورس سے چہل شروع کیا۔ اس سے رنگروڈ اور مسٹر چیٹ بہت جلنے لگے۔ کپتان کرچیلا اس چھیڑ چھاڑ میں مشغول تھا کہ نیڈ نے اس سے ایک سوال کیا جس سے کپتان مذکور بہت حیران ہوا۔

نیڈ:۔ (شاپین کا ایک گلاس پی کر ختم کر کے) کیا اپنے دوست مارگن کا حال سنا؟

کرچیلا:۔ "مارگن میرا دوست نہیں مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں۔ میں اس کے مکان پر کاروبار کی وجہ سے گیا تھا۔ مجھے اس کا اور حال معلوم نہیں۔"

نیڈ:۔ "لیکن وہ کیا کام تھا؟"

کرچیلا:۔ "تم بہت متجسس معلوم ہوتے ہو۔ خیر بتا ہی دیتا ہوں۔ اس کے پاس ایک وصیت نامہ بغرض حفاظت رکھا گیا تھا۔"

نیڈ:۔ (کرسی سے اٹھ کر) "مسٹر ہارپلیڈن کا وصیت نامہ کیوں ٹھیک ہے؟"

کپتان کا رنگ فق ہو گیا۔ اور اس نے شراب پینا چھوڑ دی۔

رنگروڈ:۔ "اس قیل و قال سے کیا مدعا ہے؟"

پالی:۔ (سرگوشی کرتی ہوئی) "ابھی معلوم ہو جائیگا۔"

نیڈ:۔ "کیا مسٹر ہارپلیڈن کے وصیت نامہ کا پتہ ملا؟"

کپتان:۔ "میں ایسے سوالوں کا جواب نہیں دینا چاہتا۔ تم کو میرے سے سوال کرنے کا کیا حق حاصل ہے؟"

نیڈ: کیونکہ وصیت نامہ مسٹر ہارپلیڈن کی بیٹی کو مارگریٹ کو دے گیا ہے۔ اور ہم اس کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔"

کپتان: اگر تمہارے خیال وہ وصیت نامہ مارگن کے پاس ہے۔ تو اس سے لو۔ مجھے دق نہ کرو۔"

نیڈ: وہ کہاں ہے مجھے بتاؤ۔"

کپتان: مجھے کیا معلوم۔ بیٹھ جاؤ۔ لیڈیاں پریشان ہو رہی ہیں۔"

نیڈ: وہ مجھے معاف کریں گی۔ ابھی میں نے تمام مدعا بیان نہیں کیا۔ کیا معلوم ہے میرا بازو کس طرح زخمی ہوا۔ اس بدمعاش نے مجھے گولی ماری تھی۔ مگر خود اس کو بھی شدید زخم لگا۔"

کپتان: مارگن کو۔"

نیڈ: ہاں۔ شاید وہ مر گیا ہو۔ مگر وصیت نامہ تلاش کرو۔"

کپتان: اچھا اب خاموش رہو۔ لیڈی صاحبان میں رخصت ہوتا ہوں۔"

نیڈ۔ رنگروز۔ پرچیٹ وغیرہ اس کو ٹھیرانے کے لئے دوڑے۔ وہ ہال سے گذر کر دروازے کے قریب پہنچا۔ اس وقت لیڈی ماریا کچرجیتوبی کے ایوان سے واپس آئی اور خادم نے اس کے لئے دروازہ کھولا۔ کرچفیلڈ اس موقع کو غنیمت سمجھ کر دروازہ سے فوراً نکل گیا اور غائب ہو گیا۔"

کپتان کرچفیلڈ اپنے تعاقب کنندوں سے بمشکل جان بچا کر لنڈن کے بازاروں۔ کوچوں اور چوکوں سے گذر ٹکسال میں پہنچا۔ کیونکہ اس کا خیال تھا۔ کہ مارگن اس محلہ میں چھپا ہوگا۔

وہ ایک ادنےٰ درجہ کے کلال خانہ کتھبرائن کے چکرنامی میں پہنچا۔ مگر اس کو مارگن کا پتہ نہ ملا۔ گو وہاں بعض آدمیوں سے یہ معلوم ہوا۔ کہ مارگن بہت مجروح دیکھا گیا تھا اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ وہ مرا نہیں۔ چنانچہ اس نے پھر مستعدی سے کپتان کی تلاش شروع کی۔ اس نے کلال خانہ میں ایک بستر کرائے لیا۔ اور دوسرے روز پھر تلاش کرنے لگا۔

مگر مارگن کا پتہ نہ ملا۔ کچھ معلوم نہ ہوتا تھا کہاں گیا۔ اس کا کیا حال ہوا۔ وہ مارگن کی مزاج سے خوب واقف تھا۔ اور سمجھ گیا تھا کہ وہ ناراض ہو گا۔ اس کو خوش کرنا چاہئے۔ کیونکہ وہ کسی اور کو وصیت نامہ سے فائدہ اٹھانے دینے کی بجائے اس کو تلف کر دینا بہتر خیال کریگا۔

پھر اس نے سوچا کہ سر بلیک اب میرے بس میں نہیں رہا۔ لیکن پھر بھی اس سے ملاقات کرنی ضروری ہے۔ تاکہ اپنے فائدہ کا کوئی بندوبست کر سکے۔ چنانچہ وہ بہت عمدہ کپڑے ڈانٹ۔ اسی روز سر بلیک کے مکان پہ گیا۔ اور خادم نے اس کو کتب خانہ میں بٹھایا۔

کپتان ”(سر بلیک کے آنے پر) جناب مجھے دو ہزار پونڈ چاہئیں“

سر بلیک مسکرایا۔ مگر کچھ جواب نہ دیا۔

کپتان ”میں یہ روپیہ بانار بتادر میں لے جانا چاہتا ہوں۔ مسٹر ویکانڈ سلڈ کے نام کا چک لکھدو۔ اور میں آپ کو پھر تکلیف نہ دونگا“

سر بلیک ”یعنے یہ تمہاری آخری درخواست ہوگی“

کپتان ”عزت کی قسم یہ آخری ہوگی“

سر بلیک ”کیا وصیت نامہ موجود ہے“

کپتان ”میں کل لے آؤنگا“

سر بلیک ”تم یہ وعدہ پورا نہیں کر سکتے۔ تم اب وصیت نامہ پیدا نہیں کر سکتے اب تمہارا میرے پہ کوئی بس نہیں۔ بدمعاش دور ہو۔ اب تو میں تم کو جانے دیتا ہوں۔ لیکن اگر پھر آؤگے تو یاد کرو گے“

کپتان ”میں یہاں آنے سے ڈرتا نہیں۔ تم مجھے تکلیف نہیں دے سکتے“

اور وہ دھمکی آمیز نگاہ سے دیکھکر چلا گیا۔ راستہ میں اس کو سر بلیک سے انتقام لینے کی تدبیر سوجھی۔ چنانچہ گاڑی پر سوار ہو کر بازار تیاد لی کی طرف روانہ ہوا۔

کپتان بازار تیاد لی میں اترا۔ اور جیپر کو چیرتا ہوا وہ پیانڈ سولڈ کے دفتر کی طرف چلا۔ اس نے ایک کلرک کو کہا کہ میں سر بلیک کی طرف سے آیا ہوں۔ اور دلال کو اس کا پیغام دینا چاہتا ہوں۔

اس وقت ویپانڈ سولڈ دلال کام سے فارغ تھا۔ اس نے کپتان کو اندر بلایا۔ گو وہ عام طور پر محتاط آدمی تھا۔ لیکن کپتان کی مہذب صورت سے دم میں آگیا۔ کپتان نے بھی یہ بات بھانپ لی۔

دلال "کپتان کہئیے کیا حکم ہے۔ کیا حصے خرید و فروخت کرنے آئے ہو؟"

کپتان "نہیں۔ میں سر بلیک کے مکان سے آیا ہوں۔ وہ کہتے تھے کہ لیڈی نیپیر کے جواہرات اور مسٹر مانٹفورڈ کی جائداد کی دستاویزیں لے کر میرے ہمراہ چلو۔ لیڈی موصوف اپنے جواہرات ایک جلسہ میں پہننا چاہتی ہے"

دلال "میں اس وقت نہیں جا سکتا۔ میرا ہزاروں روپیہ کا نقصان ہو گا"

کپتان "سر بلیک نے غلطی کی۔ اگر آپ کو فرصت نہیں۔ جواہرات اور دستاویزیں میرے سپرد کر دیں۔ میں خود لے جاؤنگا"

دلال نے ایک آہنی پیٹی سے جواہرات کا صندوقچہ اور دستاویزوں کا پیکٹ اس کو حوالے کیا۔ اس کو یہ خیال نہ تھا۔ کہ کپتان دھوکا دے رہا ہے۔

کرچفیلڈ یہ چیزیں لے کر دل بہت خوش ہوا۔ کیونکہ اس نے عمر بھر اتنی قیمت کی چیز کبھی نہ لی تھی۔

دلال "سر بلیک سے میری معذوری ظاہر کرنا۔ میں اس وقت دفتر چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔ آج بہت کاروبار ہے۔ حصوں کی قیمت بڑھ رہی ہے"

کپتان "میں سب باتیں اس کو سنا دونگا۔ آپ اطمینان رکھیں۔ میں مانٹفورڈ کی جائداد خریدنا چاہتا ہوں"

دلال "بگا رسٹن کا سودا ہو سکتا ہے۔ مسٹر مانٹفورڈ نے ابھی اس جائداد کا انتقال

نہیں کرایا۔ اگر تم یہ جائداد خریدنا چاہتے ہو تو تمہارے نام انتقال ہو سکتا ہے"

کپتان "میں بھی یہی چاہتا ہوں"

دلال "صندوقچہ کو احتیاط سے رکھنا۔ بھیڑ میں بہت سے چھٹے آدمی ہیں۔ یہ جواہرات

بیس ہزار پونڈ کی مالیت کے ہیں۔ کیا میں تمہارے ساتھ کسی کلرک کو بھیجوں"

کپتان "کوئی ضرورت نہیں۔ میرے سے صندوقچہ چھیننے والا کوئی بد

معاش نہیں۔ لو سلام"

یہ کہہ کر وہ دفتر سے رخصت ہوا۔ نصف گھنٹہ بعد سر بلیک بھی دفتر

میں آیا"

دلال "سر بلیک مجھے آپ کی ملاقات کی امید نہ تھی۔ کپتان [illegible] ہو گئے"

سر بلیک "نہیں میری اس سے ملاقات ہوئی تھی"

دلال "پھر اس سے قرارداد ہو گئی"

سر بلیک "قرارداد کیسی"

دلال "کارسٹن کی جائداد کے متعلق۔ وہ کیا قیمت دینا چاہتا ہے۔

سر بلیک "حیرت سے کیا وہ یہاں آیا تھا"

دلال "ہاں۔ نصف گھنٹہ پیشتر وہ تمہارا پیغام لایا تھا"

سر بلیک "میرا پیغام"

دلال "ہاں اور میں نے اس کو مسٹر ہانگفورڈ کی دستاویزیں اور لیڈی [illegible]

کے جواہرات دے دیئے"

سر بلیک "آہ تم جانتے ہو یہ چیزیں لکھ دیں"

دلال "تمہارے دوست کو جس کو تم نے اختیار دیا تھا"

سر بلیک "تم نے جواہرات اور بانڈ اس کے حوالے کئے۔ تم کو ایک چھٹا ہوا بدمعاش ٹھگ کر لے گیا ہے"

دلال "میری سمجھ میں نہیں آیا۔ جواہرات تو اس کے قبضہ میں ہیں۔ لیکن دستاویزیں

اس کے کیا کام آئیں گی"

سر بلیک "وہ بھی اس کے کام کی ہیں"

دلال "کیسے"

سر بلیک: ”کیونکہ وہ میرے سے انتقام لینا چاہتا ہے۔ اس نے دلاور اڑے
[illegible] ابھی افسر پولیس کو اطلاع دیتا ہوں“
دلال: ”میں بھی تمہارے ہمراہ چلتا ہوں“

ایک سو پونڈ کے اصلی حصوں کی قیمت گیارہ سو پونڈ تک پہنچ گئی۔ یہ تو بحرجنوبی کے حصوں کی قیمت تھی۔ لیکن بنک انگلستان کے حصوں کی قیمت فیصدی دو سو تک بھی پہنچی۔ کمپنی کے حصوں کی بیحد قیمت بڑھ جانے سے لوگوں کو ان کے خرید و فروخت کرنے کا خبط ہو گیا تھا۔ سر جان کے پاس اس وقت بیشمار روپیہ جمع ہو گیا تھا۔ اور ایک سو پونڈ چار ہزار پونڈ سود کی شرح سے روپیہ قرض دیتا تھا۔ گویا بات ناممکن کی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اس کے امر واقعی ہونے میں کلام نہیں۔

اسوقت ان لوگوں نے واویلا شروع کیا جنہوں نے مستقل سالانہ آمدنی کے تمسک اور کفالتیں سر جان کے پاس امانت رکھی تھیں۔ لیکن انکو بیحد منافع تقسیم کرنے کے وعدوں سے خاموش کر دیا گیا۔ اسوقت سر جان کا وعدہ کر دینا ہی کافی تھا۔

مگر سر جان نے اور مشکلات پیدا کر دی تھیں جن پر غالب آنا آسان نہ تھا۔
ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ وہ چھوٹی چھوٹی کمپنیوں کے انسداد کے درپے تھا کیونکہ ان کی وجہ سے اس کی کمپنی کی بے اعتباری ہونی ممکن تھی۔ اس کا انسداد کرنا تو ضرور تھا۔ مگر اس میں ایسا خطرہ تھا جس کا کسی کو وہم و گمان تھا۔

ان میں سے اکثر کمپنیاں جو مستقل سرمایہ نہ رکھتی تھیں۔ خریداری مفقود ہو جانے کی دھمکی سے خودبخود غائب ہو گئیں بعض نے مزاحمت شروع کی۔ مگر وہ بھی سر جان کامیابی کی وجہ سے ان لوگوں سے لاپرواہ تھا۔

اس وقت دس لاکھ پونڈ کا ایک اور چندہ کھولا گیا۔ جیسا کہ توقع تھی۔ ایک روز کے اندر یہ چندہ بھی جمع ہو گیا۔ سر جان کو اپنی تجویز میں بعید کامیابی ہوئی۔ اور اس سے وہ بہت مغرور اور متکبر ہو گیا۔

۔ جان کے بہت بڑے بڑے امیر کبیر مداح اور ثنا خوان تھے۔ اور وہ کامیابی کے نشہ سے مبہوت ان کو عالیشان ضیافت دینے کی فکر میں تھا۔ غرض بحر جنوبی کے ایوان میں نہایت شان و شوکت سے ضیافت کی تیاریاں کی گئیں۔ اور بڑے بڑے لارڈ ذی جاہ امیر اور عہدہ دار اس ضیافت میں بلائے گئے۔ لیکن سر جان نے شہر لنڈن کے اپنے دوستوں مثلاً بڑے بڑے ساہوکاروں تاجروں اور سوداگروں کو مدعو نہ کیا۔ ڈائرکٹروں نے جو اس کی طرح متکبر ہو رہے تھے اس کی تجویز کی تائید کی۔

پادری اور اس کا کنبہ سر جان کے قرابت دار ہونے کی وجہ سے اور مسٹر مانٹفورڈ پادری کے رسوخ سے اس ضیافت میں شریک ہوا۔ مسز رشیکرافٹ اور مارگریٹ بھی اس عالیشان ضیافت میں شامل ہوئیں۔

مانٹفورڈ۔ پادری کر یعین اور اس کا کنبہ اور مسز رشیکرافٹ اپنے اپنے فوائد اور اغراض کے خیال سے ۔ ۔ ڈ کی سرائے میں مقیم تھے۔ مانٹفورڈ کو فلیسے زیادہ الفت کرتا تھا۔ لیکن ابھی اس نے فیصلہ نہ کیا تھا۔ کہ تینوں بہنوں میں سے کس سے شادی کی درخواست کرے۔

سکوائر کو اپنے دستاویزوں کے گم ہونے کا حال معلوم ہو گیا تھا لیکن ۔ ۔ ۔ نے یقین دلایا کہ وہ مل جائینگی۔ اس سے سکوائر کو قدرے اطمینان ہوا۔ ابھی اس نے اپنی جائداد کی ملکیت اس کے نام منتقل نہ کی تھی۔ اور یہ اس کی خوش قسمتی تھی جیسا کہ آگے چل کر بیان کیا جائیگا۔ دلال ویمانڈسولڈ نے ان کو کمپنی کے حصے دینے چاہے تھے لیکن اس نے ان کو فروخت نہ کیا تھا۔

مسز رشیکرافٹ پادری۔ اور ٹربور کے مشورہ سے حصوں کی خرید و فروخت کرتی رہی اور ہر شخص اس نے آخیری چندہ کے بہت سے حصے خریدے۔ اس سے مسز رشیکرافٹ کو جیسا نفع ۔ ۔ کی امید تھی۔

ٹربور اب کمپنی کے کام میں اس قدر مشغول تھا کہ مارگریٹ سے ۔ ۔ ملاقات تک

کرسکتا تھا۔ اس نے اپنے والد کو کمپنی کے حصّے خریدنے میں مدد دی تھی۔ اور خیال کرتا تھا۔ کہ اس کا باپ اس سے مالدار ہوجائیگا۔ اب وہ خود مالدار بننے کی فکر میں تھا۔ آخری چندہ سے اس نے بھی حصے خریدے اور خیال کیا کہ ان کی فروخت سے بہت دولت ملیگی۔ اور مارگریٹ سے شادی کی درخواست کرسکیگا۔

جس روز شام کو کمپنی کے ایوان میں ضیافت ہوئی تھی۔ اسی روز صبح کو [illegible] کی سرائے کے ایک [illegible] کمرہ میں جہاں پادری فرو کش تھا پہلے عالیشان ضیافت پر بحث ہوتی رہی [illegible] کمپنی کے حصوں کا ذکر شروع ہوا۔

ٹریور۔ "حصوں کی قیمت ابھی بڑھ رہی ہے"

پادری۔ "لیکن میں آج فروخت کرنا چاہتا ہوں"

ٹریور۔ "آج [illegible] ابھی اٹھا رکھنا چاہیئے"

پادری۔ "مجھے [illegible] معلوم باعث سے بےچینی ہو رہی ہے۔ میں نے صبح کو سوچ بچار کر یہ فیصلہ کیا۔ کہ اپنے حصوں کو فروخت کر دوں شائد کوئی واقع پیش آئے"

ٹریور۔ "کسی واقع کے پیش آنے کا خطرہ نہیں۔ حصوں کی قیمت بڑھ رہی ہے"

پادری۔ "یہ ٹھیک ہے۔ لیکن مجھے موجودہ منافع پر قناعت کرنی چاہیئے۔ [illegible] اس قدر منفعت کا مستحق نہ تھا۔ اب اس قدر روپیہ کی امید ہے۔ کہ اپنے متعلقین کے آرام و عیش کا بھی بندوبست کرسکتا ہوں۔ میں اپنے حصّے آج ہی فروخت کر دوں گا"

ٹریور۔ "اچھا فروخت کر دینگے"

مسٹر سنیکرافٹ۔ "میرے حصے بھی فروخت کر دو۔ جو تمہارا والد کرے گا میں بھی وہی کرونگا"

مسٹر سنیکرافٹ۔ "تم کیا کروگے؟"

سنکولسر۔ ابھی فروخت نہ کرونگا۔

ٹریور۔ تمہارا خیال درست ہے۔

مارگریٹ۔ والد جان حصّے فروخت کرکے [illegible] چلیں۔

مسٹر سنیکرافٹ۔ "ٹریور تم کب جاؤ گے؟"

کریون۔ فوراً سے پہلے لڑکیوں تیاری کرو۔یہ ضیافت تمہاری آخری ہے۔"
تینوں لڑکیاں "ابھی ہم شہر سے نہ جائینگی"
ڈریور۔ والد صاحب بہتر ہے۔ ابھی شہر نہ چھوڑیں۔ یوں تو میں آپکے حکم کی تعمیل کرونگا۔ لیکن سرجان سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔ ان سے کل صبر کرنے کا مشورہ دیا تھا"
سکواٹر۔ میرا ابھی ارادہ ہے"
ڈریور۔ ان سے کہا تھا حصوں کی قیمت بڑھنے والی ہے۔ اس صورت میں آپکو ہزاروں کا نقصان گوارا کرنا پڑیگا"
پادری کی بیوی۔ پیارے جلدی نہ کر۔ اگر خطرہ ہوتا سرجان تم کو صبر کرنے کا مشورہ دیتا"
مارگریٹ۔ دادی جان آج ہی فروخت کر دو۔ مجھے کچھ شک پیدا ہوا ہے۔
مسنر نیگرافٹ۔ میں تو پادری صاحب کی تقلید کرونگی۔
اس گفتگو کے بعد ڈریور مارگریٹ سے الگ جاکر کہنے لگا۔
آج ہی ہماری ضیافت میں پھر ملاقات ہوگی۔ آخری چندہ سے مجھے پچیس ہزار پونڈ وصول ہونے کی امید ہے۔ اس کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے؟"
مارگریٹ۔ میں یہ سنکر بہت خوش ہوں۔ جلدی حصے فروخت کرکے روپیہ وصول کرلو"
ڈریور۔ میں پانچ ہزار پیدا کرنا چاہتا ہوں۔ مارگریٹ پھر کیا ہوگا؟"
مارگریٹ (حجن سے سرخ ہوکر) میں نہیں جانتی"
ڈریور۔ نہیں تم کو معلوم ہے۔ میں تم سے شادی کی درخواست کرونگا۔
مارگریٹ۔ لیکن جب تک میری نسب قائم نہ ہو جائے میں شادی نہ کرونگی
ڈریور۔ تمہارا یہ خیال درست نہیں"
مارگریٹ۔ لیکن میں ارادہ کرچکی ہوں۔ خواہ تم مجھے ضدی کہو اسکو پورا کرونگی آپ کام پر جاؤ مجھے بیٹنا ہے"
ڈریور مایوس و غمگین ہوکر باہر چلا گیا۔ اور مارگریٹ اس کی تینوں بہنوں میں شریک ہوئی۔

تیرھواں باب

بجلی کا کڑکا۔

بحر جنوبی کے وقت میں اس روز ضیافت کی وجہ سے کاروبار بند تھا۔ ٹریور بازار تبادلہ میں گیا۔ وہاں بہت کچھ ہجوم تھا لیکن روز کی رونق نہ تھی۔ شور و غل جو چھوٹی کمپنیوں کے دلال وغیرہ کیا کرتے تھے مطلق نہ تھا۔

اکثر لوگوں کے بشرہ سے انتقام کی علامات پائی جاتی تھیں۔ سر جان ملبنٹ اور ڈائرکٹروں پر آوازے کئے جاتے تھے جس سے ثابت ہوتا تھا کہ انکی تازہ ترین کارروائیوں سے کسقدر لوگ ناراض تھے۔ اکثر شخص کمپنی کے دشمن ہو رہے تھے۔ ٹریور کو یقین ہو گیا کہ کوئی مخالف تجویز ضرور ہوئی ہے۔

پھر وہ قہوہ خانوں میں گیا۔ تینوں میں بہت ہجوم تھا۔ گار وے رہے تھے۔ اور سب کہتے تھے کہ اب اس مغرور کو زوال ہوا چاہتا ہے۔

ابن کے قہوہ خانہ میں بھی یہی حالت تھی۔ سر جان کے ملامت کرنے والے اور نکتہ چین بہت تھے۔ مویدِ خال خال تھے۔

جوناتھن کے قہوہ خانہ میں ڈیوک چانڈوس اور کمپنیوں کے مجوز جو سر جان کی مخالفت سے برباد ہو گئی تھیں مشوروں میں مشغول تھے۔ غالباً سر جان کے انتقام کی کوئی تجویز سوچ رہے تھے۔

یہ دیکھکر ٹریور ویمانڈ سولڈ کے دفتر میں گیا۔ اور اس لوگوں کے خیالات سے مطلع کیا۔

دلال۔ کچھ فکر نہ کرو۔ یہ لوگ ناجائز کمپنیوں کے چلانے میں ناکام ہوئے ہیں۔ اور سر جان اور ڈائرکٹروں سے بے طرح ناراض ہو رہے ہیں۔ لیکن وہ کچھ نقصان پہنچا نہیں سکتے۔ انہوں نے [illegible] سے حصے نہیں خرید [illegible] کی حالت ایسی ردی ہے کہ اب وہ حصے خرید نہیں [illegible] ان کی دھمکیاں [illegible]

ٹریور:- لیکن عام بیزاری کے آثار پائے جاتے ہیں۔ مشکل تو یہ ہے کہ بڑے بڑے مالدار سوداگر اور تاجر جو ہماری کمپنی کا حصّہ دار ہیں۔ ہمارے مخالف ہو رہے ہیں اور سرجان اور ڈائریکٹروں کو سزا دینے کی تجویزیں سوچ رہے ہیں۔"

دلال:- اس قسم کے لوگوں کی دشمنی بیشک ہمارے لئے مضر ہوگی۔ مگر ان کو سرجان سے سوائے اس کے کوئی شکایت نہیں کہ وہ ان سے غرور کے ساتھ پیش آتا ہے اور ان کو ضیافت میں شریک ہونے کی دعوت نہیں دی۔ اگر ان کو بلایا جاتا تو یہ شکایات نہ سنی جاتیں۔ لیکن ان کا غصّہ جلد فرو ہو جائیگا۔"

ٹریور:- مجھے ایک امر میں مشورہ دو۔ میرا والدہ اور مسز ریٹکرافٹ جنہوں نے آخری چندہ سے حصّے خریدے ہوئے ہیں۔ ان کو فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے ان کو منع کیا تھا۔ لیکن اب میری رائے تبدیل ہو گئی ہے۔ اگر ان کو نقصان ہوا تو میں اپنے آپ کو قصوروار سمجھونگا۔"

دلال:- ہم بہت مستقل مزاج ہیں۔ ہماری حالت عمدہ ہے۔ ہمارے دشمن ہم کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ فرض کرو کہ چند آدمی جنہوں نے بہت سے حصّے خریدے ہوئے ہیں۔ یکایک ان کو فروخت کردیں۔ اس سے کیا ہو سکتا ہے۔ ہم اس قسم کے لٹیرے وقت کے لئے تیار ہیں۔ اور ہم نے مطالبوں کے لئے کافی روپیہ رکھا ہوا ہے۔ بحر جنوبی کا دفتر آج بند ہے۔ لیکن سورڈ بلیڈ کمپنی ہمارے تمام مطالبے ادا کریگی۔ میں تم کو بتادونگا۔ کہ حصّے کب فروخت کرنے چاہئیں۔ اگر ضیافت نہ ہوتی۔ تو بازار میں تبدیلی نہ ہوتی۔"

ٹریور:- کیا آپ ضیافت میں شریک ہونگے؟"

دلال:- میں نہ جاؤنگا۔ اپنے دفتر میں رہونگا۔ اندیشہ نہ کرو۔ میں تمہارا اور تمہارے دوستوں کا خیال رکھونگا۔"

بازار نشادل میں سرجان اور اس کے معاونوں پر نعرہ بازی اور پھٹکار کرنے والوں کا ہجوم پہلے سے بڑھ گیا تھا۔ لیکن شور وغل کی وجہ سے ٹریور کو سمجھ نہ آتا تھا۔ کہ یہ کیا کہ رہے ہیں۔

اسوقت بحر جنوبی کے ایوان میں نما۔ یا فرنٹ میں شریک ہونے والے مہمان آنے

شروع ہوئے تھے۔ اس کے صحن اور متصلہ بازار والی کیپٹیر بہار تھی۔ لیڈیاں اور جنٹلمین نفیس لباس پہنے خوب طمطراق سے برآمدوں میں پھر رہے تھے۔ یہ لوگ اعلے طبقہ کے آدمی تھے۔ یعنے لنڈن کے امیر کبیر روؤساء عظام اور سرکاری عہدہ دار سرجان اور ڈائرکیٹروں نے ان کا نہایت شوق اور خلوص سے استقبال کیا۔

اس روز سرجان کا دماغ بہت اترایا ہوا تھا۔ وہ کامیابی کی وجہ سے نہایت خوش اور بشاش معلوم ہوتا تھا۔

شاہی جماعت میں ارل اور کونٹیس سنڈرلینڈ۔ مسٹر ایزلابی۔ ڈیوک پورٹینڈ مسٹر کریگس۔ پرنس اور پرنسیس آف ویلز تھے۔ میزوں پر طرح طرح کے کھانے چنے تھے۔ مختلف قسموں کی لذیذ اور خوشبودار شراب کی صراحیاں قرینہ سے رکھی تھیں۔

اس ہجوم میں کیپون کی لڑکیوں کی بہت تعریف ہوتی تھی۔ لیکن مارگریٹ کے حسن وجمال پر تمام جنٹلمین اور لیڈیاں عش عش کرتے تھے۔

مسٹر ناٹفورڈ فلو سے راز دنیاز کی باتیں کرتا تھا۔ اس نے سکوائر سے وعدہ کیا کہ اپنی والدہ سے پوچھ کر کچھ جواب دونگی۔

ضیافت کے خاتمہ پر جب شہزادہ اور اس کی خاتون رخصت ہو چکے اکثر مہمان بیٹھے تھے۔ کہ ٹریو نے مسٹر ویانٹسولڈ کے آنے کی سرجان کو اطلاع دی۔ وہ کچھ بات کرنا چاہتا تھا۔

سرجان "وہ کیا کہنا چاہتا ہے۔ یہ بھی کوئی موقع ہے"

ٹریور "کوئی ضروری کام ہے۔ میں اس کو یہاں سے آتا ہوں"

ویانٹسولڈ بلایا اور سرجان اس سے مفصلہ ذیل گفتگو کرنے لگا۔

سرجان "کیا بات ہے"

دلال "ایک بری خبر ہے۔ کیا بتادوں"

سرجان "بتادو۔ یہ لوگ میرے رشتہ دار ہیں"۔ کیونکہ اسکے قریب پادری اور اس کا کنبہ بھی اتفاقاً شدہ۔ سے لوگ دور تھے۔ کیا بہت سے حصے فروخت ہوئے ہیں؟

دلال "معمول سے بہت زیادہ فروخت ہوئے ہیں"

سر جان "کسقدر روپیہ کے فروخت ہوئے ہیں"

دلال " تیس لاکھ سے زیادہ کے۔ ہر شخص بیچنا ہی چاہتا تھا"

سر جان "تیس لاکھ کے! روپیہ کہاں سے لیا"

دلال "ہمنے سوٹڈ کمپنی۔ سر جارج کا سوئل کا روپیہ غرض جہاں سے ملا روپیہ لیکر صرف کیا"

سر جان "کمپنی تباہ ہوگئی۔ اس صدمہ سے اس کا سنبھالنا ناممکن ہے۔"

دلال " مجھے بھی یہی اندیشہ ہے۔ اب حصے فروخت نہیں ہو سکتے"

یہ سنکر کریون۔ مسٹر ٹیکرافٹ۔ وغیرہ جنہوں نے کمپنی کے حصے خریدے ہوئے تھے۔ نہایت حیران ششدر۔ غمگین ہوئے اور فرط اندوہ سے چیخیں مارنے لگے"

ٹریورؔ "جناب مجھے معاف کرو۔ آپ کے افلاس کا باعث میں ہوں"

پادری " دور ہو۔ تم نے مجھے کہیں کا نہ رکھا۔ دور ہو ورنہ میں لعنت کرونگا"

سر جان " (نہایت افسوسناک لہجہ میں) ڈائریکٹر کہاں ہیں۔ ان سے مشورہ کرنا چاہئے"

دلال "وہ سب چلے گئے ہیں۔ مسٹر نائٹ نے انکو منحوس خبر سنادی اور سب چلے گئے"

سر جان " وہ خود کہاں ہے"

دلال " وہ بھی چلا گیا ہے۔ اور امید نہیں کہ واپس آئے"

سر جان "ایسے نازک وقت میں وہ بھی مجھے چھوڑ گیا۔ سر جان نے اندوہ وغم سے ہاتھ رکھکر منہ چھپا لیا"
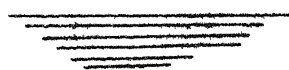
پہلا باب (۱)

افراتفری

لنڈن میں اس قدر اضطراب۔ افراتفری اور سراسیمگی کا نظارہ کبھی دیکھنے میں نہ آیا تھا۔ بحر جنوبی کی کمپنی کے حصوں کی قیمت کے یکایک گھٹ جانے کی افواہ آتش زدگی کی طرح چاروں طرف پھیل گئی۔ اور تمام باشندے حیران اور پریشان ہو گئے۔ لوگ جوق جوق بازار تبادلہ کی طرف دوڑے آ رہے تھے۔ جہاں اس خبر کی تصدیق ہوئی تھی۔ تو ان کی سراسیمگی اور اضطراب کی یہ کیفیت ہوتی تھی۔ کہ معرض تحریر میں نہیں آ سکتی۔ اب حصوں کو کوئی پوچھتا تک نہ تھا۔ کل ان کی قیمت گیارہ سو فیصدی تھی لیکن آج ان کے خریدنے کا کوئی روادار نہ تھا۔

بعض لوگ غم و غصہ اور یاس سے دیوانے ہو رہے تھے۔ کمپنی کے ڈائریکٹروں پر لعنت و پھٹکار اور تبرے کے ہوائے کسے جاتے تھے۔ دلال اپنی جان بچانے کے خیال سے فرار ہو گئے تھے۔ بازار تبادلہ کے دفاتر اور دکانیں بند کر دی گئی تھیں۔ کیونکہ عوام الناس کے دنگہ و فساد کرنے کا سخت اندیشہ تھا۔

لوگ گالیاں دیتے۔ تیرے بھیجتے اور آوازے کستے تھے۔ مسٹر بجیل نے ایک بنچ پر کھڑے ہو کر مضطرب عوام کے سامنے تقریر شروع کی۔ لیکن کسی نے اس کی تقریر کی طرف مطلق توجہ نہ کی۔ پھر ایک اور شخص بنچ پر کھڑا ہو کر کہنے لگا۔ بحر جنوبی کے ایوان پر حملہ کرنا چاہیے۔ ڈائرکٹروں نے ہم کو لوٹ لیا ہے۔ آؤ ہم ان کو لوٹ لیں۔

اس مشورہ کو لوگوں نے تائید کی نظر سے دیکھا اور ہجوم کا بہت سا حصہ بازار تھریڈ نیڈل سٹریٹ کی طرف کمال سراسیمگی اور اضطراب کے عالم میں روانہ ہوا۔

لیکن اس امر کی پیشبندی پہلے سے ہو چکی تھی۔ بحر جنوبی کے ایوان پر حملہ ہونیکا اندیشہ اس کے کارکنوں کو پہلے سے ہی تھا۔ اس کے پھاٹک بند کر کے باہر کانسٹبلوں کی زبردست گارد تعینات کی گئی تھی۔

لوگوں کے ہجوم نے مایوس ہو کر غصے اور غم سے مکے کسنے شروع کئے اور چاروں طرف یہی آواز سنائی دینے لگی کہ ان لوگوں نے ہم کو دھوکہ دیا ہے۔ ہم انکو مار ڈالینگے۔ عدالتیں ہمارے ساتھ انصاف نہیں کرتیں۔ ہمارے معاملہ میں دادرسی کی امید نہیں۔ ان دھوکہ بازوں کو پکڑ کر فوری سزا دینی چاہیے۔ سر جان بلنٹ اول درجہ کا عیار۔ شاطر اور دھوکہ باز آدمی ہے۔ اس کو پکڑ کر خوب پٹنا چاہیے تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔

اس قسم کی دھمکیوں کے ساتھ ہی ان وزیروں کو صلواتیں سنائی جاتی تھیں جنھوں کی کمپنی کی تجویز کی تائید کی تھی۔ خود شاہ عالم پناہ بھی لوگوں کے ہرزہ درائی و سب و شتم کا نشانہ بن رہے تھے۔ اس ہجوم میں جو لوگ خاندان سٹوارٹ کے حامی اور جیکو بائیٹ تھے۔ وہ کہتے تھے۔ جب تک سٹوارٹ خاندان کا بادشاہ جو فرانس میں تھے۔ بلایا نہ جائیگا۔ ملک تباہی اور فساد سے بچ نہیں سکتا۔

یہ طوفان بے تمیزی کئی گھنٹوں تک برپا رہا۔ لوگ چیختے اور مایوسی سے گالیاں دیتے اور شکوہ اس کرتے رہے۔ آخر بڑی مشکلوں سے بازار تھریڈ نیڈل سے

ہجوم منتشر ہو گیا۔ اور قدرے آرام ہوا۔
کئی روز تک بحرِ جنوبی کے ایوان کے سامنے اور بازار تبادلہ میں اس
قسم کے ہنگامے اور طوفان بے تمیزی ہوتے رہے۔
شہر اور دیہات میں کاروبار بند ہوئے۔ بہت سے ساہوکار اور سنار
جو حصوں پر روپیہ قرض دیا کرتے تھے۔ انہوں نے قرض دینا موقوف
کیا۔ بعض روپوش ہو گئے۔ اب روپیہ قرض نہ مل سکتا تھا۔ کوئی شخص
سود کی کسی شرح پر روپیہ قرض نہ دینا چاہتا تھا۔ دلال کہتے تھے ہم برباد
اور مفلس ہو گئے ہیں۔ لیکن کوئی شخص ان کی باتوں پر یقین نہ کرتا تھا۔ جن
لوگوں کا نقصان ہوا تھا۔ وہ بحرِ جنوبی کی کمپنی سے درخواستیں کرتے تھے اور
ان کو یقین دلایا جاتا تھا۔ کہ حصوں کی قیمت بہت جلد بحال ہو جائیگی۔ لیکن
اب وہ کسی کے دم میں نہ آتے تھے۔
اب اس عالمگیر مصیبت کا اثر بخوبی محسوس ہونے لگا۔ جن لوگوں
نے کمپنی کے حصے خریدے تھے۔ ان کے پاس جو قدرے قلیل پونجی تھی
وہ بہت جلد خرچ ہو گئی۔ اور تمام لوگ بالکل نادار ہو گئے۔ ہزاروں
خاندان جو پہلے عیش و عشرت میں زندگی بسر کرتے تھے۔ بالکل مفلس
ہو گئے تھے۔ کہیں روزگار اور ملازمت کی صورت نہ بنتی تھی۔ بہت سے
لوگ مصیبت اور مایوسی کی وجہ سے دیوانے ہو گئے۔ بعض خودکشی کر کے
مر گئے۔ چاروں ناکامی اور ناداری کے آثار ہویدا تھے۔ عامہ اعتبار
بالکل اٹھ گیا تھا۔ تجارت تباہ ہوا چاہتی تھی۔ اور عنقریب تھا۔ کہ
انگلستان کا قومی دیوالہ نکل جائے۔
ان دنوں شاہ عالم پناہ ہانوور میں تھے۔ ان کو وہاں سے بلایا گیا کہ
وہ پارلیمنٹ کا اجلاس کر کے ملک کو تباہی اور بربادی کے ورطہ سے نکالنے
کی تدبیر سوچیں۔
بحرِ جنوبی کی کمپنی کے زوال سے میانی درجہ کے لوگ کا بے حد نقصان ہوا
[illegible] درجہ کے لوگ بھی اس مصیبت سے نہ بچے۔ ان کو بھی عالمگیر

تباہی سے بہت نقصان ہوا تھا۔ اور اکثر رئیس اور امیر کبیر بیحد نقصان کی وجہ سے قریباً نادار ہو گئے تھے۔ ڈیوک چانڈوس کے تیس لاکھ پونڈ ضائع ہوئے۔ ڈیوک برجوار اور دیگر امرا کے بھی بیحد نقصان ہوئے ؎

جن لوگوں نے کمپنی کے حصے فروخت کر کے دولت کمائی تھی۔ انہوں نے اکثر فضول خرچی میں اڑا دی تھی۔ ان لوگوں پر بھی مصیبت نازل ہوئی تھی۔ لیکن ان پر کسی کو رحم نہ آتا تھا۔ ان کے مکان۔ گھوڑے گاڑیاں وغیرہ فروخت ہو گئیں۔ اور نوکر چاکر موقوف کر دئیے۔

بعض لوگ ایسے تھے۔ جنہوں نے ادنےٰ حالت سے ترقی کی تھی۔ لیکن عیاشی اور فضول خرچی کی وجہ سے پھر مفلس ہو گئے تھے۔ ان لوگوں سے ہمدردی کرنا تحصیل حاصل تھا۔

بعض لوگوں کا صرف یہ قصور تھا۔ کہ انہوں نے کمپنی کے حصے بیحد خرید کر ان کو زیادہ نفع کے خیال سے فروخت نہ کیا تھا۔ انہوں نے کمپنی کے کارکنوں کے وعدوں پر بھروسہ کر کے اپنی تمام دولت حصے خریدنے میں خرچ کر دی تھی۔ اور اس طرح کمپنی کے زوال پر برباد ہو گئے تھے۔ یہ لوگ بیشک اس قابل تھے کہ ان سے ہمدردی کی جائے۔

اس عام مصیبت کے مجرموں کے خلاف اب شور و واویلا اور تبرہ بازی کا پہلے سے شدور تھا۔ پھر بھی لوگ مطالبہ کر رہے تھے۔ کہ ان لوگوں کو مناسب سزا دی جائے اور ان کی ناجائز طور پر حاصل کی ہوئی جائدادیں ضبط کی جائیں۔

اب ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کمپنی کے بانی اور تجویز کے موجد کا کیا حال ہوا۔

سر جان بلنٹ کو کمپنی کے زوال اور تباہی کا نہایت صدمہ ہوا۔ اور کئی روز تک وہ قریباً بیہوش رہا۔ بلکہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ اس صدمہ سے مر جائے گا۔

مگر بہ مشکل اس کی طبیعت بحال ہوئی۔ وہ اپنے خاص کمرہ میں کاروبار کی
انجام دہی سے نپٹ گیا۔ اس نے مشکل۔ اور نازک حالت کی طرف توجہ
مبذول کرنے کی کوشش کی۔

وہ بہت سی تجویزیں سوچتا تھا۔ لیکن اس کے سر پر جو مصیبت نازل
ہوئی تھی۔ اس سے نجات پانے کی کوئی تدبیر نہ تھی۔ اس نے جو عالیشان
اور شاندار کمپنی بنائی تھی۔ وہ برباد ہو گئی تھی۔ اور اب اس کو بحال کرنا
ممکن نہ تھا۔

کمپنی کے معاملات سے مایوس ہو کر اس نے اپنی ذاتی ذمہ داریوں
پر غور شروع کیا اور سوچنے لگا کیا میں بے عزتی سے بچ سکتا ہوں بعض
دستاویزیں جو میرے خلاف منصوبوں کی شہادت ہیں۔ ان کو تلف کرنا
چاہیئے۔ ورنہ میری خیر نہیں۔ اور وہ اس مدعا کو معرض عمل میں لانے
کی تدبیروں پر غور کر رہا تھا۔ کہ مسٹر نائٹ نے دروازہ پر دستک
اور پھر کمرے میں داخل ہوا۔

اپنے معتمد کے نمودار ہونے سے سر جان بہت حیران ہوا۔ کیونکہ
اس کا خیال تھا۔ کہ مسٹر نائٹ فرار ہو گیا ہے۔ اور سر جان نے اس
کو صاف صاف بتا دیا۔

خزانچی نے پہلے تو میرا یہی ارادہ تھا کہ فرار ہو جاؤں۔ پھر آپ کی
بہبودی کے خیال سے فرار ہونے کی تیاری نہ کی۔ اگر میں یہاں سے

چلا جاتا۔ آپ کو بیحد نقصان ہوتا۔ کیا آپ کاروبار پر گفتگو کرنے کے
لئے تیار ہیں؟"

سر جان "ہاں۔ میں خوش ہوں تم یورپ کو فرار نہیں ہوئے۔ میں تم
سے ضروری ملاقات گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ آخر میرے دشمنوں کو کامیابی
ہوئی ہے۔ انہوں نے میری عظیم تجویز کو خاک میں ملا دیا ہے۔ لیکن میں
جزع فزع میں وقت ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ افسوس کرنے سے بجز یونین
کی کمپنی پھر قایم نہیں ہو سکتی۔ عظیم کارخانہ ٹوٹ گیا۔ اب بہتر ہے۔ کہ
اپنے فوائد کا خیال کریں۔ ہمارے کاروبار کی سخت تحقیقات اور چھان
بین کی جائیگی۔ بعض سودے اور معاملات گو عام طور پر درست ہیں۔ لیکن
نکتہ چینوں کو بالکل غلط معلوم ہونگے۔ تم نے بہیوں بالخصوص نیلی بہی
کو کیا کیا ہے۔ جس میں میرے نج کے معاملات درج ہیں۔

مسٹر نائٹ "سر جان بہیاں صندوق میں مقفل ہیں۔ میں تمہارے حکم بغیر
کچھ نہ سکتا تھا۔

سر جان "تم نے غلطی کی۔ تم کو انتظار نہ کرنا چاہیئے تھا۔ تم جانتے
تھے۔ کہ اگر یہ بہیاں پیش کی جائیں تو مجھے بہت نقصان پہنچیگا۔ اگر تم فرار
ہو جاتے۔ یا میری بیماری کے اثنا میں یہ ضبط کی جاتیں تو پھر کچھ نہ ہوتا"

مسٹر نائٹ "میں نے اس امر کا خیال نہ کیا تھا۔ میں اسوقت بہت
پریشان تھا۔ اور اب تک میرے ہوش و حواس قایم نہیں"

سر جان "تم کو چاہیئے تھا کہ میرے خلاف جو شہادت ہے۔ اس کو
تباہ کر دیتے۔ اور ان کاغذات اور بہیوں کو جلا دیتے"

مسٹر نائٹ "میں نے ایسا خیال کیا تھا۔ لیکن پھر اس امر نے روکا کہ
مجھے جلد بازی کرنے پر ملامت کرو گے"

سر جان "میں تمہارے تامل اور توقف پر ضرور ملامت کرتا ہوں
جاؤ۔ ان کو تلف کرو۔ کوئی یادداشت۔ یا کاغذ ایسا رہنے نہ دو
جس سے مجھے نقصان ہو۔ بہتر۔ تمہارے سے کوئی سوال کیا گیا"

مسٹر نائٹ :- میرے سے بیشمار سوال کئے گئے ہیں۔ اور آپ یقین کریں کہ میں نے بہت احتیاط سے جواب دیئے ہیں۔ اگر کوئی اور تجویز اختیار نہ کی گئی تو کم از کم پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں ہمارا مقدمہ پیش ہوگا۔ لوگ میرے پر طرح طرح کے الزام لگاتے ہیں۔ گویا میں نہایت مجرم ہوں جن حصہ داروں کا نقصان ہوا ہے۔ وہ میرے مار ڈالنے کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ میں ان کی دھمکیوں کی پرواہ نہیں کرتا۔ لیکن دار العوام میں تحقیقات ہوئی تو میں کہیں کا نہ رہوں گا اس سے مجھے بہت خوف ہے۔

سر جان :- تمہاری تحقیقات نہ ہونے دینگے۔ فراری کی تیاریاں کرو۔ جتنا روپیہ چاہو تو۔ اور جب میں کہوں فوراً بھاگ جاؤ۔ کیلے جاکر علیینڈرس میں روپوش رہو۔ تمہاری باتوں سے پایا جاتا ہے۔ کہ لوگ ہمارے بہت مخالف ہیں۔

مسٹر نائٹ :- ہمارے پیچھے آوازے اور ٹھٹھے کسے جاتے ہیں لوگ ہمارے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں۔ اور وہ ہم کو پھانسی دلانے میں بڑے خوش ہیں۔

سر جان :- جاؤ وہ کام کرو۔ اور پھر واپس آؤ۔

مسٹر نائٹ :- ویمانڈسولڈ دلال بھی نیچے کھڑا ہے۔ کیا آپ اس سے ملاقات کرینگے

سر جان :- بیشک۔ اس کو اوپر بھیجدو۔

مسٹر نائٹ کے چلے جانے سے چند منٹ بعد ویمانڈسولڈ دلال آیا دلال کے چہرہ سے فکر۔ تشویش اور غم کے آثار ظاہر تھے۔ اس کی بشاشت اور خوش طبعی عنقا تھی۔ وہ بہت غمگین اور اداس معلوم ہوتا تھا۔

دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ اور گویا باہمی اتفاق سے عظیم حادثہ کے متعلق کچھ نہ کہا۔ یا دوسرے کی متغیر صورت کا ذکر کیا۔ اس وجہ سے پہلے دونوں گفتگو کرنے سے آئے۔ آخر سر جان

سر جان "یہ بہتر ہے کہ مجھے معلوم نہیں ہوا۔ اب ہم کو یہ احتیاط کرنی چاہیئے کہ لوگوں میں جو افواہیں مشہور ہو رہی ہیں۔ ان کی تصدیق نہ ہونے پائے۔ کیونکہ واقعی حالات کے منکشف ہونے سے ہماری بدنامی ہو گی۔ اور ہم کو بے حد نقصان ہو گا۔ وزیروں کو جو رقوم دی گئی ہیں۔ ان کا حال ظاہر نہ ہونے دینا چاہیئے"

دلال "اگر پارلیمنٹ میں تحقیقات ہوئی تو یہ امر مخفی نہیں رہ سکتے"

سر جان "یہاں لے آؤ۔ میں ان کو دیکھ لوں"

دلال "میں ان کے پیش کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ آپ کو معلوم نہیں۔ میری کس قدر نگرانی ہو رہی ہے"

سر جان "لیکن یہ تو خیال کرو۔ کہ اگر یہ حال منکشف ہوا۔ تو اس کا نتیجہ کیا مضر ہو گا"

سنڈرلینڈ "ایزلابی۔ کریگس اور سٹاہنوپ جیسے معزز عہدہ داروں کو بے عزتی سے بچانا چاہیئے۔ ہم اس امر کا تدارک کر سکتے ہیں۔ اور ہمیں تدارک کرنا چاہیئے۔ یہاں لے آؤ"

دلال "آپ کا خیال تو درست ہے۔ لیکن میں آپ کے حکم کی تعمیل نہیں کر سکتا۔ یہ امور مخفی نہیں رہ سکتے۔ یہ بات ضرور مشہور ہو گی۔ کہ پانچ لاکھ پونڈ کا سرمایہ یونہی تقسیم کر دیا گیا ہے"

سر جان "تم لوگوں کو یہ امر بتا دینے پر رضامند معلوم ہوتے ہو۔ میں نے جو تمہارے پر اعتبار کیا تھا۔ وہ ٹھیک ثابت نہیں ہوا۔ میرے دشمنوں نے تم کو اپنا مسوید بنا لیا ہے"

دلال "آپ کا یہ خیال درست نہیں۔ میں جناب کی امداد کرونگا اور جہاں تک ہو سکیگا۔ ان باتوں کو چھپاؤنگا"

سر جان "تو یہاں میرے پاس لے آؤ یا ان کو خود تلف کر دو"

دلال "آپ غیر ممکن باتیں کرانا چاہتے ہیں۔ اگر میں جناب کا حکم مان لوں اس سے آپ کو کچھ فائدہ نہ ہو گا۔ اور لوگ میرے سے مفت میں بدگمان ہو جائینگے"

سر جان "(ناراض ہو کر) تو ہم اس امر کا پھر نہ ذکر کرینگے"
دلال "(جاتے ہوئے) بیشمار مصیبت زدہ لوگ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ میں آپ کو ان سے ملنے کی تکلیف دینا نہیں چاہتا۔ لیکن پادری ہنیچ سے آپ ضرور ملیں"
سر جان "میں اس سے مل نہیں سکتا۔ کہدو میں بیمار ہوں"
اسوقت ہینچ کا ایکٹر مسٹر کہ بیرن نہایت اندوہناک اور غمگین حالت میں کمرے کے اندر آیا اور ایک کرسی پر فرط افسردہ سے گر ا۔ دلال اس کو ہمدردی کی نظر سے دیکھ کر چلا گیا۔ سر جان اس سے بہت سرد مہری سے پیش آیا۔
پادری "(ڈانک سے) میرا آنا آپ کو ناگوار معلوم ہوا ہوگا۔ لیکن آپ مجھے معاف کرینگے"
سر جان "(بے چینی سے) جو کہنا ہو اختصار سے کہو۔ میں بیمار رہا ہوں اور میرا بہت سا کام بقایا میں پڑا ہوا ہے۔ میں تمہارے ساتھ صرف چند منٹ تک گفتگو کر سکتا ہوں"
پادری "میں آپ کو ضرورت سے زیادہ تکلیف نہ دونگا۔ اس مصیبت نے جس سے نصف لنڈن کو تباہ کر دیا ہے۔ میرا تمام سرمایہ ضائع ہو گیا ہے۔ بلکہ میں نے بہت سا روپیہ قرض لیا تھا۔ وہ بھی ضائع ہو گیا"
سر جان "تم نے بڑی ناعاقبت اندیشی کی"
پادری "مجھے اپنی ناعاقبت اندیشی کا حال اب معلوم ہوا ہے۔ میں بالکل مفلس اور عیالدار ہوں بتاؤ اب کیا کروں"
سر جان "اپنے حلقہ میں چلے جاؤ"
پادری "لیکن میں وہاں واپس نہیں جا سکتا۔ میں قید خانہ میں پہنچایا جاؤنگا۔ اور امیر کیسی بیکس رہ جائیگا"
سر جان۔ تم کو چاہیئے تھا کہ جب حصوں کی قیمت نہایت اعلےٰ درجہ پہنچ گئی تھی۔ ان کو فروخت کر دیتے۔ اگر ایسا کیا ہوتا تو تم اب مالدار ہوتے"

پادری "لیکن میرے بیٹے نے کہا تھا۔ تم نے صبر اور انتظار کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ لیکن تمہارے اس مشورہ نے مجھے برباد کر دیا۔ اب میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ اپنے رشتہ دار اور دوست پر رحم کرو۔ میری بیوی اور بیٹیوں پر رحم کرو۔ میرا بیٹا میری امداد نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کو بھی عام مصیبت نے برباد کر دیا ہے"

سر جان "کیا تم نے قرض بہت دینا ہے"

پادری "چند سو پونڈ۔ لیکن میں نے اس رقم کا تمسک کر دیا ہے۔ تاوقتیکہ یہ رقم ادا نہ کروں میں قیدخانہ سے بچ نہیں سکتا"

سر جان "اس صورت میں تمہارا شیوہ نہایت قابل ملامت ہے جب تم کو قید ہونے کا خطرہ تھا۔ گیہوں کی قیمت وصول نہ کی"

پادری "میں ان ملامتوں کے لائق ہوں لیکن آپ ملامت نہ کریں کیونکہ مجھے بہت رنج ہوتا ہے۔ آپ مجھے قیدخانہ سے اور میری بیوی اور بیٹیوں کو مصیبت سے بچا سکتے ہو۔ اگر میں آپ کا قرض ادا نہ کرونگا میرا بیٹا میری ضمانت دیگا۔ اپنا ایک ہزار پونڈ قرض دیدیں"

سر جان ۔ "نہیں ہو سکتا۔ میری حالت بہت نازک ہے۔ اور ہزار پونڈ میرے کام آئیگا۔ علاوہ بریں ہر شخص میرے سے روپیہ مانگیگا"

پادری "جناب۔ کمپنی کے ہال میں ہزاروں لوگ نہایت واویلا کر رہے ہیں۔ جن کو تم نے پاش پاش کر دیا ہے۔"

سر جان "اگر میں ایک کی مدد کروں۔ مجھے سب کی مدد کرنی چاہئے۔ صاف بات یہ ہے۔ ہزار پونڈ۔ نہیں سکتا۔ لیکن اگر پچاس پونڈ منظور کرو۔ ابھی دیتا ہوں"

سر جان نے پچاس پونڈ کے نوٹ نکالے۔ لیکن پادری مایوسی اور حیرت سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور کمرے سے چلنے لگا۔

پادری ۔ (غصے سے) "سنگدل"۔ تم کو ترس نہیں آتا کہ تمہاری وجہ سے میرا کیا حال ہوا ہے۔ تم نے ہزاروں کو برباد و تباہ کر دیا ہے۔ تمہارے جرموں

کی تم کو ضرور سزا ملیگی۔ خدا خود تم سے بدلہ لیگا۔ ہزاروں بیکس لوگوں کی پھٹکار اور لعنت تم کو چین نہ لینے دیگی۔ مظلوم کی آہ خالی نہیں جاتی۔

سر جان۔ (کانپ کر) خاموش! کیا میں اس لعنت کا مستحق نہ تھا۔ میں تمہارا خیر خواہ تھا!!

پادری "جو بد دعا میں نے تمہارے حق میں کہی ہے اس کا ضرور اثر ہوگا۔ تمہاری باقی ماندہ زندگی آرام سے نہ گذریگی۔ تمہاری موت سسک سسک کر ہوگی"

سر جان "اس لعنت کو ٹالدو"

پادری "میں ٹال نہیں سکتا۔ یہ تمہارے سر نازل ہوگی"

سر جان نے چیخ کر میز پر سر رکھدیا۔ مسٹر کیریون اس کی طرف بغیر دیکھے کمرے سے چلا گیا۔

ہربرٹ کمرے میں اپنے والد کا منتظر تھا۔ بڈھے کی صورت سے اس کو بخوبی معلوم ہوگیا کہ اس کو [illegible] نہیں ہوئی۔

پادری۔ [illegible] مشکل تھا اب ہے جبھی تو اس کو دار المحن کہتے ہیں۔ اب سوائے موت کے میرا کوئی ٹھکانا نہیں۔ مجھے اس سنگدل سے امید تھی۔ لیکن

میری خام خیالی تھی۔ اب میں مصیبت سے بیزار ہوں۔ اور میرا جلد خاتمہ ہونے کو ہے میں مصیبت کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ تم قوی اور نوجوان ہو۔ اور خدا کی یاوری سے سرسبز ہو جاؤ گے۔ میں تمہاری والدہ اور بہنوں کو تمہارے سپرد کرتا ہوں

ٹریور۔ (متانت اور اشتیاق سے) میں اس ذمہ واری کو قبول کرتا ہوں

پادری "مجھے یہاں نہ آنا چاہئے تھا۔ مجھے تجربہ سے معلوم ہوگیا ہے کہ لوگ کس قسم کے ہیں"

ٹریور "پیارے باپ سب لوگ سر جان کی طرح شقی القلب نہیں۔ میرے خیال میں آپ کی عمر دراز ہوگی۔ اور آپ اس رائے کو تبدیل کردینگے"

پھر پادری اپنے بیٹے کے بازو کے سہارے پر کمپنی کے ایوان سے نکلا۔ جن لوگوں سے یہ سب کمپنی کے گشتہ ناز تھے۔ سب اداس اور غمگین معلوم ہوتے تھے۔ ہال میں لوگوں کا بہت ہجوم تھا۔ اور سب اپنے اپنے نقصان پر افسوس کر رہے تھے۔

ٹریور ان لوگوں کو دیکھ کر نہایت غمگین ہوا۔ اور چپ چاپ آگے چلا گیا۔ اس نے دو شخصوں کو بالخصوص غور سے دیکھا۔ یہ رنگ وڑا اور رپر جیپٹ تھے۔ دونوں کی وہ ٹیپ ٹاپ نہ تھی۔ جس کا حال ناظرین پڑھ چکے ہیں۔ دونوں اداس اور غمگین معلوم ہوتے تھے۔ اس وقت سر بلیک ہاسپیلڈن ہال میں داخل ہوا اور وہ اس کے پیچھے چلے گئے"

گیس نقیب پھر اپنی ملازمت پر بحال ہو گیا تھا۔ کیونکہ اس کو حصوں کے خریدنے سے بہت نقصان ہوا تھا۔ گو شروع میں کسی قدر فائدہ بھی ہوا تھا۔ اور اس وجہ سے اس نے ملازمت چھوڑ دی تھی۔

بانار تھر پڈنیڈل میں لوگوں کا [illegible] سب سے اداس اور غمناک معلوم [illegible]تے تھے۔ پادری اور [illegible] [illegible] بہ پیدل [illegible] رہے تھے۔ چاروں [illegible] تباہی اور [illegible] پائے جاتے تھے۔ کہیں رونق نہ تھی۔ [illegible] کا [illegible] [illegible] [illegible] حرافوں [illegible] ہاتھ کا [illegible] نے دو [illegible] نکالا [illegible]

[illegible] لنڈن سے قریب ایک [illegible] تھا [illegible] میں تین لاشیں رکھی تھیں

تین شخص دریائے ٹیمز میں کود کر ڈوب مرے تھے۔ یہ بھی کمپنی کے کشتہ ناز تھے۔ ان واقعات سے پادری کے دل پر اور رنج و اندوہ چھا گیا۔"

آخر یہ ٹابرڈ کی سرائے میں پہنچے۔ پادری کے عیال اور بیوی اس کے منتظر تھے۔ مسز ٹیڈن بھی ان لوگوں سے ہمدردی کا اظہار کر رہی تھی پادری کی صورت سے معلوم ہو گیا کہ وہ ناکام پھرا ہے۔

پادری۔ (مسز ٹیڈن سے) مجھے سر جان سے جو امید تھی وہ پوری نہیں ہوئی۔ اس لیئے ہم کو سرائے سے مجبوراً جانا پڑیگا۔"

پادری کی بیوی۔ پیارے یہ تو بتاؤ کہاں جاؤ گے۔"

پادری۔ یہ تو میں بھی نہیں جانتا۔ لیکن میں یہاں نہیں رہ سکتا۔ مسز ٹیڈن کا موجودہ حساب بہ مشکل بیباق ہو گا۔"

مسز ٹیڈن۔ اس کا فکر نہ کریں۔ جب تم اپنی بیوی اور بیٹیوں کے گذارہ کا انتظام نہ کر لو۔ یہاں سے نہ جاؤ۔ میں تم کو جانے نہ دوں گی ؛

پرو۔ والد سنتے ہو۔ مسز ٹیڈن ہم کو یہاں سے جانے کی اجازت نہیں دیتی ۔"

مسز ٹیڈن۔ بالفعل نہ جاؤ۔ مجھے تمہارے اس حالت میں چلے جانے سے بہت افسوس ہو گا۔"

پادری۔ یہ تمہاری مہربانی ہے۔ مگر میں یہاں رہ نہیں سکتا۔"

پھر مسز ٹیڈن باہر چلی گئی۔ اور پادری کی بیوی اور بیٹیوں نے اس کو سمجھایا کہ چند روز تک یہاں ٹھہرنا بہتر ہے۔

پادری۔ (مسز ٹیڈن کے واپس آنے پر) میں نے اس معاملہ پر غور کیا ہے۔ اور ـــــــ "

مسز ٹیڈن۔ میں تم کو یہ بتلانے آئی ہوں کہ نیڈ طیمرڈس اور اس کی بیوی تمہارے سے ملاقات کرنے آئے ہیں۔"

پادری۔ نیڈ طیمرڈس کون ہے۔

پادری - مجھے دیکھنا چاہیئے اس میں کیا ہے۔ (لفافہ کھولکر) نیڈ یہ تو
ایک ہزار پونڈ کے نوٹ ہیں۔ اور تم ان کو فضول کہتے ہو۔ کیا تم واقعی یہ
روپیہ مجھے قرض دینا چاہتے ہو"
نیڈ - خواہ قرض سمجھو خواہ بطور تحفہ قبول کرو۔ غرض جس طرح آپ کی خوشی ہو
پادری - اس سے گرمجوشی کے ساتھ مصافحہ کرکے) خدا تم کو برکت دے
تم نے اپنے آپ کو میرا سچا دوست ثابت کیا ہے۔ تم نے مجھے اور میرے
کنبہ کو تباہی سے بچایا ہے۔ بلکہ مجھے موت سے بچایا ہے۔ کیونکہ اگر تم
اس وقت مدد نہ کرتے تو میں اس صدمہ سے مرجاتا۔ تم دوسرے لوگوں
سے بالکل مختلف آدمی ہو۔ تم نے مجھے وہی رقم بلا درخواست دی ہے۔
جو میں نے اپنے رشتہ دار سرجان سے قرض مانگی تھی۔ لیکن اس نے
طوطا چشمی سے صاف جواب دیدیا تھا۔
نیڈ - بڑی کوشش میں یہ روپیہ پہلے لے آتا۔ اس صورت میں آپ کو اس
سے درخواست نہ کرنی پڑتی۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا اب شکرگذاری
کے اظہار کا موقع ہے۔ یہ تمام دولت مسٹر کریون کی طفیل حاصل
ہوئی ہے۔ میں اس کو اس کا تیسرا حصہ دیدونگا۔
پالی - اس نے بیشک یہی کہا تھا۔
نیڈ - میں یہ نوٹ پاکٹ میں رکھکر آپ کی طرف آیا"
اسوقت سب حاضرین نیڈ کی عالی ظرفی کی تعریف کرنے لگے۔ ٹریور
نے اس سے پرجوش مصافحہ کیا اور اس کا شکریہ ادا کیا۔ پادری کی بیوی۔
مسٹر ٹیڈن نے طلبی اس کا شکریہ ادا کیا۔ تینوں لڑکیاں پالی کے بار بار
بوسے لیتی تھیں۔ غرض پادری اور اس کے کنبہ کے لوگ بہت خوش ہوئے
پادری علیحدہ جاکر خدا تعالےٰ کا شکریہ ادا کرنے لگا۔ جسنے نہایت
رحم سے اس کو کئی مشکلات سے نجات دلائی تھی۔
پھر ان لڑکیوں نے سرائے کے بڑے کمرے میں جہاں پادری بعد
[illegible] کھانا کھایا گیا تھا اور [illegible]

کی حالت میں اب بہت انقلاب پیدا ہو گیا تھا۔ کیونکہ اس کو رنج و غم سے نجات ملی تھی۔ نینی اور اس کی بیوی کے یہ لوگ شکر گذار تھے"

چوتھا باب

قریب المرگ کا پیغام

مسٹر رینگ اور اس کو بھی پادری کے برابر صدمہ ہوا تھا۔ یوں تو آخری زندگی میں اس کو بہت سی مصیبتیں پیش آئی تھیں۔ مگر یہ مصیبت حد برداشت سے گذر گئی تھی۔ اب قسمت نے اس کی تمام جائیداد چھین لی تھی۔ وہ کمپنی کے حصے خرید کر خیال کرنے لگی تھی۔ کہ اب گذشتہ نقصانات کی تلافی ہو جائیگی۔ لیکن بجائے اس کے اس کے پاس اس قدر روپیہ بھی نہ رہا۔ کہ وہ روزانہ زندگی کو آرام سے گذار سکے۔ اور سب سے غم یہ کہ وہ مارگریٹ کی آئندہ بہبودی کا کچھ انتظام نہ کر سکتی تھی۔

گو پادری ند کو سخت مصیبت میں مبتلا تھی۔ مگر اس کو بعض اور باتوں سے زیادہ شکایت نہ تھی۔ اس کو کسی غیر کے ہاں جانے کی ضرورت نہ تھی بسٹر شیلڈن اس سے بہت محبت اور سلوک سے پیش آتی تھی۔ اور اس سے خلوص دل سے کہتی تھی۔ کہ یہاں سے جانے کا مطلق خیال نہ کرو۔ بلکہ میرے مکان کو خانہ بے تکلف سمجھو۔ اور جب تک چاہو یہاں قیام رکھو۔

مسز شیلڈن ۔ (ایک روز مارگریٹ سے مخاطب ہو کر) تمہاری دادی کے حق میں نے یہ مناسب خیال کیا ہے۔ کہ وہ چند روز تک یہاں قیام پذیر رہا ہے جب تک سفر کرنے کے لائق ہو جائے۔ بالمیری میں چلی جائے گی کیونکہ جب تک وہ یہاں رہیگی اس کو اپنے نقصانات کا خیال رہیگا"

مارگریٹ ۔ (رو کر) افسوس ہم بالمیری کو واپس نہیں جا سکتے"

مسز سیڈن "تم جب چاہو وہاں جا سکتی ہو۔ مجھے تمہارے ساتھ ماں کی طرح محبت ہے۔ پہلے بھی میں اس کا ذکر کر چکی ہوں۔ اب میں اپنا مدعا صاف طور پر بیان کرتی ہوں۔ میری مالی حالت بہت عمدہ ہے۔ میں نے اس ساتھ سے خوب روپیہ کمایا ہے۔ بلکہ کمپنی کے حصوں سے بھی خوب روپیہ کمایا ہے۔ بجائیکہ ہزاروں لوگوں کو اس سے نقصان ہوا ہے۔ میں اپنے کاروبار سے دستکش ہونا چاہتی ہوں"

مارگریٹ "لیکن کام چھوڑنے سے تم کو کیا خوشی ہوگی۔ تم کو اپنے کام سے محبت ہے۔ میں نے سنا ہے۔ جو لوگ کام کرنے کے عادی ہوں۔ وہ بیکاری سے اکتا جاتے ہیں"

مسز سیڈن "لیکن میں آرام کی زندگی بسر کرنا چاہتی ہوں۔ میں شہر کی زندگی سے اکتا گئی ہوں۔ اور اب دیہات میں رہونگی۔ میں کنٹری میں پیدا ہوئی تھی۔ لیکن میرے تمام رشتہ دار فوت ہو گئے ہیں۔ اس لئے میں وہاں جانا نہیں چاہتی۔ میں کسی اور مقام پر مالسبری کو ترجیح دونگی۔ مسٹر ٹیگرافٹ سے میرے وہاں رہنے کی اجازت لو۔ اور جو کہتا ہے وہ تم خود سمجھ سکتی ہو"

مارگریٹ "ہاں میں تمہارا مدعا سمجھ گئی ہوں۔ لیکن میرے خیال میں مجھے یہ بات منظور کرنی چاہیئے"

مسز سیڈن "کیا مجھے یہ اختیار نہیں کہ اپنا روپیہ جس طرح چاہوں خرچ کروں۔ تمہارے باپ نے مرنے کے وقت مجھے وصیت کی تھی۔ کہ میں تمہاری خبرگیری کرتا رہوں۔ اور میں نے اس سے تمہاری حفاظت کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اب میں اس کو ایفا کرنا چاہتی ہوں۔ جب تک مسٹر ٹیگرافٹ تمہاری پرورش کر سکتی تھی۔ میں نے دخل دینا مناسب نہ سمجھا۔ لیکن اب وہ مفلس ہو گئی ہے۔ اور تم کو میری حفاظت اور نگرانی کی ضرورت ہے۔ میں تمہاری والدہ کی طرح پرورش کرونگی۔ میری جو جائداد ہے وہ تمہارے نام کرا دونگی"

مارگریٹ "میں تمہارے اس احسان کو قبول نہیں کر سکتی"

مسٹر ٹیڈن ۔ تم کو قبول کرنا چاہیے ۔ بیٹی تم کو قبول کرنا چاہیے ۔ مسٹر ریکرافٹ کے سامنے جس طرح چاہو اس تجویز کو بیان کر دو ۔ اس کے متعلق جس طرح تم کہو گی میں اسی طرح کرونگی ۔ اس وقت سے تم میری بیٹی ہو ۔ اور میرے تمام بچے اس طرح لوگو یا ہیں تمہاری ماں ہوں "۔

مارگریٹ " میں تمہاری اس مہربانی ۔ اس مروت کا کس طرح شکریہ ادا کر سکتی ہوں "۔

مسز ٹیڈن " (اس کو چھاتی سے لگا کر) تم نے پہلے ہی میرا کافی شکریہ ادا کر دیا ہے ۔ تم نے کتنے عرصہ سے ٹرلیور سے ملاقات نہیں کی ۔ وہ بہت غمگین ہے ۔ اور خیال کرتا ہے ۔ کہ تم اس سے ناراض ہو ۔ وہ اسوقت سرائے میں موجود ہے ۔ کہو تو اس کو لے آؤں "۔

مارگریٹ " بہتر ہے ۔ میں اس سے ملاقات نہ کروں ۔ اب ہمارا اتحاد ممکن نہیں ۔ اور بہتر ہے کہ ہم ملنا ترک کر دیں "۔

مسز ٹیڈن " اس سے چند منٹ گفتگو کر و ۔ میری خاطر ہی سہی "۔

مارگریٹ " چونکہ آپ اس قدر زور دیتی ہیں ۔ میں اس سے ملاقات کر لیتی ہوں ۔ لیکن یاد رہے ۔ یہ آخری ملاقات ہو گی "۔

مسز ٹیڈن تھوڑی دیر بعد مسٹر ٹرلیور کو ساتھ لے کر مارگریٹ کے پاس آئی ۔ اور ان دونوں کو اکیلے چھوڑ کر چلی گئی ۔ وہ چند قدم دروازے سے آگے آیا ۔ پھر دل کے جوش سے بے اختیار کھڑا ہوا "۔

ٹرلیور " مارگریٹ میں تمہارے سے اور مسز ریکرافٹ سے معافی مانگنے آیا ہوں کیونکہ میں نے اس کا بلا ارادہ سخت نقصان کیا ہے ۔ میں خود اپنی حماقت سے نادم ہوں ۔ اور مجھے سخت افسوس ہے ۔ کہ میں نے جو غلطی کی ہے ۔ اس کی تلافی کسی طرح نہیں ہو سکتی ۔ لیکن اگر میں نے دوسروں کو تباہ کیا ہے ۔ میں خود بھی تباہ ہو گیا ہوں "۔

مارگریٹ " مجھے تمہارے تباہ ہونے کا سخت افسوس ہے ۔ میں تم کو معاف کرتی ہوں ۔ اور امید ہے کہ مسز ریکرافٹ بھی میری طرح کریگی ۔ لیکن اب

میری تمہاری ملاقاتوں کا خاتمہ ہونا چاہیئے"
ٹریور "اف۔ دیگر نقصانات کے علاوہ تمہارے سے بھی ہاتھ دھو بیٹھوں۔ تم نے بڑا ظلم کیا۔ تاہم میں اس کا مستحق ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ میں نے اپنے شیوہ سے تمہاری محبت کھودی ہے۔ مجھے اپنی قسمت سے شکایت نہ کرنی چاہیئے۔ لیکن میں درد دل کی وجہ سے قریباً دیوانہ ہو رہا ہوں۔ میرے خیالی پلاؤ بے سود ثابت ہوئے۔ بیحد فائدہ کے خیال نے مجھے اندھا کر دیا۔ لالچ نے میری عقل پر پردہ ڈالدیا۔ ورنہ تم میری ہو جاتیں"
مارگریٹ "اگر تم کامیاب بھی ہوتے۔ میں تمہارے سے شادی نہ کرتی۔ تم کو اس کا باعث پہلے ہی معلوم ہے۔ تم نے میرے سے وعدہ کیا تھا۔ کہ میرے حقوق کے دلانے اور بحال کرنے میں میری مدد کروگے لیکن تم اپنے دھندے میں اس قدر منہمک رہے۔ کہ اپنا وعدہ فراموش کر دیا"
ٹریور "گو میں نے غفلت کی ہے۔ مجھے وہ وعدہ فراموش نہیں ہوا۔ لیکن اب جب تک تمہارا حق تم کو نہ مل جائے۔ مجھے چین نصیب نہ ہوگا۔
مارگریٹ "اگر تم یہ کر دو۔ اگر تم میرا حق دلا دو۔ میں تمہاری ہو چکی"
ٹریور "(اس کا ہاتھ لبوں پہ لگا کر) میں حلف اٹھاتا ہوں۔ کہ ابھی اس کام کو شروع کر دونگا۔ خوش قسمتی سے مجھے ایسا کرنے کے ذرائع مل گئے ہیں"
مارگریٹ "(حیرت سے) کس طرح"
ٹریور "فرانڈ کا بیٹا اجاکس سرائے کے صحن میں ہے۔ اور میں اس سے باتیں کرتا رہا ہوں۔ وہ تمہارے گفتگو کرنا چاہتا ہے"
مارگریٹ "میں اس سے ملاقات نہ کرونگی۔ وہ صرف مجھے دھمکانے آیا ہے"
ٹریور "اب اس کا یہ منشا نہیں۔ اس کے طور بالکل بدل گئے ہیں۔ اب وہ اس قدر منکسر اور غمگین ہے۔ جیسا پہلے گستاخ اور بیباک تھا۔ میرے خیال میں وہ کوئی ضروری خبر دینا چاہتا ہے"

مارگریٹ اس کا جواب نہ دینے پائی تھی۔ کہ [illegible] میں داخل ہوا۔ اجاکس نے ٹوپی اتار دی۔ اور اس کے چہرے سے [illegible] شرمساری کا اظہار ہوتا تھا۔ اس نے مارگریٹ کو سلام کیا۔ [illegible] آواز سے کہنے لگا"

"میں نے جس بے تکلفی آپ سے گفتگو نہیں کی ہے۔ معاف کیجیے [illegible] ہے۔ کہ آپ میرے غریب باپ کو دیکھنے تشریف لے چلینگی۔ [illegible] تک زندہ نہ رہیگا۔ تمہارے سے ملنے کے بغیر وہ آرام سے [illegible] میں آپکو یہ تکلیف نہ دیتا۔ لیکن وہ نہ مانتا تھا۔ وہ کہنے لگا [illegible] اس کا منہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس نے تم کو بہت تکلیف دی ہے۔ [illegible] خیال میں تمہارا دل ویسا ہی نرم ہے۔ جیسا بچپن میں ہوا کرتا تھا۔ [illegible] مرنے سے پیشتر اس کے دل کو اطمینان دلاؤگی۔ تاکہ وہ [illegible] کے سامنے حاضر ہو"

پھر زار زار رونے لگا۔ شاید عمر بھر میں پہلی مرتبہ [illegible]

مارگریٹ "ہاں میں جاؤنگی۔ میں ضرور جاؤنگی"

اجاکس "خدا تم کو اس کا اجر دے۔ [illegible]"

مارگریٹ "وہ کہاں ہے"

اجاکس "ٹکسال میں"

ٹریور "مارگریٹ میں تمہارے ہمراہ جاؤنگا۔ تم کو [illegible] نہ جانا چاہیے"

اجاکس "بہتر ہے۔ ایک پادری کو ساتھ لے چلیں۔ [illegible] کا عادی نہیں"

ٹریور "میرا باپ جائیگا۔ شاید اس کا جانا ضروری ہو۔ [illegible] ابھی آتے ہیں"

تھوڑی دیر بعد مارگریٹ۔ ٹریور اس کا باپ اجاکس کے [illegible] ٹکسال کی طرف چلے۔

فرمانبر کی وفات

لنڈن کے ایک محلہ کا نام قدیم ٹکسال ہے۔ اس میں غلیظ اور تیرہ و تنگ مکانات اور گلیاں بکثرت ہیں۔ اس محلہ کے ایک خراب خستہ و غلیظ بالا خانے پہلوان فرمانبر بیکسی اور بے بسی کی حالت میں ایک بستر پر پڑا تھا۔ شیر کی کھال جو وہ کرتب دکھانے کے وقت پہنا کرتا تھا۔ اب رضائی کی بجائے اس نے جسم پر ڈالی ہوئی تھی۔ یہ قوی۔ گرانڈیل اور تنومند پہلوان نحیف و نزار ہو رہا تھا۔ مے خوری کی وجہ سے اس کا چہرہ پھولا ہوا تھا۔ مگر بدن میں طاقت نام کو نہ تھی۔ شفیقت بخار نے اس کی قوت سلب ہوگئی تھی۔ اور اب وہ شراب کا گلاس پی کر زندہ تھا۔ اس کے چہرہ سے موت کے آثار نمودار تھے۔ اس کے رخسار پر سرخی نام کو نہ تھی۔ اور صورت بہت بھیانک معلوم ہوتی تھی۔

اس کے بستر کے قریب ایک آرام چوکی پر اس کی بیوی بیٹھی تھی وہ بیٹھی پی رہی تھی۔ پاس ہی ایک میز تھی۔ جس پر شراب کا ایک ٹب بھرا تھا کئی روز سے پہلوان ایک ٹب شراب پی جاتا تھا۔ وہ پہلوان کو شراب پینے سے منع نہ کرتی تھی۔ بلکہ خود بھی شراب پیتی تھی۔ وہ اب خوب فربہ مگر بد منظر معلوم ہوتی تھی۔ اس کی پوشاک مردانہ تھی۔ اس نے کوٹ۔ واسکٹ

اور ٹوپی غرض سب لباس مردانہ وضع کا پہنا ہوا تھا *

فرانڈ تھوڑی دیر سے بہت بیقرار تھا۔ اور بار بار بستر سے اٹھتا اور شیر کی طرح بیماری اور درد سے لاچار ہوکر گرجتا تھا۔ ایسی حالت میں اس کی بیوی اس کی شراب کا ایک گلاس دیتی تھی۔ جو وہ ایک دم چڑھا کر پھر بستر پر لیٹ جاتا تھا۔ کبھی کبھی وہ بیہوشی کی حالت میں بڑبڑانے اور اپنے کرتبوں مثلاً - پیپے - بوجھ وغیرہ اٹھانے اور لوہے کی سلاخوں کے توڑنے کا ذکر کرتا تھا۔ آخر وہ نہایت خوف و ہراس کی حالت میں چلایا۔ "اب بہت دیر ہو گئی ہے میں اس سے نہ مل سکونگا۔ میری جان نکل رہی ہے"

اس کی بیوی نے اس کو حسب معمول شراب کا ایک گلاس دیکر کہا۔

"پی لو۔ اس سے تم کو فائدہ ہوگا"

فرانڈ نے (گلاس پھینک کر) "عورت اب میں شراب نہ پیونگا۔ میں قریب المرگ ہوں۔ کیا وہ آئیگی"

پہلوان کی بیوی "مجھے کیا معلوم۔ اجاکس اس کو لینے گیا ہے۔ ابھی واپس نہیں آیا۔ آہا وہ آگیا ہے۔ زینہ پر پاؤں کی آہٹ سنائی دیتی ہے"

اسوقت دروازہ کھلا اور اجاکس کمرے میں داخل ہوا۔

"باپ وہ آگئی ہے۔ میں اس کو لے آیا ہوں"

پہلوان خوشی کے مارے اچھل پڑا۔ اور بستر سے اٹھ کھڑا ہوا لیکن اس کی بیوی نے منع کیا۔

پہلوان کی بیوی "پیاری بیٹھ جاؤ۔ وہ تم کو ایذا نہ پہنچائے گا"

پہلوان "میں اس کو ایذا پہنچانا نہیں چاہتا۔ خدا اس کا بھلا کرے کہ آگئی ہے۔ اس کے ہمراہ کون لوگ ہیں"

اجاکس "یہ پادری صاحب ہیں۔ اور یہ نوجوان اس کا آئندہ خاوند ہے"

فرمانڈ " اچھا یہ پادری ہے - میں اس سے کچھ کہنا چاہتا ہوں "

مسٹر کریون فی الفور مریض کے بستر کے قریب گیا "

پہلوان " جناب میں بہت گنہگار ہوں - کیا تم مجھے امید دلا سکتے ہو کہ خدا مجھے بخش دیگا "

پادری " اگر تم صدق دل سے توبہ کرو تو خدا تم کو ضرور بخشیگا - تمہارے دل میں جو بات ہے - اس کو کہہ دو - اپنے گناہوں کا اقبال کرو "

پہلوان " میں سب باتیں بیان کرونگا "

اجاکس " جو وہ کہے لکھ لو - کاغذ قلم اور دوات موجود ہے "

ٹریور نے فی الفور لکھنے کی تیاری کی -

پہلوان " میں تمام حاضرین کو گواہ بناتا ہوں - یعنی خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں - کہ یہ لیڈی جو بچپن میں سر بلیک سے چرائی گئی - اور پھر میرے اور میری بیوی کے سپرد کی گئی - یہ لامیرٹ ٹالبیڈن مرحوم سکنہ سنت ڈنسٹان قریب کنٹربری کی بیٹی ہے - ان کاغذات سے میرے اس قول کی تصدیق ہو سکتی ہے "

اس نے چند کاغذات تکیے کے نیچے سے نکال کر مارگریٹ کے حوالے کئے -

ٹریور " کیا تم اپنے اس بیان پر دستخط کر سکتے ہو "

قریب المرگ پہلوان نے بہ مشکل دستخط کئے اور پھر بستر پر گر پڑا -

پہلوان " (مارگریٹ سے) کیا تم مجھے معاف کرتی ہو "

مارگریٹ " خلوص دل سے معاف کرتی ہوں "

پادری " اب تم آرام و اطمینان سے جان دو گے "

اجاکس " والد میرے سے کچھ بات نہیں کرتے "

پہلوان " میری زندگی سے عبرت حاصل کرو [illegible]

[illegible]

اجاکس " کیا کام ہے [illegible]"

پہلوان ”وہ مارگریٹ ہاربلیڈن کے حقوق دلاؤ۔ تم دلا سکتے ہو۔“

اجاکس ”میں دلاؤنگا۔ میں دلاؤنگا۔“

لیکن اس سے پیشتر فرمانڈ کی روح پرواز کر چکی تھی۔ اس کی بیوی رونے لگی۔ پادری۔ ٹریور۔ اور مارگریٹ کمرے سے نکلے۔ اجاکس نے ٹریور کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہنے لگا۔

”میں نے اپنے والد سے مارگریٹ کے حق دلانے کا وعدہ کیا ہے۔ اور میں دلاؤں گا۔ کل میرے آنے کی امید رکھو۔“

سر بلیک اور مسٹر ہانسفورڈ کی ملاقات

گزشتہ واقعہ سے دوسرے روز صبح کو ڈیوک وہارٹن نے سر بلیک کے مکان پر جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ سر بلیک نے اپنے اکثر نوکر چاکر موقوف کر دیے تھے۔ لیکن رشفورڈ کو بھی اپنی ملازمت میں لے لیا تھا۔ اس روز سر بلیک کی طبیعت بہت اداس تھی۔ ڈیوک وہارٹن کی داستانوں سے بھی اس کو کچھ تسکین نہ ہوئی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ بحر جنوبی کے کمپنی کے معاملات بہت الجھے ہوئے تھے۔ جس کا سر بلیک ڈائرکٹر تھا۔ بینک انگلستان نے اس کمپنی کو تھوڑے عرصہ تک قلیل امداد دی تھی۔ لیکن اس سے کمپنی کی حالت نہ سنبھلی اور پھر بینک نے اس کی امداد ترک کر دی۔ معاملات کی حالت پہلے سے بھی بدتر ہو گئی تھی۔ سر بلیک کمپنی کے ایوان میں ہر روز شام کو سر جان بلنٹ سے ضروری معاملات پر گفتگو کرنے جایا کرتا تھا۔ لیکن سر جان اور دوسرے ڈائرکٹروں

کو موجودہ مشکلات سے نجات پانے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔

سر بلیک کو ایک تو کمپنی کی تباہی سے صدمہ ہوا تھا۔ دوسرے اس کو اپنی نجی کی مشکلات کی توقع تھی"

ڈیلوک اور سر بلیک کھانے سے فراغت پا چکے۔ تو بھی سر بلیک کی طبیعت اداس اور غمگین تھی۔ ڈیلوک اس کو نصیحت کرنے لگا "اچھے دوست اب کمپنی کی حالت سدھارنے کی فکر نہ کرو۔ بلکہ فی الفور براعظم یورپ کی سیر کو چلے جاؤ۔ ابھی مصیبتوں کا خاتمہ نہیں ہوا۔ پارلیمنٹ کے اجلاس کا انتظار نہ کرو۔ انگلستان کے تمام شہروں سے ڈائریکٹروں [illegible] کے برخلاف شکایات گذرینگی۔ وال پول اور اس کے معاون تمہارے پر سخت نکتہ چینی اور حملہ کرینگے۔ اگر تم فرار ہو جاؤ گے۔ تکلیف اور [illegible] قید سے نجات پاؤ گے۔ لوگ ڈائریکٹروں کو ان کے جرم کی سزا ضرور دلائینگے۔ تمہارے معاونوں اور مددگاروں کو بھی سزا ملیگی۔ ہم فریب پر جرم قائم کرکے ان کو بھی شاہی قیدخانہ میں بھجوائینگے۔ تمہاری جائیداد جو ناجائز طور پر حاصل کی گئی ہے۔ ضبط کی جائیگی۔ تمہاری نجی کی جائیداد کو نقصان نہ پہنچیگا۔ ابھی وقت ہے فی الفور فرار ہو جاؤ"

اسوقت رنگروز نے مسٹر ہانٹفورڈ کی آمد کی اطلاع دی۔ سر بلیک نے سکوائر کو اندر بلا کر ایک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

سر بلیک "آپ کھانا تناول کرینگے"

سکوائر "نہیں میں ناشتہ کر آیا ہوں میں تمہارے ساتھ کچھ گفتگو کرنا چاہتا تھا"

سر بلیک "فرمائیے میں حاضر ہوں۔ کوئی خاص کام ہوگا"

ڈیلوک "بحر جنوبی کے حصوں کے متعلق کچھ کہنا ہوگا"

سکوائر "ٹھیک۔ (جیب سے نکال کر) یہ تمہاری کمپنی کے حصص کے کاغذات ہیں۔ جو فروخت نہیں ہوئے۔ چونکہ جائیداد کا انتقال آپ کے نام ہوا تھا۔ بہتر ہے کہ آپ میری جائیداد کی دستاویز پیش کر دیں۔

سپلیک - (دستک اکر) مسٹر ہانٹفورڈ میں صاف کہے دیتا ہوں - کہ جس وقت ہمارا سودا ہوا تھا - اسوقت حصوں کی قیمت نہایت بڑھی ہوئی تھی - اور بخوبی فروخت ہو سکتے تھے - تم نے ان کو خود فروخت نہ کیا - اگر جائداد کی دستاویز میرے پاس موجود ہوتیں - تو کبھی میں تمہیں نہ دیتا - لیکن دستاویزیں اور رسیدیں [illegible] دلال سے چوری ہو گئی ہیں - مجھے ان کے گم ہونے سے کوئی تعلق نہیں - لیکن جائداد کا انتقال کرنا ہوگا"

سکوائر ڈ - "میں تمکو رسٹن کو فروخت کرنا نہیں چاہتا - ان حصوں کو کوئی پوچھتا نہیں [illegible] میں تمام مزارعان کو نوٹس دے آیا ہوں - کہ میں اپنی جائداد کسو کے پاس فروخت کرنا نہیں چاہتا"

سپلیک - "لیکن تم اس کو پیشتر سے فروخت کر چکے ہو"

سکوائر ڈ - "میں نے انتقال نامہ پر دستخط نہیں کئے"

سپلیک - "تم نے حصوں کی رسید دی تھی - اور اس یادداشت کو بھی ایک نظر دیکھ لو - یہ کہکر اس نے ایک اسٹامپ شدہ کاغذ ڈیوک کے حوالے کیا"

ڈیوک - "مسٹر ہانٹفورڈ تم کو بھی تحریر کی پابندی کرنی پڑیگی - (آہستہ آواز سے) یہ جائداد اس کے پاس رہنے دو - اس سے تم کو فائدہ نہ ہوگا [illegible] کی جائیگی"

سپلیک - "مسٹر ہانٹفورڈ تم نے کمپنی کے ڈائرکٹروں پر بہت سے [illegible] ہونگے"

سکوائر ڈ - "ہاں لوگ ان کو بہت سخت سست کہتے ہیں"

سپلیک - "لیکن میں ثابت کرنا چاہتا ہوں - کہ ان لوگوں کی یاوہ گوئی بالکل نا مناسب ہے - [illegible] تمہارے ساتھ فیاضی کرنا چاہتا ہوں - میں تم کو [illegible] کی جائداد فروخت کرنے پر مجبور کر سکتا ہوں - لیکن میں تمہاری حالت سے فائدہ نہ اٹھاؤنگا - میں ان حصوں کو لے کر تمہاری یہ یادداشت واپس دیتا ہوں - یہ لو - دستاویزیں - تم خود تلاش کر لو"

ڈلوک :- شاباش بلیک۔ مسٹر مانٹفورڈ اب تم کو خوش ہونا چاہیئے"
سکوائیر :- (خوش ہو کر) جناب میں نہایت خوش ہوا ہوں۔ سر بلیک نے معزز آدمیوں کی طرح میرے ساتھ سلوک کیا ہے۔ اب میں ڈائرکٹرز کے خلاف جو حملے بعد الزامات عائد کئے جاتے ہیں۔ ان کا مطلق خیال نہ کرونگا۔ بلکہ اس کی فیاضی کو عام طور پر ظاہر کرونگا۔
ڈلوک :- (معنے خیز نگاہ سے) میری نصیحت مانو۔ اور اس کا کچھ ذکر نہ کرو۔ دوسرے لوگ اس سودے کو ناجائز اور خلاف قانون تصور کرینگے۔ دستاویزوں کے حاصل کرنے کی کوشش کرو"
سکوائیر :- پہلے تو میں شادی کے انتظام کا فکر کرونگا۔ مجھے گارسٹن کی جائداد اور اپنا قدیم محل واپس مل گیا ہے۔ اول یہ فیصلہ کرنا چاہیئے اس کی آئندہ مالکہ کون ہوگی"
ڈلوک :- اس مشکل میں میں تمہاری مدد کرونگا۔ تم کرلیپن کی تینوں لڑکیوں میں سے کسی کو پسند نہیں کرسکے"
سکوائیر :- میں نے ایک کو پسند کیا تھا۔ لیکن کمپنی کی مصیبت کی وجہ سے وہ معاملہ کھٹائی میں پڑ گیا تھا"
ڈلوک :- اس شادی کے معاملہ میں قرعہ اندازی سے فیصلہ کرلو"
یہ کہکر ڈلوک نے ایک کاغذ لیں۔ اور اس کے تین پرزے کر کے ان پہ تین نام تحریر کئے۔ اور پھر ان کو تہ کر کے مسٹر مانٹفورڈ کے پیش کئے۔ مسٹر مانٹفورڈ نے اس کے ہاتھ سے ایک پرزہ رکھ لیا۔
سکوائیر :- (حیرت سے) یہ وہی لڑکی ہے۔ جس سے میں نے شادی کی درخواست کی تھی۔ قرعہ میں بھی فلو کا نام نکلا ہے"
ڈلوک :- فلو تمہاری بیوی بنیگی۔ جاؤ اس سے شادی کی درخواست کرو
سکوائیر :- میں وقت ضائع نہ کرونگا"
پھر سر بلیک سے رخصت ہو کر سکوائر مسرور و خوش چلا گیا۔
ڈلوک :- تم نے اس کو جائداد دیدی اور میں نے اس کے لئے بیوی

مہیا کی ہے۔ لیکن اس بات کا افسوس ہے۔ کہ لیڈی ناربرا کے جواہرات اب تک نہیں ملے"۔

سربلیک "مجھے امید نہیں کہ اب ملیں۔ مگر اس سے نقصان مجھے ہوگا لیڈی نے حصوں سے خوب روپیہ کمایا ہے۔ اس نے گیارہ سو فی صدی کے نرخ پر حصے فروخت کر دئیے تھے۔ اور کم از کم تیس چالیس ہزار پونڈ کی خالص بچت ہوئی ہوگی۔ وہ نئے جواہرات خرید سکتی ہے"۔

اس طرح باتیں کرتے ہوئے وہ اس کمرے سے اٹھ کر کتب خانہ میں چلے گئے۔

(۷) ساتواں باب

بحالی کا مطالبہ

ڈلوک نے میز سے ایک اخبار لے کر پڑھنا شروع کیا جس میں کمپنی کے ڈائریکٹروں کی بے ایمانی اور بدمعاملگی پر نہایت سخت حملے تھے۔ اس اثنا میں رنگروز نے مسٹر ٹریور کے آنے کی اطلاع دی۔

رنگروز "سربلیک وہ جناب سے ملاقات کرنے پر مصر ہے"۔

سربلیک "اس کو صاف کہدو میں ملاقات نہ کرونگا"۔

رنگروز دروازے میں گیا تھا کہ ٹریور اس کو دھکا دیکر زبردستی کمرے میں گھس آیا۔

سربلیک "(درشتی سے) جناب اس مداخلت کے کیا معنے؟ میں نے

اپنے نوکر کو حکم دیا تھا کہ تم کو اندر نہ آنے دے۔ مہربانی سے تشریف کا ٹوکرا لے جا سکیں؟"

ٹریور "جبتک میں تمہارے سے گفتگو نہ کر لوں واپس نہ جاؤنگا۔ کیا آپ مجھے نجی میں مکالمہ کرنے کا موقع دینگے۔ یا میں اپنا مدعا اسی جگہ ظاہر کر دوں"

سر بلیک "یہیں کہدو۔ ڈبوک صاحب میرے گہرے دوست ہیں"

ٹریور "مگر اپنے نوکر کو بھیجدیں۔ رنگر و ز حیرت سے دروازے میں کھڑا تھا"

سر بلیک "رنگر وز یہاں سے چلے جاؤ"

رنگر وز یہ حکم سنکر بہت بیدلی سے چلا گیا۔

سر بلیک "جناب اب جو کہنا ہے۔ اختصار سے کہدو۔

سر بلیک نے اس مداخلت بیجا کرنے کو کرسی نہدی۔ اور اس کو بہت غصے کی نظر سے دیکھتا رہا۔

ٹریور "(متانت اور استقلال سے) میں تم کو کوئی نئی بات بتانے نہیں آیا۔ لوسنو۔ مارگریٹ رینگرافٹ تمہارے چچا لامبرٹ ہاپلیڈن سکنٹ ڈسنان فریب گنٹر برسی کی اکلوتی بیٹی ہے"

سر بلیک "یہ بات تم نے ابھی کہی ہے۔ جو میں نے اب تک نہ سنی تھی۔ اور گو تم نے بیان کی ہے۔ میں اس پر بالکل یقین نہیں کرتا"

ڈبوک۔ (طنز سے) "میں ہمیشہ یہی خیال کرتا رہا ہوں۔ کہ جس لیڈی کا تم ذکر کرتے ہو۔ فرانڈ پہلوان کی بیٹی ہے"

سر بلیک "اور در اصل اسی پہلوان کی بیٹی ہے۔ اور گو مسٹر ٹریور کمال گستاخی اور بے خیالی سے اس امر کو میرے سامنے بیان کر رہا ہے لیکن اس کو اصل حقیقت سے بخوبی واقفیت ہے"

ٹریور "جناب جو میں نے بیان کیا ہے۔ اس کو ثابت کر سکتا ہوں"

سر بلیک "کس طرح ثابت کر سکتے ہو۔ فرانڈ کی شہادت سے۔ اس قسم کا بدمعاش یونہی حلف سے کہہ سکتا ہے"

ٹریور ''(درشتی سے) فرناتڈ مر گیا ہے۔ وہ کل مرا۔ لیکن اس نے اپنے جرم کا پورا پورا اقبال کر لیا۔ اس کی آخری وصیت جو میں نے لفظ بلفظ لکھی تھی۔ خود اس کے دستخط موجود ہیں۔ اور میرے والد جو اس کی موت کے وقت موجود تھا۔ اس پر شہادت ہے''

سر بلیک کا یہ سنکر رنگ اڑ گیا تھا۔ لیکن اس نے طوعاً و کرہاً یہ کہا

سر بلیک ''سنیں تو اس نے کیا اقبال کیا''

ٹریور ''اس کا لب لباب یہ ہے۔ مارگریٹ ہاپلیڈن کو بچپن میں ایک آوارہ گرد نے چرا کر فرنانڈ اور اس کی بیوی کے سپرد کیا تھا۔ جو اس کی پیدائش کے راز سے واقف تھے۔ انہوں نے پھر اس کو مسٹر رینکلفٹ کے سپرد کیا۔ جس نے اس کو پرورش کیا۔ یہ سب باتیں قطعی شہادت سے ثابت کی جا سکتی ہیں''

ڈلوک ''لڑکی کو فرنانڈ اور اس کی بیوی کے کس نے حوالے کیا گیا جرم کی تحریک کرنے والے کا اقبال میں نام نہیں''

ٹریور ''نام تو لکھا ہے۔ لیکن میں اسوقت بتانا نہیں چاہتا۔ سر بلیک کیا میری باتوں سے تم کو تشفی ہو گئی ہے۔ کیا تم مارگریٹ کو اپنے چچا کی بیٹی تسلیم کرتے ہو''

سر بلیک ''ہرگز نہیں۔ خواہ تم سو مردوں کے اقبال پیش کرو۔ میں نہ مانوں۔ فریب تو خوب سوچا تھا۔ لیکن اس سے فرنانڈ کی بیٹی میری جائیداد کی مالک نہیں ہو سکتی''

ٹریور ''تمہاری جائیداد کی! یہ جائداد جس سے تم اتنے عرصہ سے اٹھاتے رہے ہو اس کی ہے۔ مارگریٹ ہارپلیڈن کو اس کے حقوق ملینگے۔ میں تم کو چوبیس گھنٹوں تک غور کرنے کی مہلت دیتا ہوں۔ اپنی عزت کا خیال کرو۔ جائیداد بحال کر دو۔ اور پھر کسی امر کا تذکرہ نہ کیا جائیگا اور کارروائی اختیار کرو۔ پھر تمام دنیا کو تمہارے کرتوت معلوم ہو جائیگی''

ڈلوک "باتیں بنانا کوئی تم سے سیکھے۔ لیکن یہ مذاق کا کوئی موقع نہ تھا"

سر بلیک "میں اس کو للکار دیتا ہوں۔ کہ اس کے پاس جو ثبوت ہے پیش کرے"

ڈلوک "سر بلیک کیا تمہارے چچا کی بیٹی سچ مچ چرائی گئی تھی"

سر بلیک "بیشک۔ لیکن اب تک اس کا کوئی ذکر نہیں سنا گیا"

ڈلوک "اب تو سنا گیا۔ میرے خیال میں لڑکی کے گم کرنے کی شرارت پائی جاتی ہے۔ یعنی مارگریٹ کو گم کر کے تم اپنے چچا کی جائداد کے وارث بن سکتے تھے"

سر بلیک "ٹھیک۔ لیکن وہ وصیت کر کے مجھے محروم الارث کر سکتا تھا"

ڈلوک "میں تمہارے اس ہتک کا انتقام لونگا۔ اس شخص نے تم کو چوبیس گھنٹوں کی مہلت دی ہے۔ اور میں بھی اتنی ہی مہلت دیتا ہوں۔ کل اس وقت تک میں کسی سے ذکر نہ کرونگا۔ اس مہلت سے فائدہ اٹھالو"

سر بلیک "کل صبح کو سنو گے۔ کہ میں نے کیا کیا ہے"

ڈلوک "میں آؤنگا۔ لیکن امید نہیں کہ تم یہاں ملو"

ڈلوک سلام کر کے رخصت ہوا۔ سر بلیک چونکہ مجرم تھا۔ بہت مایوس اور غمگین ہو رہا تھا۔ اب اس میں بالکل حوصلہ نہ تھا۔ اس کے جرم کا سراغ چل گیا تھا۔ اس کو بے عزتی۔ اور بدنامی چاروں طرف دکھائی دیتی تھی۔ اس کے پاس چند گھنٹے باقی تھے۔ اور وہ ان سے فائدہ اٹھا سکتا تھا۔ لیکن اس نے فراری کی تیاریاں نہ کیں۔ اس نے پیرس یا اسٹرڈام کو روپیہ نہ بھیجا تھا۔ اور اب روپیہ لینے سے لوگ خواہ مخواہ بدگمان ہو جاتے"

اس کو بے عزتی سے بچنے کا ایک اور خیال آیا۔ یعنی خودکشی۔ وہ اس خیال کو غور سے سوچنے لگا۔ یکایک وہ کتب خانہ میں کھڑا ہو گیا۔

اس کے پچا کی تصویر اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اور اس سے رحم نہ پایا جاتا تھا۔
پلیسینا نے ذرا صبر کرو۔ تمہارے انتقام کا ارادہ پورا ہوگا۔"
پھر اس نے ایک خط لکھا۔ جس سے فراغت پانے پر رنگہ وزنمودار ہوا۔
خادم "سربلیک مجھے کیا حکم ہے"
سربلیک "جو آگے کہہ دیں گھر میں موجود نہیں۔ رنگہ وز تم کو کمپنی کے حصوں سے بہت نقصان ہوا ہے۔ میں تمہاری خدمت کا کچھ صلہ دینا چاہتا ہوں"
یہ کہکر سربلیک نے رنگہ وز کو دو سو پونڈ کے نوٹ دئے جس نے بہت ادب سے سلام کیا۔
رنگہ وز۔ (خیر خواہی کے خیال سے) جناب آپ کو کمپنی کے واقعہ سے بہت صدمہ ہوا ہے۔ اگر آپ باہر جانا چاہیں۔ مجھے ساتھ لے چلیں۔ اور یقین جانیں کہ میں آپ کے جانے کا انتظام بخوبی کر سکتا ہوں
سربلیک "میں تمہارا مشکور ہوں۔ لیکن میرا ارادہ باہر جانے کا نہیں"
رنگہ وز "میں ایسا نہ کہتا۔ اگر ڈیوک وہارٹن آپ کے باہر جانے کے ارادے کا حال مجھ سے بیان نہ کرتا"
سربلیک "ڈیوک کا خیال غلط ہے۔ میرا ارادہ ہرگز باہر جانے کا نہیں"
رنگہ وز "میں نے مسز ادرس سے شادی کرنی ہے۔ مگر میں اس کو چند ماہ تک ٹال سکتا ہوں۔ میں آپ کے جانے کا حال اس سے ہرگز بیان نہ کرونگا۔ آپ میرے پر بھروسہ کریں"
سربلیک "میں تمہاری وفاداری سے خوش ہوں۔ اگر ضرورت ہوتی۔ میں اپنی جان اور زندگی تمہارے بھروسے پر چھوڑ دیتا"

رنگمر وزیدے تم کو ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ بہتر ہے کہ آپ فرار ہو جائیں
سر بلیک (نے دغم سے) اب فرار ہونے کا وقت نہیں رہا!!
خادم اس سے زیادہ تقاضا نہ کرنا چاہتا تھا۔ آخر چلا گیا۔

"کیتھبرائن کا پیپہ"

اسی روز رات کو دو شخص سوتھ ورک کی قدیم ٹکسال میں گئے ایک اکھڑ مزاج نوجوان تھا۔ جو اس کے گلی کوچوں سے بخوبی واقف معلوم ہوتا تھا۔ اور ایک مہذب صورت وجیہ نوجوان تھا۔ یہ کئی تنگ اور پیچدار کوچوں سے گذر کر ایک کلال خانہ میں پہنچے۔ جس کا نام کیتھیرائن کا پیپہ مشہور تھا۔ اس کلال خانہ میں بہت سے مے خوار شور وغل کر رہے تھے۔

یہ کلال خانہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ اس میں دو تین لیمپ مدھم سی روشنی ڈال رہے تھے۔ اور چرٹ وغیرہ کے دھوئیں سے مے خواروں کی شکل بخوبی نظر نہ آتی تھی۔ یہ لوگ شراب۔ اور چرٹ پیتے اور طرح طرح کے فحش مذاق کرتے تھے۔ ان کی آوازوں سے کمرہ میں گونج رہا تھا۔

اجاکس نے شراب کا ایک گلاس مانگا۔ اور کلال خانہ میں تمام لوگوں کو غور سے دیکھنے لگا۔ ان میں سے اکثر چور۔ ڈکیٹ اور جرم پیشہ آدمی تھے اور یہی اسی قسم کے ایک آدمی کی تلاش میں تھا۔ دربان نے اس کو بتایا کہ مسٹر یلہ گوم ایک گھنٹہ پیشتر یہاں تھا۔ لیکن اب کہیں چلا گیا ہے۔ پھر اجاکس

نے کپتان کرچفیلڈ کا پتہ پوچھا۔ لیکن اس نے کپتان مذکور کی نسبت کسی سوال کا جواب نہ دیا۔

اجاکس کلال خانہ کے دروازہ سے نکلنا چاہتا تھا۔ کہ اس کو ایک سرخ۔ تنومند لڈیل آدمی ملا۔ اس کے پیچھے ایک اور شخص تھا جس کی شکل بھوبی نظر نہ آتی تھی۔ پہلا شخص ہلڈبرینڈ خونی تھا۔

ہلڈبرینڈ "خوب بروقت ملے۔ آؤ شراب پیو"

اجاکس "اس وقت معاف رکھو۔ مجھے ایک ضروری کام ہے"

ہلڈبرینڈ "مجھے معلوم ہے۔ تم ہیو مارگن المعروف بنام ڈیکسٹر سے ملنا چاہتے ہو" میں اور میرا دوست بھی ابھی ادا دے سے آئے ہیں"

اجاکس "تمہارا دوست کون ہے"

ہلڈبرینڈ معنی خیز نگاہ سے دیکھنے لگا۔ لیکن جواب کچھ نہ دیا۔

اجاکس "میں اس کو جانتا ہوں۔ وہ مارگن سے کیا تعلق رکھتا ہے"

ہلڈبرینڈ "تم کو اس سے کیا سروکار۔ ہم تمہارے ساتھ جائینگے شاید تم کو امداد کی ضرورت ہو"

اجاکس "میں مدد نہیں چاہتا۔ میرے ساتھ ایک اور جنٹلمین ہے جو باہر کھڑا ہے"

ہلڈبرینڈ "ہاہا۔ ہم نے نوجوان ٹریلیدکھیون کو دیکھ لیا تھا"

اجاکس "شاید وہ ڈیوک کے ساتھ لے جانے پر اعتراض کرتے"

ہلڈبرینڈ "وہ (جس کو اس کے ساتھی نے کہنی سے اشارہ کیا تھا) وہ اعتراض نہ کریگا۔ لیکن ہماری قیل وقال بے فائدہ ہے۔ میرے ساتھ ڈیوک تو ہیں"

اجاکس "لیکن پہلے مجھے ٹریلیسے سے صلاح لینی چاہیئے"

ہلڈبرینڈ "جلدی کرو۔ ورنہ ہم تمہارے ہاتھوں سے اس کام کو لینگے"

اجاکس باہر نکلا۔ اس نے باوجود بھیس بدلنے کے ڈیوک ڈارلن کو پہچان لیا وہ ٹریور کریون کو ہلڈبرینڈ کا پیغام دینا چاہتا تھا۔ کہ ایک طویل شخص بازار کی دوسری جانب میں تیز جاتا ہوا نظر آیا۔

اسوقت بازار میں چاند کی مدھم سی روشنی تھی۔ اجاکس نے اس کو فی الفور پہچان لیا۔ اور ٹریور کا ہاتھ پکڑ کر سرگوشی کی۔ ہم کو اس شخص کے پیچھے چلنا چاہیئے۔ وہ ہم کو منزل مقصود پہلے جا پہنچائیگا۔

کپتان اس وقت ایک گلی کی طرف مڑ گیا۔ اور وہ دونوں فوراً اس کے سراغ پر چلے۔ آخر وہ چلتے چلتے چند باغات کے قریب پہنچے۔ کپتان یہاں ایک مکان میں داخل ہوا۔ اجاکس نے اس مکان کو مدنظر رکھا۔ اجاکس اور ٹریور چند منٹ بعد اس مکان کے قریب پہنچے۔

اجاکس غور سے سنتا رہا۔ اس کو معلوم ہوا کہ کسی شخص نے دروازہ بند کر دیا ہے۔ اور دو آدمیوں کے زینہ پر چڑھنے کی آواز آتی ہے۔ ان میں سے ایک کی کرخت آواز سے اس نے پہچان لیا کہ یہ مارگن ہے۔

بیٹھے دروازے سے گذر کر یہ دونوں پہلی منزل کے ایک کمرے میں گئے۔ اور باتیں کرنے لگے۔ بیرونی دروازہ سے لیمپ کی روشنی اس کمرے میں معلوم ہوتی تھی۔

اجاکس بیرونی دروازہ آہستہ سے کھول مکان کے اندر چلا گیا۔ اور پھر اس نے ٹریور کو بھی بلا لیا۔ پھر دونوں اندرونی دروازہ کے قریب چلے گئے جس کی ایک کھڑکی سے ان کو دونوں چوروں کی جو باتیں کر رہے تھے تمام گفتگو سنائی دیتی تھی۔

اس کمرے میں دو تین کرسیاں۔ ایک میز ایک صندوق اور ایک بستر تھا۔ انہوں نے صندوق کھولا۔ مارگن نے کپتان کو شراب کی ایک بوتل سے گلاس بھر دیا۔ لیکن اس نے شراب پینے سے انکار کیا۔ مارگن نے اس پر شراب کا گلاس خود چڑھا لیا۔

مارگن ۔ اچھا تمہاری رائے ہے کہ ہم سمندر پار چلے جائینگے؟

کرچفیلڈ:۔ "اب یہاں ہمارے سینگ نہیں سما سکتے۔ فرانڈ مر گیا ہے اور اس نے جرم کا اقبال کر لیا ہے۔ اس کا تحریری اقبال ٹریورکہ یون کے پاس موجود ہے"

مارگن:۔ "اُف۔ تو یہ وصیت نامہ ہمارے کام کا نہیں"

کرچفیلڈ:۔ "میں یہ نہیں کہتا۔ ابھی ہم اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ لیکن یہ ہمارا آخری حیلہ ہوگا۔ تم کل صبح کو سر بلیک سے ملاقات کرو"

مارگن:۔ "یہ تمہارا کام ہے"

کرچفیلڈ:۔ "میں اب اس کے پاس جانا نہیں چاہتا۔ اس وقت وصیت نامہ اور مسٹر ہانٹفورڈ کی دستاویزوں کے جو روپے مل سکیں لو۔ کیا وہ دستاویزیں تمہارے پاس موجود نہیں"

مارگن:۔ "ہاں۔ اس صندوق میں ہیں"

کرچفیلڈ:۔ "وصیت نامہ اور دستاویزیں بلیک کے ہاتھ فروخت کردو"

مارگن:۔ "یہ کام خطرناک ہے۔ میں نہ کرونگا"

کرچفیلڈ:۔ "اگر احتیاط سے سودا کرو۔ ہزار پندرہ سو پونڈ مل سکتے ہیں"

مارگن:۔ "لیکن ممکن ہے۔ میں کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاؤں"

کرچفیلڈ:۔ "شراب کے ایک اور گلاس سے تمہارا حوصلہ بڑھ جائیگا۔ یہ ہماری آخری باری ہے۔ ہزار پندرہ سو پونڈ تھوڑے نہیں"

مارگن:۔ "اچھا میں یہ خطرہ گوارا کرونگا۔ لیکن مجھے دھوکہ تو نہیں دیتے"

کرچفیلڈ:۔ "تمہارا اس سے کیا مطلب ہے"

مارگن:۔ "تم نے میرے سے کئی مرتبہ دھوکہ کیا ہے۔ سر بلیک سے جو روپیہ وصول ہوا تھا۔ اس سے مجھے پورا حصہ نہیں دیا"

کرچفیلڈ:۔ "میں جوئے میں بہت روپیہ ہار گیا تھا۔ لیکن آئندہ جو لوٹ ہاتھ آئیگی۔ اس کو نصف نصف تقسیم کرینگے"

مارگن:۔ "میں بھی نصف سے زیادہ نہیں مانگتا۔ لیڈی نار برا کے جواہرات کیا کئے"

کپتان ۔ میرے پاس ہیں یہ دیکھو"
مارگن "کیا آبدار ہیں۔ ہم ان کو نصف نصف کر ینگے"
کپتان " بیشک ۔ میں ان کو یہاں فروخت کر سکتا تھا ۔ لیکن یہ ہوجی بڑے دھوکہ باز ہیں ۔ پیرس یا امسٹرڈام میں دگنی قیمت ملیگی"
مارگن " یہ جواہرات ہمارے لئے دولت ثابت ہونگے"
کپتان " لیکن ایک دو ہزار پونڈ کمینے کا موقع ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے
مارگن " خوب ۔ میں یہ موقع نہ جانے دونگا"
کپتان " یہ شور کیسا ہے ۔ کوئی ہماری نگرانی کر رہا ہے"

یہ کہکر اس نے بندوق ہاتھ میں لی ۔ اور دروازہ کی طرف نشانہ کیا ۔

نواں باب (۹)

وصیت نامہ

دستاویزات اور جواہرات کس طرح حاصل کئے گئے

کپتان دروازے کے قریب پہنچا ۔ تو اجاکس اندر داخل ہوا کپتان اس کو دیکھ کر بندوق جھکالی ۔

کپتان " شیطان تم یہاں کیا کر رہے تھے"
مارگن " تم اندر کس طرح آئے ۔ میں نے دروازہ مقفل کر دیا تھا"
اجاکس " میں قفل توڑ کر آگیا ہوں ۔ مارگن میں تمہارے سے ملنے آیا ہوں ۔ میرا باپ مر گیا ہے"
مارگن " مجھے معلوم ہے ۔ لیکن مجھے اس سے کیا"

اجاکس "تم کو اس معاملے سے بہت تعلق ہے۔ اور کپتان کو بھی جب کہ تم کو بہت جلد معلوم ہو جائیگا"

کپتان "کیوں باتیں بناتے ہو۔ ہم کو حکمہ نہ دو۔ تم یہاں کب سے آئے ہو"

مارگن "جب سے تم آئے۔ میں جانتا تھا۔ تم مارگن کے پاس جا رہے ہو۔ میں نے تمہاری تمام گفتگو سن لی ہے"

کپتان "گویا تم نے اپنے آپ کو اور ہم کو خطرہ میں ڈالنا چاہا"

یہ کہہ کر کپتان نے اس کی طرف بندوق کا نشانہ کیا۔ لیکن اجاکس نہ ڈرا۔

اجاکس "میں تم کو دق نہیں کرنا چاہتا۔ وصیت نامہ اور دستاویزیں میرے حوالے کر دو"

مارگن "(طنز سے) تم ابھی جواہرات بھی مانگو گے"

اجاکس "بیشک۔ لیکن مجھے زیادہ تر وصیت نامہ لینے کا خیال ہے۔ میں نے اپنے باپ سے وعدہ کیا تھا۔ کہ وصیت نامہ مارگریٹ کو دلا دونگا اور میں اپنے وعدہ کو ایفا کرنا چاہتا ہوں۔ بہتر ہے کہ چپ چاپ یہ سب میرے حوالے کر دو۔ یہ تمہارے کسی کام نہیں۔ تم دونوں خطرے میں ہو"

کپتان "تم کو دیدوں۔ یہ بھی خوب مذاق ہے"

مارگن "(قہقہہ لگا کر) مذاق اسی کو کہتے ہیں"

اجاکس "دیکھو میں ابھی لیتا ہوں"

یہ کہہ کر اس نے کپتان کے ہاتھ سے بندوق چھین لی۔ اور اس کو دھکا دیکر گرا دیا۔ اسی وقت کمرہ میں دو لوگ ہاتھوں میں پستول لئے کمرے میں داخل ہوئے۔

اجاکس "وصیت نامہ میز پر پڑا ہے۔ اس کو پکڑ لو۔ میں ان دونوں کو سنبھالے لونگا"

کپتان بہت تندہی اور تیزی سے اجاکس سے لپٹ گیا۔ لیکن اس

مارگن اس کی مدد نہ کرتا۔ اجاکس رہائی نہ پاسکتا۔ مارگن نے اجاکس کے ہاتھ سے پستول لی۔ اس کو زمین پر چت کر کے اس کی چھاتی کا نشانہ کر کے داغ دی۔ پھر مارگن اور کپتان دونوں نے ٹریور پر ملکر حملہ کیا۔ مارگن نے اس کو بندوق کی الٹی جانب کے صدمہ سے فرش پر قریباً بیہوش گرا دیا۔"

کپتان "کیا کوئی اسی یا رسہ اس کے باندھنے کے لئے موجود ہے؟"

مارگن "بہتر ہے۔ اس کا کام تمام کر دو۔ جس طرح میں نے اجاکس کو مار دیا ہے۔"

اسوقت مکان کے باہر شور ہوا۔ ہلڈبرینڈ ان کو دروازہ کھولنے کے لئے پکار رہا تھا۔

ٹریور "(ہوش میں آکر) مدد! مدد! مار ڈالا۔"

مارگن "خاموش رہو۔ ورنہ میں تمہارا کام تمام کر دونگا۔"

ہلڈبرینڈ "دروازہ کھولدو۔ نہیں تو میں کواڑ توڑ کر آتا ہوں۔"

کپتان نے دروازہ کھولکر سر نکالا تھا۔ کہ ایک گولی اس کے سر پر لگی وہ یہ کہہ کر "مار ڈالا" زمین پر گرا اور جان دیدی۔

مارگن اب ٹریور کو فرش پر چھوڑ دروازے کی طرف دونوں ہاتھوں میں بندوق لے گیا۔ وہ فرار ہونا چاہتا تھا۔ ڈیوک اور ہلڈبرینڈ اس کے مزاحم ہوئے۔ اس نے ہلڈبرینڈ کی طرف بندوق داغی۔ لیکن اس نے ایک طرف ہٹ کر بندوق پکڑ لی۔ بندوق کی گولی ٹن ٹن کرتی باغ کی طرف چلی گئی۔ ہلڈبرینڈ اور ڈیوک نے مارگن کو گرفتار کر کے اس کی مشکیں کس لیں۔ اور پھر کمرے میں لے گئے۔

ہلڈبرینڈ "میں نہیں چاہتا کہ جلاد کو اس کے حق سے محروم کر دوں۔ میں تم کو ٹائبرن میں پھانسی پر چڑھا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں۔"

اس اثنا میں ٹریور کراہنے لگا۔ اور ہلڈبرینڈ اس کے قریب گیا۔ وہ خون سے لت پت ہو رہا تھا۔ لیکن ابھی زندہ تھا۔ ٹریور کو ... اٹھایا تو اس نے آنکھیں کھولدیں۔

اجاکس " تم کو وصیت نامہ مل گیا ہے "

سپلور " ہاں "

اجاکس " اس کو مارگریٹ کے حوالے کرنا۔ میری طرف سے۔ میری طرف سے۔ میں نے یہ اس کے لئے جان دیکر خریدا ہے "

سپلور " میں تمہارے یہی الفاظ بیان کر کے وصیت نامہ اس کے حوالے کر دونگا "

ایک لمحہ بعد اجاکس کی روح جسد عنصری سے پرواز کر گئی۔ اس وقت سپلور نے ڈیوک وہارٹن کو اپنے قریب کھڑے دیکھا۔

" آپ کہاں "

ڈیوک " میں بھی اسی ارادے سے آیا تھا۔ اور اپنے وفادار لونڈے خوفی کو اپنے ہمراہ لایا تھا۔ میں تم سے گذشتہ قصوروں کی معافی مانگتا ہوں گو یہ معافی مانگنے کا وقت نہیں۔ لیکن اس قدر کہنا مناسب سمجھتا ہوں کہ میں نے تمہاری خوبو سے بہتر واقفیت پیدا کر لی ہے "

ہالسپیڈ - یہ آدیون کی خوش قسمتی ہے۔ کہ جناب کو یہاں آنے کا خیال ہوا۔ مسٹر آدیون کو یہ بتانا ضروری ہے۔ کہ کپتان کے ہاتھوں سے جناب نے ہی اس کو بچایا۔ کیونکہ وہ جناب کی گولی سے جہنم واصل ہوا "

سپلور " جناب ڈیوک صاحب میں آپ کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ کیونکہ آپ نے میری جان بچائی "

ڈیوک - مجھے دو باتوں سے اطمینان حاصل ہوا ہے۔ ایک تمہاری جان بچانے سے دوسرے مسٹر ہالسپیڈن کے ایک قاتل کو جہنم رسید کرنے سے "

ہالسپیڈ " (مارگن کی طرف دیکھ کر) دوسرے کو جلاد کے حوالے کیا جائیگا "

مارگن " (چلاکر) میں کبھی ٹایبرن میں نہیں پہنچا۔ اور وہاں کبھی نہ پہنچونگا "

ہالسپیڈ " آپ کو یہ سنکر خوشی ہوگی۔ کہ وصیت نامہ کے علاوہ مسٹر مانچسٹر کی جائداد کی دستاویزیں اور لیڈی نارسیا کے جواہرات بھی حاصل کئے گئے ہیں "

ڈلوک - شاباش تم نے آج رات خوب کام کیا۔"

ٹیلور - یہ دستاویزیں اور یہ جواہرات ہیں - جو میں کل صبح کو لیڈی [illegible] موصوف کے حوالے کر دونگا۔"

ڈلوک "اب اس جگہ سے چلدینا چاہیئے - میں اس نظارہ سے بیزار ہو رہا ہوں - اس باجی کو لے آؤ - ہم اس کو قریب کے تھانہ [illegible] کے حوالات کرا دینگے۔"

یہ کہکر وہ کمرے سے نکلا - ٹیلور اور ڈپٹی - جمعدار [illegible] کو جس کی مشکیں کسی ہوئی تھیں - اپنے درمیان لے چلے ...

جال میں پکڑا گیا

ابھی ایک اور دردناک واقعہ بیان کرنا ہے - جو اسی رات کو قریباً اسی وقت وقوع ہوا - جبکہ مندرجہ بالا واردانیں ہوئیں -

آدھی رات کے قریب پال مال کے ایک ایوان سے جس [illegible] بخوبی واقف ہو چکے ہیں - ایک شخص بڑا سا سیاہ کوٹ پہنے نکلا - اس [illegible] کچھ خبر نہ تھی - کہ اور شخص بھی اس کے پیچھے چپکے چپکے آ رہا ہے - [illegible] الذکر کے بعد ایک خادم اسی ایوان سے برآمد ہوا تھا -

پہلا شخص چیرنگ کراس کی طرف روانہ ہوا - وہ [illegible] جا رہا تھا - جو لوگ اس سے ملتے تھے - اس کو مخمور خیال کر [illegible] اس شخص نے اس روز شراب نہ پی تھی - اور اس نے کھانے کے [illegible] نوالے کھاتے تھے -

وہ دن کو سرجان سے بحر جنوبی کے مکان میں ملا تھا۔ اور چند کاغذات اس کو سونپ آیا تھا۔ سرجان بلنٹ نے اور بعد از ان یہ تہ بتایا کہ ان دونوں میں اس ملاقات کے اثنا میں کیا گفتگو ہوئی تھی۔

بحر جنوبی سے واپس آکر یہ بدقسمت شخص طرح طرح کے خیالات اور تفکرات میں محو رہا۔ اس نے اپنے خادم کو تاکید کر دی کہ کسی کو اندر نہ آنے دے۔ پھر یہ کتب خانہ میں گیا۔ اور اس نے بعض کاغذات تلف کر دئے۔ اور بعض ترتیب سے رکھدئے۔ اسوقت نوکر نے اطلاع دی کہ کھانا تیار ہے۔ وہ بیدلی سے کھانے کے کمرے میں گیا ور چند نوالے کھا کر کمال حزن و ملال سے واپس آیا۔

آخر یہ اپنے کام سے فارغ ہوا۔ مگر ابھی ایک کام باقی تھا۔ جس کی تیاریوں میں وہ تمام دن مصروف رہا تھا۔ آخری خوفناک کام کرنا باقی تھا۔ مگر یہ ایک اور جگہ جا کر کیا جاتا تھا۔

ایوان سے نکلنے سے پہلے رستے ایک موم بتی اٹھائی۔ جس کی روشنی اس تصویر پڑی جو دیوار پر معلق تھی۔ اس تصویر کے چہرے سے رحم کا کوئی نشان نہ پایا جاتا تھا۔

شخص "صبر کرو۔ میں ابھی وہ کام کرنے جاتا ہوں"

موم بتی کو گل کر کے وہ اپنے عالیشان ایوان سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہوا۔

چیرنگ کراس میں پہنچکر وہ تھوڑی دیر تک کھڑا ہو گیا۔ مگر اس کی نظر شاہ عالم پناہ کے بت کی طرف متوجہ نہ تھی۔ وہ خدا کی طرف دیکھ رہا تھا۔

یکایک اس نے تلواروں کی آواز سنی۔ جو بحر جنوبی کی کمپنی کی تجویز [illegible] ایک نہ ایک جگہ [illegible] رہے تھے۔ اس رنگ میں سرجان اور ڈائریکٹروں کو پھانسی پر لٹکانے کی تاکید کی گئی تھی۔

اس کو سنکر وہ بہت جلد وائٹ ہال کی طرف چلا۔ اور تھوڑی دیر میں دریا کے کنارے پر پہنچ گیا۔ گھاٹ پر بس کئی کشتیاں تیار کھڑی تھیں۔ کیونکہ لوگ دریائے ٹیمز کو وقت بیوقت عبور کیا کرتے تھے۔ وہ ایک کشتی پر سوار ہوا۔ اور ملاح کو ایک پتن کی طرف جانے کا حکم دیا۔

وہ سو گز کے فاصلے پر پہنچا ہو گا کہ مذکورہ بالا خادم ایک کشتی پر سوار ہو کر اس شخص کے پیچھے روانہ ہوا۔

پہلی کشتی کا ملاح ڈان لوراک تھا۔ جس کے نام سے ناظرین واقف ہیں۔ اس نے دیکھا کہ ایک اور کشتی اس کے پیچھے آ رہی ہے۔ اس نے اپنی کشتی کے مسافر کو اس امر کی اطلاع دی۔ لیکن اس نے کچھ جواب نہ دیا۔

وہ شخص کشتی کے کنارے پر دریا کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس کی چھاتی میں دوزخ شعلہ زن تھی۔ جو صرف اس دریا کی لہروں سے ہی فرد ہو سکتی تھی۔ اسوقت ایک کارخانہ کی روشنی کا سرخ الفا کاس دریا میں نظر آ رہا۔ مگر اس شخص اس کا چنداں خیال نہ کیا۔

اسوقت وہ دریا کے منجدھار میں پہنچ گیا تھا۔ رات بادلوں کی وجہ سے تاریک تھی۔ لیکن چاند کی روشنی سے جو کبھی کبھی نمودار ہوتی تھی۔ دریا کے دونوں اطراف کے عمدہ و بلند مکانات نظر آتے تھے۔

لیکن اس غمگین اور مایوس آدمی نے ان مکانات کی طرف مطلق توجہ نہ کی۔ اس نے بنیارڈ کے قلعہ۔ اس کے قریب ایک گرجا اور دیگر عمارات کی شان و شوکت کا خیال نہ کیا۔

ڈان ڈراک بڑا باتونی آدمی تھا۔ اس نے اس شخص سے گفتگو کرنی چاہی۔ اور اس کو دریا میں ڈوبکر غرق ہونیوالے لوگوں کے حالات سنانے لگا۔

ڈراک ۔ یہ بحر جنوبی کی کارستانیاں ہیں۔ بعض کمزور طبیعت آدمی اپنے نقصانات گوارا نہیں کر سکتے۔ اور دریا میں کود پڑتے ہیں۔ لنڈن کے پل کی محرابوں میں بڑے بڑے جمال غرق شدہ لوگوں کے پکڑنے کے لئے لگے ہوئے ہیں"

وہ شخص یہ سُنکر کانپنے لگا۔

ڈان ڈراک "یہ بڑا نازک وقت ہے۔ بحر جنوبی کے بدمعاش ڈائریکٹر ان افسوسناک واقعات کے جوابدہ ہیں"

اس آخری فقرہ کو سُنکر شخص مذکور نے سر اٹھایا۔ چاندنی کی روشنی میں اس کا رنگ اڑا ہوا معلوم دیتا تھا۔

ڈان ڈراک سراسیمہ ہوا۔ اور یہ خیال کر کے کہ شخص مذکورہ ڈائریکٹر ہے۔ خاموش ہو گیا۔

دوسری کشتی اب ان کے بہت قریب پہنچ گئی تھی۔ ڈان اپنی کشتی کو ٹھیرانا چاہتا تھا۔ پھر اپنی سواری سے خائف ہو کر آگے کھیتا چلا گیا

اب لنڈن کا پل ایک عظیم سر کی طرح نظر آتا تھا۔ اس کی محرابوں سے دریائے ٹیمز کا پانی شور کرتا گذرتا تھا۔ جس کو سنکر بدقسمت آدمی تھرا اٹھا۔ اس کو پھر خوفناک جالوں کا خیال آیا۔ وہ چاہتا تھا۔ کہ دریا اس کو سمندر میں بہالے جائے اور اس کا کچھ پتہ نہ ملے۔ وہ ملاح کو یہ حکم دینا چاہتا تھا کہ کشتی کو آگے لے چلو۔ لیکن پھر خاموش رہا۔

اسوقت ایک اور کشتی ایک گھاٹ سے جو ان کے مقابل میں تھا چھوٹی۔ اور ان کی طرف آنے لگی۔ ڈان کو ٹکر سے بچنے کے لئے اپنی کشتی ایک طرف کرنی پڑی۔ اس کشتی میں تین آدمی بلند آوازمیں باتیں کر رہے تھے۔ اسرار نے ان کی آواز پہچان لی۔ وہ جانتا تھا۔ کہ یہ شربور ڈیوک، مارگن اور ہالڈ سے ریڈ خونی ہیں۔ ان کی باتوں سے معلوم ہوا کہ حقیقت نامہ مل گیا ہے۔ کپتان کرچفیلڈ اور اجاکس قتل ہو گئے ہیں اور مارگن کرفتار ہو گیا ہے۔

ڈان ڈراک بھی اس گفتگو کو غور سے سنتا رہا۔ کیونکہ وہ کپتان کمچفیلٹا اور بارگن کے اصلی نام (ویپانٹ اور ڈیکسٹر) اور ان کے حالات سے واقف تھا۔

یکایک ملاح چونک گیا۔ اس کی کشتی ہل رہی تھی۔ اس میں جو سواری تھی، وہ دریا میں کود پڑی تھی۔

گھاٹ کی طرف سے شور سنائی دیا۔ کیونکہ دونوں کشتیوں میں جو لوگ سوار تھے انہوں نے اس حسرت خیز واقع کو دیکھ لیا تھا۔

خادم نے (چلا کر) اس کو بچاؤ۔ اگر اس کو بچاؤ گے۔ ایک سو پونڈ انعام دونگا"

ڈان دریا کی طرف غور سے دیکھنے لگا۔ یکایک اس شخص کا سر پانی سے نمودار ہوا۔

خادم "دیکھو وہ نکلا"

ڈان ڈراک ۔ مجھے نظر آ رہا ہے"

مگر دوسری کشتیوں کے قریب آنے سے پیشتر کمبخت آدمی پھر پانی میں غائب ہو گیا تھا۔

دونوں کشتیوں میں جو لوگ سوار تھے۔ وہ بدقسمت آدمی کی طرف غور سے دیکھ رہے تھے۔ آخر ایک دو منٹ بعد وہ پھر پانی کی سطح پر نمودار ہوا۔ خادم نے اس کو پکڑ لیا۔ مگر وہ اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔ اور پھر پانی میں غرق ہو گیا۔ اور اس کا کچھ پتہ نہ ملا۔

خادم مایوسی سے نیم دیوانہ ہو رہا تھا۔

ڈان ڈراک "وہ ڈوب گیا ہے۔ لیکن اس کی لاش مل سکتی ہے"

خادم "کس طرح"

ڈان "پل کی محرابوں میں جال لگے ہیں۔ میں جانتا ہوں۔ وہ کس محراب کی طرف جائیگی"

خادم ۔ اگر لاش نکالدو۔ ہر ایک ملاح کو دس پونڈ دونگا"

دولنوں بلاح "ہم نکالدیتے"۔
ڈان "تمہارے مالک کا کیا نام تھا"؟
خادم "سربلیک ہار بلیڈن"!
ڈان "میں اس کو جانتا ہوں۔ وہ بحر جنوبی کی کمپنی کا ڈائریکٹر تھا یہ خدا کا حکم تھا"!

گیارہواں باب

وفاداری کا اجر

اس ہوش ربا سانحہ کے دوسرے روز مندرجہ ذیل اشخاص باہمی قرارداد کے مطابق پال مال کے ایوان میں جو کل ہی سربلیک ہار بلیڈن کے قبضہ میں تھا ملے۔ یہ ڈیوک وہارٹن۔ ٹریور کریون۔ اور ہلڈ بر بینڈ خونی تھے۔ اس مکان جتنے نوکر چاکر تھے۔ بشمول رنگروز کے افسوسناک معلوم ہوتے تھے۔

ڈیوک وہارٹن نے رنگروز کو حکم دیا کہ مجھے اپنے آقا کے پاس لے چلو۔ رنگروز متامل ہوا تو ڈیوک کہنے لگا۔ ہم اس سے ضرور ملاقات کرینگے"۔

رنگروز۔ جناب ادھر تشریف لے چلیں"!

یہ کہکر وہ ان کو ایک نفیس اور آراستہ و پیراستہ کمرے میں لے گیا۔ اس کا تمام فرنیچر فرانسیسی طرز کا تھا۔ سائن کے کلبی پردے نفیس کرسیاں۔ سائن کے صوفے۔ قدآدم آئینے۔ چہار قانوس

لمپ وغیرہ بہت خوش تھے۔ انگیٹھی پر ایک لمپ جل رہا تھا [illegible]
دھیمی سی روشنی ایک بھیانک اور بیٹھی ہوئی چیز پر پڑ رہی تھی۔

ڈلوک۔ روشنی کو دیکھکر۔ خدایا۔ کیا وہ زہر کھاکر مرگیا۔

رنگروز۔ نہیں جناب اسکی موت اتفاقی تھی۔

ڈلوک۔ اتفاقی!

رنگروز۔ افسوس ہے!! وہ کل رات دریا کو عبور کرتے ہوئے ڈوب مرا

ٹریور۔ یہ حادثہ کہاں ہوا؟

رنگروز۔ ٹیمز کے ایک گھاٹ کے قریب آپ اور ڈلوک صاحب بھی اس کے قریب ہی جا رہے تھے۔

ٹریور۔ تعجب ہے۔ میں نے شور سنا تھا۔ مگر یہ خیال نہ کیا کہ کیا واقعہ ہے

ڈلوک۔ "خواہ وہ کسی طرح مرا۔ اس کی موت پر افسوس نہ کرنا چاہیئے"

ڈلوک اور ہمراہی اس کمرے سے برآمدے میں آگئے۔ تمام ٹریور کریون سے کہنے لگا۔

رنگروز۔ "جناب کتب خانہ میں تشریف لے چلیں۔ میز پر آپ کے نام کا ایک خط رکھا ہے"

ٹریور ڈلوک سے مشورہ کرکے خادم کے ساتھ کتب خانہ کی طرف گیا۔ جس کا دروازہ مقفل تھا۔ رنگروز نے چابی سے دروازہ کھولا۔

وہاں میز پر چند سربمہر خطوط اور پیکٹ رکھے تھے۔ اور سویلک کی جیب گھڑی۔ پاکٹ بک۔ اور جواہرات سے مرصع انگشتری بھی پڑی تھی۔ جو سویلک مکان سے روانہ ہونے سے پیشتر وہاں رکھ گیا تھا۔

ڈلوک۔ "تم ہمیں یقین دلانا چاہتے تھے کہ سویلک نے خودکشی نہیں کی [illegible] لیکن ان چیزوں سے پایا جاتا ہے کہ وہ خودکشی کا ارادہ کرکے گھر سے نکلا تھا"

رنگروز۔ (ڈلوک سے) جناب دیکھ لیں کوئی چیز غائب نہیں ہوئی۔ [illegible] میرے سوا کوئی نہیں آیا۔ کل رات میں نے [illegible]

پیشتر اس کو مقفل کر دیا تھا"

وہ جانا چاہتا تھا۔ کہ ٹریور نے اس کو روک لیا۔

ٹریور نے اپنے نام کا خط لیا اور اس کو پڑھا۔

ڈیوک "کیا ہمارے بتانے کے قابل اس میں کوئی بات ہے"

ٹریور "اس نے مافات کی تلافی کر دی ہے۔ اس خط میں اس نے اقبال کیا ہے۔ کہ مارگریٹ رینکرافٹ اس کے چچا کی اکلوتی بیٹی ہے۔ اور اس کی جائز وارث ہے۔ اس نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ میں نے ایک وصیت تکمیل کی ہے۔ اس کے رو سے میں تمام نج کی جائداد بھی مارگریٹ کو دیتا ہوں۔ اور میں پادری کریون کو وصیت نامہ وصی مقرر کرتا ہوں۔ وہ وصیت نامہ ہوگا۔ اور ٹریور نے پیکٹ کی طرف اشارہ کیا۔ جس پر سیاہ لاکھ پر مہریں لگی تھیں"

ڈیوک "اس نے اپنی غلطیوں کا کافی تدارک کر دیا ہے۔ مس ہارپلیڈن عیش و عشرت سے زندگی بسر کر سکیگی۔ سر بلیک کی نج کی جائداد کی آمدنی دو ہزار پونڈ سالانہ کے قریب ہوگی۔ اس کے علاوہ اس نے کمپنی کے حصوں سے بھی خوب روپیہ کمایا تھا۔ جو غالباً ضبط ہو جائیگا"

ٹریور "رنگروز جو میں نے کہا۔ تم کو اس سے معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ یہ مکان مس ہارپلیڈن کا ہے۔ اور اب وہ تمہاری مالکہ ہوگی"

رنگروز ۔ (سلام کر کے) میں اس کو اپنی مالکہ تسلیم کرتا ہوں"

ٹریور "میں یہ نہیں کہ سکتا۔ وہ اس مکان پر کب قابض ہوگی جب تک وہ حکم نہ دے تم اس مکان کا اہتمام کرو۔ تمہارے آقا کی چابیاں کہاں ہیں"

رنگروز "وہ اس الماری میں ہیں"

ٹریور ۔ الماری کی چابی کہاں ہے"

رنگروز ۔ جیب گھڑی کی زنجیر کے ساتھ ہے"

ٹریور نے چابی سے الماری کھولی۔ اور پاکٹ بک اور انگشتری

الماری میں رکھدی - اور پھر اس کو قفل لگا دیا -

ٹریور "چابیاں مس ہارپلیڈن کو دیدونگا - اور جیب گھڑی اس کی طرف سے تم کو دیتا ہوں"

ڈیوک "وہ اس کا مستحق ہے - اور مس ہارپلیڈن تمہاری اس کارروائی کی تائید کریگی"

رنگمروز "میں اس کو سر بلیک کی نشانی کے طور پر ہمیشہ رکھونگا"

ٹریور نے وصیت نامہ - اور دیگر ضروری کاغذات لے لیئے -

ٹریور "(ڈیوک سے) اب میں ٹابرڈ کی سرائے میں جاتا ہوں - کیا آپ میرے ہمراہ چلینگے"

ڈیوک "نہیں - اب میں مخل ہونا نہیں چاہتا - اگر میری امداد کی ضرورت ہو - مجھے بلا بھیجو - لیکن میرے خیال میں اب تمام مشکلات رفع ہوگئی ہیں"

ٹریور "نہیں - ابھی میری مشکلات کی ابتدا ہوئی ہے"

ڈیوک - (ہنسکر) تم کو کونسی مشکلات کا اندیشہ ہے - تم نے اس نوجوان لیڈی کو بڑی محنت سے حاصل کیا ہے - محبت اور شجاعت کے اصولوں کے مطابق وہ تمہاری ہے"

ٹریور - لیکن اب وہ بڑی جائداد کی وارث اور ممتمول ہے - اور میرے سے درجہ میں بہت اعلے ہے"

ڈیوک "مسٹری ہو - بہادر بنو اور اس سے شادی کی درخواست کرو - خدا تم کو خوش رکھے"

بارہواں باب (۱۲)

(انجام بخیر)

اس داستان میں جن لوگوں کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے چند ٹاپرڈ کی سرائے کے اس کمرے میں جمع تھے۔ جہاں پادری کیابوت اور اس کے عیال فروکش تھے۔ پادری۔ اس کی بیوی۔ اور تینوں حسین بیٹیوں کے علاوہ مسٹر پانسٹفورڈ جس نے فلو سے شادی کی قرارداد کر لی تھی۔ لیڈی نابرا جس کو اس کے بھتیجے نے خاص طور پر بلایا تھا۔ مسٹر رینکرافٹ اور مارگریٹ سب اس کمرے میں بیٹھے تھے۔

یہ سب گذشتہ واقعات سے واقف تھے۔ اور ان پر بحث کر رہے تھے۔ ان کو معلوم تھا۔ کہ وصیت نامہ جس کی مدتوں سے تلاش تھی۔ مل گیا ہے۔ اور مسٹر پانسٹفورڈ کی دستاویزیں اور لیڈی ناریرا کے جواہرات مل گئے ہیں۔ یہ بھی معلوم تھا کہ یہ کس طرح حاصل ہوتے ہیں۔ یعنے خونریزی سے۔ ابھی ان کو سر بلیک کی قسمت کا حال معلوم نہ تھا۔ وہ اس وقت ٹریور کی آمد سے منتظر تھے۔ جو صبح کو پال مال کے ایوان میں گیا ہوا تھا۔

آخر یہی نوجوان ٹریور رونما ہوا۔ مسٹر شیلڈن اور بارنیٹ اس کے ہمراہ تھے۔ بارنیٹ نے چند پیکٹ میز پر رکھ دیئے۔ اور سلام کر کے باہر چلا گیا۔

ٹریور نے ان لوگوں کو انتظار میں نہ رکھنا چاہا۔ اور سر بلیک کی موت کی

ڈریور نے ان لوگوں کو انتظار میں نہ رکھنا چاہا۔ اور سر بیک کی موت کی تمام داستان سنائی جس سے ناظرین واقف ہیں۔ اس کو سنکر تمام حاضرین نہایت حیران ہوئے۔ لیڈی تار برا۔ مسٹر بانٹفورڈ۔ کریون کی بیٹیوں نے سر بیک کی افسوسناک موت کے واقعہ سے ہمدردی ظاہر کی۔ پھر سب حاضرین نوجوان مارگریٹ کو جو اپنے والد کی جائداد کی وارث ہوئی تھی۔ تہ دل سے مبارکباد دینا شروع کیں۔ کریون کی بیٹیوں نے مارگریٹ کے خوب بوسے لئے۔

فلو ۔ "اب کہ تم کو بہت سی جائداد ملی ہے۔ تمہارے کیا خیالات ہیں"۔

مارگریٹ "پہلے سے سوائے اس کے کہ مجھے اب ان لوگوں کو جنسے مجھے محبت ہے۔ انعام دینے کی طاقت مل گئی ہے۔ مالدار ہونے کا ایک فائدہ یہ ہے۔ کہ ہم اپنے دوستوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ اور بھلائی کے کام کر سکتے ہیں۔ پیاری دادی سب سے مجھے تمہارا خیال ہے۔ تم میرے ساتھ ماں کا سلوک کرتی رہی ہو۔ اب یہی مارگریٹ کے پاس گھر ہے۔ اور وہ تم کو اپنے ہاں پناہ دینا چاہتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ تم اس کی یہ درخواست قبول کروگی۔ وہ تم کو تمام تر خوش کرنے کی کوشش کریگی"۔

بڑھیا "بیشک۔ میں تمہارے سے جدائی گوارا نہ کرونگی"۔

مارگریٹ "میں تم کو ہرگز جدا نہ کرونگی۔ مسٹر ٹیسڈن تم بھی تمام عمر میری مہمان رہو"۔

مسٹر ٹیسڈن "یہ تو پہلے ہی امید تھی"۔

مارگریٹ "میں تمہاری مہربانی کو فراموش نہیں کرسکتی۔ اور اس کا کافی معاوضہ نہیں دے سکتی۔ مسٹر کریون کیا میں نے تمہارے سے کوئی وعدہ کیا تھا"۔

کریون "مجھے تو یاد نہیں"۔

مارگریٹ "میں نیدجروس کے ہزار پونڈ جو تم کو دے کیا تھا۔ ادا کرونگی"۔

کریون "میں تمہاری مہربانی کا مشکور ہوں - لیکن اس طرح مجھے ایک ہزار پونڈ تم کو ادا کرنے لگے "
مارگریٹ - تم میرا منشا نہیں سمجھے - تم میرے مقروض نہیں ہوگے بلکہ میں تم کو ایک ہزار پونڈ اور دیتی ہوں "
کریون "پیاری تم بہت فیاض ہو - ابھی اپنے جوش فیاض کو ضبط رکھو "
مارگریٹ "آج نہیں - کل میں اپنے بٹوے کی دوری کو بالکل تنگ کر دونگی - لیکن میں ایک اور بات کرنا چاہتی ہوں "
کریون "وہ کیا ہے "
مارگریٹ - میں ان لڑکیوں کو کچھ جہیز دینا چاہتی ہوں - پہلے میں فلو سے شروع کرتی ہوں "
فلو "آپ بڑی مہربان ہیں "
سکوائر "لیکن میں اس بات پہ اعتراض کرتا ہوں - میں اپنی آئندہ بیوی کے نام دو ہزار پونڈ روزانہ کی آمدنی لکھ دیتا ہوں "
فلو - ڈلت کیا سچ کہتے ہو "
سکوائر "بیشک - مجھے دستاویزیں مل گئی ہیں - آج ہی وکیل کے پاس جا کر تمہارے نام یہ کر دونگا "
فلو - (سکوائر سے بغلگیر ہو کر) تمہارا حوصلہ واقعی قابل تعریف پیارے مجھے تمہارے سے سچی محبت ہے - (مارگریٹ کی طرف دیکھ کر) میں آپ کی تجویز قبول نہیں کرتی - گو میں آپ کی مہربانی کی از حد مشکور ہوں "
مارگریٹ "میں یہ روپیہ تمہاری بہنوں کے جہیز میں شامل کرونگی - لیکن میں نا تجربہ کار ہوں - میں اپنے جائیداد کا کسی کو منتظم کرنا چاہتی ہوں "
لیڈی تاربرا - (مسکرا کر) بیشک تمہارا کوئی نگراں ہونا چاہیئے "
مارگریٹ - (ریکیٹر سے) کیا آپ میری جائداد کا انتظام کرینگے "

ریکٹر۔ بخوشی۔ لیکن میں اپنے معاملات کا عمدگی سے انتظام نہ کر سکتا تھا۔ سر بلیک کی بچی کی جائیداد سے جہاں تک تعلق ہے۔ میں اس کا انتظام کرونگا۔ کیونکہ ٹریور کی باتوں سے پایا جاتا ہے کہ سر بلیک مجھے اپنی ذاتی جائیداد کا وصی مقرر کر گیا ہوں۔ سر جان ملینٹ تمہارے والد کی جائداد کا وصی ہے۔ لیکن وہ بھی تمہارے کہنے پر اس جائیداد کو میرے سپرد کر دیگا

مارگریٹ ۔ میں اس سے کچھ سروکار نہ رکھونگی۔ اب سر بلیک کی وصیت کے متعلق کچھ کہنا چاہتی ہوں۔ وہ مجھے اپنی تمام ذاتی جائداد چھوڑ گیا ہے (ٹریور سے مخاطب ہوکر)

ٹریور۔ ہاں سب۔ میرے خیال میں اس کی جائداد کی دو ہزار پونڈ سالانہ کی آمدنی ہے"

مارگریٹ۔ اگر پانچ ہزار بھی ہوتی۔ میں قبول نہ کرتی۔ میں اس کے ترکہ کے لینے سے انکار کرتی ہوں"

ٹریور ۔ یہ تمہاری خام خیالی ہے"۔

مارگریٹ ۔ میں اس ارادے پر مستقل ہوں۔ میں سر بلیک سے کچھ قبول نہ کرونگی"

یہ سنکر سب حاضرین دنگ رہ گئے۔

کریون۔ وصیت نامہ مجھے دو۔ دیکھوں کہ اس صورت کی پیش بندی کی گئی ہے۔ یا نہیں"

ٹریور نے پیکٹ کی مہر توڑ کر وصیت نامہ کریون کے حوالے کیا پادری نے عینک کی مدد سے وصیت نامہ کا مطالعہ کیا"

ٹریور مارگریٹ کو ایک کھڑکی کی طرف لے گیا۔

ٹریور ۔ میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں"۔

مارگریٹ۔ یہ خیال نہ کرو میں اپنا ارادہ تبدیل کردونگی"

ٹریور۔ میں اس مضمون پر تمہارے سے گفتگو کرنا نہیں چاہتا۔ میں ایک امر کا فی الفور ذکر کرنا چاہتا ہوں"

مارگریٹ ۔ (حیرت سے) تم نے مجھے ہراساں کر دیا ہے ۔ تم اب میرے سے
کیا کہنا چاہتے ہو؟"
ٹرپور ۔ (جوش دلی کو ضبط کر کے) میں تمہارے سے شادی کے خیال
ترک کرتا ہوں ۔ اب میرے اور تمہارے درمیان بے حد فرق ہو گیا ہے
تم مالدار ہو اور میں مفلس ۔ مجھے کوئی حق نہیں ۔ کہ تمہارا خیال دل میں لاؤں
میں نے ثابت کر دیا ہے ۔ کہ مجھے تمہارے سے محبت ہے ۔ لیکن اب میں
تم کو الوداع کہنا چاہتا ہوں"
مارگریٹ ۔ تم سچ سچ نہیں کہتے ۔ صرف میرا امتحان کرنا چاہتے ہو"
ٹرپور ۔" مجھے ایسا کرنے میں اپنے دل پر بہت ضبط کرنا پڑیگا ۔ گو
میں مفلس ہوں ۔ مگر معذور ہوں ۔ مجھے وہ دولت نہیں ملی ۔ جو میں تمہارے
قدموں میں ڈالنا چاہتا تھا ۔ جب وہ ہاتھ سے جاتی رہی ۔ اس کے ساتھ
تمہارے سے بھی دست بردار ہو جاتا ہوں"
مارگریٹ ۔" ایسا خیال کرنا حماقت ہے ۔ تم خود بخود مشکلات پیدا کرتے
ہو ۔ یہ کوئی نئی مشکل سر راہ نہیں ہے ۔ میرا تمہاری طرف پہلے سے خیال
ہے ۔ اگر میں مالدار ہو گئی ہوں ۔ یہ امر ہمارے دونوں کے لئے مفید ہوگا"
ٹرپور ۔ تمہارے لئے نہ کہ میرے لئے ۔ میں غم و اندوہ سے مر جاؤنگا
لیکن تمہارے سامنے نہ آؤنگا ۔ الوداع ۔
مارگریٹ ۔ (روک کر) تم کو میرے سے سچی محبت نہیں ۔ ورنہ ایسا نہ کہتے
ٹرپور ۔ تمہارے سے محبت نہیں ۔ اگر تم کو میرے دل کی کیفیت
معلوم ہوتی ۔ تم ایسا نہ کہتیں ۔ تمہاری جدائی سے میرا دل پاش پاش
ہو جاتا ہے"
مارگریٹ ۔ (ملامت سے) پھر میرے سے جدا کیوں ہوتے ہو؟"
ٹرپور ۔" کیونکہ میں سوائے عشق کے تمہارے سامنے کوئی چیز پیش نہیں کر سکتا
مارگریٹ ۔ مجھے میں صرف یہی چاہتی ہوں"
نوجوان دوسرے لوگوں کی جماعت میں شامل ہوا ۔ اس کا

والد کہنے لگا۔
"ایک تعجب کی بات ہے (مارگریٹ کی طرف اشارہ کر کے) سربلیک کو تمہاری طبیعت کا حال معلوم تھا۔ اور اس کو پہلے سے معلوم تھا کہ تم اس کی جائداد لینے سے انکار کرو گی۔
مارگریٹ۔ بیشک "
پادری۔ اس صورت کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔ جس صورت میں مارگریٹ میرا ترکہ لینے سے انکار کرے۔ (وہ لکھتا ہے) میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد — — تمہارے خیال میں کس کو دیجائے"
کسی نے جواب نہ دیا۔
پادری۔ ٹریور کریون کو دیجائے"
ٹریور۔ مجھے!"
پادری۔ وصیت نامہ کو دیکھ کر اپنا اطمینان کر لو۔ کیا تم کو بھی اس کی جائداد لینے سے کوئی کوئی اعتراض ہے"
ٹریور۔ ہرگز نہیں۔ اس طرح میں مالدار ہو جاؤنگا۔ اور مارگریٹ سے شادی کرنے کے لایق ہو جاؤنگا"
مارگریٹ۔ تم اس کے بغیر مالدار ہو"
چاروں طرف سے ٹریور کو مبارکبادیں ملنے لگیں۔ اس وقت ٹریور نے لیڈی ناربرا کو اس کے جواہرات پیش کئے۔ جو گذشتہ رات کو بدمعاشوں سے لئے تھے۔
لیڈی ناربرا۔ یہ جواہرات میرے نہیں۔ بلکہ سربلیک کے ہیں چونکہ تم کو اس کا ترکہ ملا ہے۔ یہ بھی تمہارا مال ہیں۔
پادری۔ یہ یقینی امر ہے"
ٹریور۔ (مارگریٹ کو جواہرات کا صندوقچہ دے کر) تو یہ جواہرات تم قبول کرو"
لیڈی ناربرا۔ یہ شادی کا عمدہ تحفہ ہے۔ لارڈ ناربرا یہ جواہرات

مجھے دے کر نہایت خوش ہوا تھا۔ یہ بہت عالیشان اور آبدار ہیں۔ اور تم کو خوب زیب دینگے۔

مارگریٹ۔ یہ میرے مذاق کے خلاف ہیں۔ لیکن میں ان کی ٹریور کی طرف سے قبول کرتی ہوں۔ کیا اب خوش ہو۔

ٹریور۔ بیٹنگ۔ اب تمہارے اور میرے درمیان کوئی فرق نہیں رہا"

اس وقت مسٹر بانٹفورڈ فلو کے گلے میں باہیں۔ ڈالے ہوئے مجمع کے قریب آکر پوچھنے لگا۔ کیا شادی کی تاریخ مقرر ہوئی ہے۔ کیونکہ فلو اس روز شادی کرانا چاہتی ہے۔ جس روز مارگریٹ اور ٹریور کی شادی ہوگی۔ شادی کی تاریخ مقرر ہونی چاہیئے۔

مارگریٹ نے حیا سے کچھ جواب نہ دیا۔

سکوائر۔ چونکہ کسی نے تاریخ مقرر نہیں کی۔ میں مقرر کرتا ہوں آج سے سات روز بعد اسی دن کو"

فلو۔ فلپ تم بڑی عجلت کرتے ہو"

سکوائر۔ نہیں۔ میں بہت دیر تک انتظار کر چکا ہوں"

لیڈی ناربرا۔ میں بھی اس تجویز کو پسند کرتی ہوں۔ اس وقت تک شادی کی تیاریاں ہوسکتی ہیں۔ اور پال مال کا مکان آراستہ و پیراستہ ہوسکتا ہے"

مارگریٹ۔ اچھا تمہاری خوشی مجھے بھی منظور ہے۔ یہ جملہ اس نے ٹریور کی طرف دیکھ کر کہا تھا"

اس کے بعد سب حاضرین نے مکلف کھانا کھایا اور شراب نوش کی۔ شیڈ اور اس کی بیوی مارگریٹ کو مبارکبادیں دینے آئے تھے۔ وہ بھی کھانے میں شریک کئے گئے۔ سکوائر نے ہنسی اور قہقہوں سے تمام کمرہ سر پر اٹھا لیا تھا۔

آخر ایک ہفتہ کے بعد سینٹ جیمز کے گرجا میں دو شادیوں کی تقریب پر خطبہ نکاح پڑھا گیا۔ مارگریٹ نے دھوم دھام سے طلاق کرنا پسند نہ کیا۔ سوائے مسٹر ٹیسڈن ۔ لیڈی ناربرا مسز رینکرافٹ ۔ نیڈ اور اس کی بیوی کے اور کوئی شخص عقد نکاح کے وقت موجود نہ تھا۔

غالباً ڈیوک وہارٹن اور اس کا لونڈا ہلڈبرینڈ خفی بھی گرجا کے بالائی برآمدے سے اس تقریب کو دیکھ رہے تھے۔ لیکن اس بارہ میں ہم یقین سے رائے نہیں دے سکتے۔

شادی کے بعد پال مال کے عالیشان میں نہایت مکلف ضیافت کی گئی۔ اس میں مندرجہ بالا قدیم سب شامل تھے۔ مارگریٹ اور مسز رینکرافٹ دونوں پال مال کے مکان میں رہنا لگیں۔ ٹریور نوجوان بیوی سے بہت خوشی اور اطمینان سے زندگی بسر کرنے لگا۔ مسٹر ٹیڈن ٹابرڈ کی سرائے چھوڑ کر ان کے ہاں آ گئی۔"

سکوائر اور فلو بھی بہت خوشی سے زندگی بسر کرنے لگے۔ فلو اپنے خاوند کے ساتھ صید و شکار میں جاتی اور گھوڑے کی سواری خو کرتی تھی۔ غرض ہر بات میں اس کے مذاق کو مدنظر رکھتی تھی۔ ما میں اس قدر محبت ہو گئی۔ کہ معرض تحریر میں نہیں آسکتی۔ مختصر ہے۔ کہ جب تک میاں بیوی کا مذاق یکساں نہ ہو خوشی حاصل نہیں ہو سکتی۔

پیڈو اور گریس نے بھی دو شریفوں سے شادی کر لی۔ پادری اور اس کی بیوی مالسبری کے قریب رہنے لگے۔ جہاں کے حلقہ کی آمدنی کیریون کو ملی۔

مسز رینکرافٹ دو تین سال بعد رخصت ہو گئی۔ اور مسٹر ٹیڈن [illegible] تک زندہ رہی۔ اس کی تمام جائداد مارگریٹ اور ٹریون کیریون کو ملی۔

رنگر [illegible] ان دونوں کی خدمت کرتا رہا۔ اس عرصہ میں اس کی مسز اورس سے شادی ہو چکی تھی۔ مسٹر ہیچیٹ شراب کی کثرت سے تھوڑے ہی دن

بعد مر گیا۔ کیس نقیب کمپنی کی ملازمت میں ہی مر گیا۔ نیپڑ چیوس اور اس کی
بیوی کو ہزار پونڈ ہار گیت سے ہے۔ تو انہوں ٹا برڈ میں شراب فروش
کا ... نیڈن سے خریدلیا۔ وہ اکثر کیا کام کرتا تھا۔ سنہ ۱۷۲۰ء بہت سے
لوگوں کے نقصان ہوئے۔ لیکن مجھے بحر جنوبی کی کمپنی کے طفیل دولت ملی۔
بحر جنوبی کی کمپنی کے ڈائریکٹروں کی گرفتاری اور جائداد کی ضبطی
کا حکم دار الامرا سے صادر ہوا۔ بحر جنوبی کی کمپنی کی بے ایمانی اور رشوت
دہی کے معاملات اظہر من الشمس ہو گئے۔ تمام انگلستان میں اس واقع
سے گیا۔ سر جان کی جائداد جو اس نے کمپنی کے حصوں کی فروخت
سے کمائی تھی۔ اور جو دو لاکھ پونڈ کے قریب تھی۔ ضبط سرکار ہو گئی۔ ایمل
سٹانہوپ پر ڈیوک وہارٹن نے جرح قدح شروع کی تو وہ غصے سے بھار
سیام مر گیا۔ کریگس طبعی موت سے مرا۔ لیکن اس کا والد زہر کھا کر مر گیا
بیفید ہوئے۔ آخر کمپنی کا سرمایہ بنک انگلستان اور ایسٹ انڈیا
منتقل کیا گیا۔ اس سے ملک کا اعتبار قائم ہو گیا۔ لیکن سینکڑوں
بحر جنوبی کے حباب کے پھٹنے سے مفلس ہو گئے ✦

تمام شد

کاتب کتاب ہذا محمد امین کاتب ... سلہو کے

مخزن اکسیر خفیہ

کا

رسالہ کشتہ جات حصہ اوّل

خوش نصیبی انکی جو مدت سے جستجو میں تھے اور خیالی پلاؤ دل میں پکایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے کسی ایسے فقیر یا سنیاسی مہنت سے ملاقات کرا دے جو اپنی فیاضی سے کوئی ایسا نسخہ بتا دے جس کے استعمال سے تمام امراض کا علاج ہر ایک لحظہ ہو جائے - اور اس نایاب نسخے کے ذریعے سے خوب زر و مال پیدا کریں اور دولتمند بن جائیں -

اب سوال تو یہ ہے -

کہ ان کے پاس کونسی نوع کی کمال قسم کی اکسیر ہے جس کے ذریعے ان کی شہرت تمام جہان میں ہو رہی ہے -

وہ بھی سن لو!

ان کے پاس صرف چٹکی بھر راکھ یعنی کشتہ جات معدنیات ہوتی ہے جس کو وہ ایک ٹکا بھر دیدیں اسی کے پونڈ بنا دیں ایک ہی دائم المرض ہوں اور زمانہ موجودہ حکیموں نے اس کے مرض کو لا علاج قرار دیا ہو وہ مریض سنیاسی صاحب کی دست شفقت سے ایک تنکا بھر راکھ کا معجزہ پیکر ہے جو تھا منہ میں ڈالی حلق میں لگائی ہے جو اعضاء رئیسہ میں تقویت آگئی تمام امراض دور ہو گئے - مانند کافور ہو گئے ہیں ہماری اس سوسائٹی مخزن اکسیر خفیہ کے پاس رکھنے سے اب اس کی جستجو کی ضرورت نہیں اسکو اپنے پاس رکھنا گویا ایک سنیاسی کی موجودگی ہے اور یہ کتاب گھر بیٹھے گرو سنیاسی کا کام دیتی ہے جب چاہو ورق الٹ کر دان کر کے نسخہ دیکھ لو اور مقاصد حاصل کر لو اسمیں کشتہ جات بنانے اور کھانے کی اعلیٰ ترکیب درج ہیں ہر حالت کا تعلق علامات سے تشریح کیا گیا ہے - یہ کتاب فن طبابت علمی یونانی ڈاکٹری ہر ایک کے مفقود اسہل نسخہ جات اور ان کی ترکیب تیاری و استعمال اس طرح بتائی گئی ہے کہ ہر ایک انسان فائدہ اٹھا سکتا ہے - اس کے مطالعہ کے بعد پھر کسی قسم کی دیگر کتب کی ضرورت نہیں رہتی - قیمت صرف (۸/ر)

علاج الاطفال

بچوں کی پرورش کے متعلق نہایت ضروری اور کارآمد ہدایات اور ان کی تمام بیماریوں کی ماہیت اور علاج درج ہے قیمت صرف چار آنہ (۴ر) یہ بھی ہر ایک گھر میں ضروری رکھنی چاہئیے

مجرب ادویات

پیاس روکنے کی دوا — پیاس کی شدت اور اس کی کثرت سے مثانہ۔ ضعف۔ دل۔ دماغ کمزور و معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ یہ دوا پیاس کو فی الفور دور کر دیتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

حب دافع وجع المفاصل — ان گولیوں کے استعمال سے کیسا ہی پرانا گٹھیا ہو۔ دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ دو روپیہ (عہ)

دوائی مدر ایام مقررہ — جب عورت کو ایام مقررہ نہ آئیں۔ اسی دوائی کے استعمال سے ایام ماہواری کھل کر باقاعدہ آنے لگتے ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ .... (عہ)

درد فوطہ — اس دوا سے فوطوں کا ورم درد بہت جلدی دور ہو جاتا ہے یہ نادر الوجود دوائی ہے۔ قیمت ایک روپیہ ... (عہ)

سفوف اعجاز — یہ سفوف تپ دق کو خاص طور سے مفید ہے اور بھی ہر قسم کا بخار اس سے جاتا رہتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ .... (عہ)

فربہ ہونیکی دوائی — اس دوائی کی اکثر صاحب خواہش کیا کرتے تھے۔ یہ دوائی ہر قسم کی لاغری دور کر کے خواہ کسی قسم سے ہو دور کر کے جسم کو فربہ کر دیتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ ... (عہ)

احتلام کا بے نظیر پوڈر — جو لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں۔ انہیں خواب میں احتلام ہو جاتا ہے یعنی منی خارج ہو کر کپڑے خراب ہو جاتے ہیں۔ اس مرض کے واسطے یہ بے نظیر پوڈر ہے قیمت فی بنڈل دس آنہ .... (۱۰)

حکیم رام کشن بابا لال کارخانہ جڑی بوٹی بھاٹی دروازہ کٹڑہ تارکشان لاہور